پیغامِ پاکستان

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

پیغامِ پاکستان

اسلامی جمہوریۂ پاکستان

ادارہ تحقیقات اسلامی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی

فیصل مسجد کیمپس، اسلام آباد

جملہ حقوقِ طباعت محفوظ ہیں

نام دستاویز	:	پیغامِ پاکستان
ISBN	:	978-969-408-364-3
تالیف وتدوین	:	محققین ادارہ تحقیقات اسلامی
نظر ثانی	:	تمام مکاتبِ فکر کے جید علمائے کرام، مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذۂ کرام
اہتمامِ اشاعت	:	اسلامی جمہوریہ پاکستان
ناشر	:	پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
انگریزی ترجمہ	:	محمد احمد منیر لیکچرار، ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈیزائننگ	:	زاہدہ احمد
کمپوزنگ	:	شکیل احمد
سن اشاعت	:	۲۰۱۸ء
تعداد	:	۱۰۰۰
مطبع	:	ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

﴿یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ ذَکَرٍ وَّ اُنۡثٰی وَ جَعَلۡنٰکُمۡ شُعُوۡبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا ؕ اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیۡمٌ خَبِیۡرٌ﴾

(سورۃ الحجرات: ۱۳)

(لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے)

فہرست

صفحہ نمبر

❖ صدر اسلامی جمہوریۂ پاکستان کا پیغام vii
❖ پیشِ لفظ ix

۱۔ اسلامی ضابطۂ حیات ۱

۲۔ اسلامی جمہوریۂ پاکستان ۱۳
۲.۱۔ قیامِ پاکستان کا پس منظر ۱۳
۲.۲۔ قیامِ پاکستان ۱۴
۲.۳۔ اسلامی جمہوریۂ پاکستان کی کامیابیاں ۱۵

۳۔ ریاست پاکستان اور پاکستانی معاشرے کو در پیش مسائل ۱۷
۳.۱ ریاست کے خلاف جنگ ۱۷
۳.۲ ریاستی اداروں اور عوام الناس کے خلاف دہشت گردی ۲۰
۳.۳ فرقہ پرستی اور تکفیریت کا رجحان ۲۱
۳.۴ جہاد کی غلط تشریح ۲۴
۳.۵ امر بالمعروف کے عنوان سے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا رجحان ۲۵
۳.۶۔ قومی میثاق کو نظر انداز کرنے کا رجحان ۲۶

۴۔ متفقہ اعلامیہ ۲۸

۵۔ متفقہ فتویٰ ۳۵

۵.۱ استفتاء ۳۶

۵.۲ متفقہ فتویٰ (جوابِ استفتاء) ۳۸

۵.۳ متفقہ فتویٰ (اہم نکات) ۴۶

۶۔ پیغامِ پاکستان، متفقہ اعلامیہ اور فتویٰ کی تیاری میں شریک محققین، مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی ۴۹

۷۔ متفقہ فتویٰ (جواب استفتاء) جاری اور اس کی توثیق کرنے والے علمائے کرام کے دستخطوں کا عکس ۵۲

۸۔ ۲۶/ مئی ۲۰۱۷ء کے متفقہ فتویٰ (اہم نکات) کی تیاری میں شریک مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذہ کرام کے دستخطوں کا عکس ۵۶

۹۔ ۲۶/ مئی ۲۰۱۷ء کے متفقہ اعلامیہ کی تیاری میں شریک مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذہ کرام کے دستخطوں کا عکس ۵۷

۱۰۔ متفقہ فتویٰ اور اعلامیہ کی توثیق کرنے والے علمائے کرام، مفتیان عظام اور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی ۵۹

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان
عزت مآب جناب ممنون حسین کا پیغام

متحرک معاشروں میں جامعات، علمائے کرام اور دانشوروں کی حیثیت ایک ایسے اجتماعی ادارے اور تھنک ٹینک کی طرح ہوتی ہے جو ملک و قوم کو درپیش چیلنجوں پر غور کر کے اُن کی حل کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام ''پیغامِ پاکستان'' کانفرنس بھی ایسی ہی ایک صحت مند سرگرمی تھی جس میں تمام مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام نے شدت پسندی کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مسائل پر غور و فکر کر کے ایک متفقہ فتویٰ دیا۔ میں نے کانفرنس میں ہونے والے بحث و مباحثے اور فتوے کی تفصیلات کا گہرائی سے مطالعہ کیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ انتہا پسندی کے خاتمے اور اسلام کے زرّیں اصولوں کی روشنی میں ایک معتدل اسلامی معاشرے کے استحکام کے لیے یہ فتویٰ ایک مثبت بنیاد فراہم کرتا ہے اور قومی بیانیے کی تشکیل میں اس سے رہنمائی بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس جرأت مندانہ علمی کاوش پر میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اور اس کے ذمہ داران کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ممنون حسین

صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

پیشِ لفظ

پیغامِ پاکستان کے نام سے تیار کردہ یہ متفقہ دستاویز قرآن و سنت اور اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے دستور کی روشنی میں ریاست پاکستان کی اجتماعی سوچ کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ پیغام ریاستِ پاکستان کو درپیش مسائل کا تجزیہ کرتے ہوئے ایسے لائحہ عمل کی بنیاد تجویز کرتا ہے جس کی بنا پر قراردادِ مقاصد میں دیے گئے اہداف حاصل کیے جاسکتے ہیں، نیز اس کے ذریعے پاکستان کو قوموں کی برادری میں ایک مضبوط، متحد، مہذب اور ترقی یافتہ ملک کے طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔ یہ متفقہ دستاویز مملکت خداداد اسلامی جمہوریۂ پاکستان میں اسلامی تہذیب و تمدّن کی برداشت، روحانیت، عدل و انصاف، برابری، حقوق و فرائض میں توازن جیسی خوبیوں سے مزّین معاشرے کی تشکیل جدید میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔

یہ دستاویز اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے ریاستی اداروں اور دینی مدارس کے مندرجہ ذیل وفاقوں کی کاوشوں سے تکمیل پائی:

أ. وفاق المدارس العربیۃ

ب. تنظیم المدارس اہلسنت

ج. وفاق المدارس السلفیہ

د. وفاق المدارس الشیعیہ

ہ. رابطۃ المدارس پاکستان

مزید برآں اس دستاویز کی تیاری میں اہم پاکستانی جامعات اور پاکستان کے بڑے دینی مدارس جیسے دارالعلوم کراچی، دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، جامعہ بنوریہ کراچی، جامعۃ المنتظر لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، جامعہ محمدیہ اسلام آباد اور جامعہ فریدیہ اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے اساتذہ، جید علماء اور مفتیانِ کرام کا تعاون بھی شامل ہے۔

پیغامِ پاکستان کا ابتدائی مسوّدہ ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے محققین نے تیار کیا اور ۲۶/ مئی ۲۰۱۷ء کو ادارہ تحقیقات اسلامی میں صدر اسلامی جمہوریۂ پاکستان عزت مآب جناب ممنون حسین صاحب کی صدارت میں منعقد ہونے والے قومی سیمینار بعنوان "میثاقِ مدینہ کی روشنی میں پاکستانی معاشرے کی تشکیلِ نو" کے موقع پر پیش کیا گیا۔ اس سیمینار میں تمام مکاتب فکر کے جید علمائے کرام اور مفتیان عظام نے متفقہ اعلامیہ اور متفقہ فتویٰ بھی جاری کیا۔ متفقہ اعلامیہ کو سیمینار میں پروفیسر ڈاکٹر معصوم یٰسین زئی، ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے پیش کیا جبکہ متفقہ فتویٰ مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مہتمم دارالعلوم کراچی نے سیمینار کے اختتام پر پیش کیا۔ اس دستاویز کو دینی مدارس کے تمام وفاق اور مختلف قومی جامعات کے اساتذہ کی مشاورت سے مزید بہتر بنایا گیا۔ نیز متفقہ اعلامیہ اور فتویٰ کو بھی اس کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔ پیغامِ پاکستان قرآن و سنت میں موجود بنیادی اسلامی تعلیمات اور ۱۹۷۳ء کے متفقہ دستور کی روشنی میں تیار کیا گیا ہے۔ اب یہ دستاویز ریاستِ پاکستان کی منظوری سے ایک بنیادی قومی لائحہ عمل کے طور پر عمل درآمد کے لیے شائع کی جاتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق
ڈائریکٹر جنرل
ادارہ تحقیقات اسلامی
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی
اسلام آباد۔

۱۔ اسلامی ضابطۂ حیات

آدم و حوا کی اولاد ہونے کے باوجود نسل انسانی قدیم زمانے میں معاشی ضرورتوں کے لیے منتشر ہوتی رہی، یہ منتشر گروہ الگ الگ بستیوں، شہروں اور ملکوں میں رہنے لگے۔ اسی لیے ناگزیر طور پر نبی اور مصلح بھی قومی ہوتے نہ کہ عالم گیر اور بین الاقوامی؛ اور ان کی تعلیمات بھی اپنی اپنی قوموں تک ہی محدود ہوتی تھیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا إِلٰى قَوْمِهِمْ﴾ (الروم: ۴۷)

(اور ہم نے آپ ﷺ سے پہلے انبیاء کو صرف ان کی قوموں کی طرف ہی مبعوث کیا۔)

لیکن حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد صورت حال بدل گئی۔ اب ضروری تھا کہ انسانی ذہن کے ارتقا میں حائل تمام رکاوٹوں کو دور کر دیا جائے اور انسان کو یہ درس دیا جائے کہ وہ اپنے دماغ، غور و فکر، شعور اور علم و ادراک سے کام لے۔ اس دور کے بین الاقوامی حالات کا تقاضا تھا کہ پوری دنیا کو اب جھنجوڑ کر یاد دلایا جائے کہ وہ سب آدم و حوا کی اولاد ہیں اور انہیں تنگ نظری، نسل پرستی اور ایسے ہی دیگر تعصبات سے نجات دلائی جائے اور تمام انسانی دنیا کے لیے ایسا کامل دین پیش کیا جائے جو زمان و مکان کے فرق سے بالا اور ذاتوں، گروہوں، نسلوں اور طبقوں کے امتیاز سے بری ہو اور بنی نوع انسان کو انفرادی و اجتماعی حقوق اور ذمہ داریاں عطا کر کے نوع بشری کی تخلیق کی اصلی غرض و غایت کو پورا کرنے کا انتظام کرے۔

انہی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کامل اور جامع پیغام کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے اور رسول محمد ابن عبد اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا﴾ (سبا: ۲۸)

(اے رسول ہم نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی اس عالمی حیثیت کی وضاحت کے ساتھ ساتھ آپ ﷺ کو پیغام الٰہی ساری دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی سونپی، چنانچہ ارشاد ہوا:

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا﴾

(الاعراف: ۱۵۸)

(آپ لوگوں سے کہہ دیں کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔)

گویا کہ آپ ﷺ سارے جہان کے لیے اللہ کے آخری رسول اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جامع پیغام اسلام کی صورت میں لے کر مبعوث ہوئے۔

اسلام کا مطلب امن اور سلامتی ہے اور اس میں داخل ہو کر ایک انسان اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی مکمل فرماں برداری میں دے دیتا ہے اور قرآن و سنت کے احکام کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد کرتا ہے۔

اسلام وہ مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کے احکام رسول اللہ ﷺ پر ۴۰ سال کی عمر میں ۶۱۰ء میں مکہ میں نازل ہونے شروع ہوئے۔ یہ وہ دین مبین ہے جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ تقریباً ہر قوم اور ہر علاقے میں اللہ کے پیغمبر اور رسول مبعوث ہوئے اور انھوں نے انسانیت کی فلاح کے لیے وحی پر مبنی پیغام الٰہی انسانوں تک پہنچایا اور سب نے ہی رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی دعا کی تھی، جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (البقرہ: ۱۲۹)

(اے پروردگار ان (لوگوں) میں انہیں سے ایک پیغمبر مبعوث کر دیجیے جو ان کو تیری آیتیں پڑھ پڑھ کر سنایا کرے اور کتاب اور دانائی سکھایا کرے اور ان (کے دلوں) کو پاک صاف کیا کرے بیشک تو غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔)

رسول اللہ ﷺ کا مشن سابقہ انبیاء کی طرح انسانوں کو سیدھے راستے کی طرف ایک جامع دعوت دینا تھا۔ یہ وہی راستہ تھا جس پر ملت ابراہیمی قائم تھی، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

﴿قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ڬ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (الانعام: ۱۶۱)

(کہہ دو کہ مجھے میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ہے۔ (یعنی دین صحیح) مذہب ابراہیم کا، جو ایک (خدا) ہی کی طرف کے تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔)

جب دنیا علاقائیت سے عالمیت کے دور میں داخل ہونے والی تھی تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعے بھیجے جانے والی عمومی ہدایات کو ایک جامع، کامل اور مکمل ضابطہ ٔ حیات کے طور پر اپنے آخری رسول محمد ابن عبد اللہ ﷺ کے ذریعے پوری دنیا کے لیے بطور رحمت اور مکمل نعمت کے طور پر پیش فرمایا، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (الانبیا: ۱۰۷)

(اور (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام جہاں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے)

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾

(آل عمران: ۱۵۹)

([اے محمد (ﷺ)] خدا کی مہربانی سے آپ ان لوگوں کے لئے نرم خُو واقع ہوئے ہیں اور اگر آپ سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے بھاگ

کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دیں اور ان کے لئے (خدا سے) مغفرت مانگیں اور اپنے کاموں میں ان سے مشاورت کیا کریں اور جب (کسی کام کا) عزم مصمم کرلیں تو اللہ پر بھروسہ رکھیں بیشک اللہ تعالیٰ بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔)

رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کو آپ کی دعوت کی کامیابی میں بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ آپ ﷺ لوگوں کے ساتھ نیکی کرتے اور ان سے نرم دلی سے پیش آتے۔ آپ ﷺ دلکش اور جرأت مندانہ انداز سے لوگوں کو اسلام لانے کی دعوت دیتے۔ عدل کو پسند کرتے، حق دار کو اس کا حق دیتے، ضعیف و کمزور اور مسکین کی طرف مودت و محبت اور الفت کی نظر سے توجہ فرماتے۔ آپ ﷺ کے انہی اخلاق سے متاثر ہو کر لوگ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو گئے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے عبادات، روحانیت، اخلاق اور معاملات کا ایک ایسا نظام پیش کیا جس کے ذریعے سے انسانیت کی حدود سے پست یا آگے بڑھ جانے والے انسانوں کو حقوق و فرائض کے نظام کے تحت انسانی حدود میں لا کر عزت و احترام اور وقار دیا گیا۔ اسلام کی انسانیت تمام تعصبات سے بالاتر ہے اور یہ تمام انسانوں کے لیے احترام پر مبنی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ ءَادَمَ وَحَمَلْنَٰهُمْ فِي ٱلْبَرِّ وَٱلْبَحْرِ وَرَزَقْنَٰهُم مِّنَ ٱلطَّيِّبَٰتِ وَفَضَّلْنَٰهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا﴾ (الاسراء: ۷۰)

(اور ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی اور ان کو جنگل اور دریا میں سواری دی اور پاکیزہ روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت دی۔)

رسول اللہ ﷺ نے عبادات کا ایک ایسا جامع نظام دیا جس سے نہ صرف انسانیت کی روحانی تسکین ہوئی بلکہ تخلیق انسان کے مقصد کو حاصل کرنے میں مدد بھی ملی۔ نمازوں اور روزوں کے ذریعے ہر مسلمان کا نہ صرف اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق مضبوط ہوا، بلکہ ان عبادتوں کے ذریعے ہر مسلمان کو انفرادی طور پر اپنے جسم، روح اور سوچ کو مضبوط، مربوط اور منضبط بنانے میں

بھی مدد ملی۔ زکوٰۃ اور حج کے ذریعے مسلمان اللہ کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں، یہ عبادتیں باہمی انسانی تعلقات کو نہ صرف مضبوط اور مستحکم بناتی ہیں، بلکہ ایک انسان کو دوسرے انسان کے لیے قربانی کا درس بھی دیتی ہیں۔ یہ عبادتیں امت مسلمہ کو ایک جسم کی مانند متحد کرنے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہونے کا موقع بھی فراہم کرتی ہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ۝۹۲﴾

(الانبیاء:۹۲)

(یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی عبادت کیا کرو)

عبادات کے اسلامی نظام کا ہدف انسانوں میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کے جذبے کو جلا بخشنے کے بنیادی مقصد کے علاوہ ایسی اعلیٰ اقدار کی آب یاری ہے جو انسانی بھلائی اور نسلِ انسانی کی یکجہتی کو یقینی بنانے کے لیے حقوق و فرائض کے عادلانہ نظام، امن و سکون، معاشرتی ہم آہنگی، وعدوں کی پاسداری، کمزوروں کے حقوق کا تحفظ اور تمام انسانوں کی عزت و آبرو کے تحفظ کی ضامن ہوں۔ نہ صرف یہ بلکہ اسلام نے تو معاشرے میں برائی کا جواب برائی سے دینے کی روش کی بجائے بھلائی کے ذریعے برائی کے انسداد کے طریقے کو اپنانے کا حکم دیا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۭ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ﴾ (فصلت: ۳۴)

(اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی گویا وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے۔)

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے وحی پر مبنی اسلام کے عادلانہ نظام کو مدینہ کے پہلے معاشرے میں ۶۲۲ء میں میثاقِ مدینہ کے ذریعے نافذ کرنا شروع کیا۔ چنانچہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ہجرت کے پہلے سال یثرب میں امن و سلامتی کو یقینی بنانے اور وہاں کے باشندوں کے معاملات کو منظم کرنے کے

لیے اہم ترین اقدامات فرمائے۔ ان اقدامات کے نتیجے میں اوس و خزرج، مہاجرین اور غیر مسلم قبائل عرب رسول اللہ ﷺ کی سیاسی قیادت کے تحت متحد ہوگئے۔ اس صورت حال میں یہودِ مدینہ وہ واحد گروہ تھا جو اس اجتماعی نظام سے باہر تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں بھی اس اجتماعی نظام میں شمولیت کی دعوت دی تو ان کے لیے اپنی بقاء اور سلامتی کی خاطر اس سے انکار کرنا ممکن نہ رہا۔ اس طرح انصار (اوس و خزرج)، مہاجرین (بنو امیہ و بنو ہاشم)، عرب قبائل اور یہود (بنو نضیر، بنو قریظہ اور بنو قینقاع) سمیت مدنی معاشرہ کی مختلف اکائیاں میثاق مدینہ پر متفق ہوگئے اور یہ میثاق نئی قائم شدہ ریاست کا دستور بن گیا۔

اس دستور کی رو سے ریاست کے باشندوں کو سماجی سطح پر برابری کے حقوق دیے گئے، دفاعی سلامتی کو یقینی بنایا گیا اور مذہبی آزادی اور شخصی معاملات کو اپنے اپنے عقائد کے مطابق طے کرنے کی نہ صرف اجازت دی گئی بلکہ اس کے لیے مناسب ماحول بھی فراہم کر دیا گیا۔ میثاق مدینہ تاریخ دساتیر کی وہ پہلی دستاویز ہے جو تحریر کی گئی۔ اس دستور کی ۵۲ دفعات ہیں اور یہ قانونی زبان کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ یہ دستور نہ صرف مسلمانوں کے تحفظ کا باعث بنا بلکہ اس سے غیر مسلموں کو بھی برابر کے حقوق ملے؛ مثلاً یہودیوں میں بنو قینقاع، جو کہ سنار تھے، سب سے معزز سمجھے جاتے تھے، جب کہ بنو قریظہ چونکہ پیشے کے اعتبار سے چمار تھے، کم تر اور حقیر سمجھے جاتے تھے اور ان کی دیت بنو قینقاع اور بنو نضیر کے یہود کی نسبت آدھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ناانصافی کو منسوخ فرمایا اور بنو قریظہ کی دیت کو دوسرے یہودیوں کی دیت کے برابر قرار دیا۔

آپ ﷺ نے ایسے جامع دین پر ایمان لانے کی دعوت دی جس میں پہلے انبیاء اور ان کی کتابوں پر ایمان کو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان کی طرح لازمی قرار دیا گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ﴾ (البقرہ: ۲۸۵)

(رسولِ (خدا) اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی، ایمان رکھتے ہیں اور مؤمن بھی سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور وہ (خدا سے) عرض کرتے ہیں کہ ہم نے (تیرا حکم) سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔)

آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک ایسے سماج کی تشکیل کی جس میں مسلمان، یہودی اور غیر مسلم عربوں کے درمیان عدل و انصاف، برابری اور حقوق و فرائض کی یکساں ادائیگی پر مشتمل تعلقات قائم ہوئے کیونکہ آپ ﷺ پوری انسانیت کے لیے خوشخبری دینے والے اور خبردار کرنے والے بنا کر بھیجے گئے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۚ وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ﴾

(فاطر: ۲۴)

(ہم نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا اور اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں ڈرانے والا بھیجا۔)

قرآن حکیم نے مسلمانوں سمیت تمام مذہبی گروہوں کو مشترک اصول اپنانے کی تعلیم دی۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (البقرہ: ۶۲)

(مسلمان ہوں، یہودی ہوں، نصاریٰ ہوں یا صابی ہوں، جو کوئی بھی اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، ان کے اجر ان کے رب کے پاس ہیں اور ان پر نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ اداسی۔)

آپ ﷺ کی تعلیم و تبلیغ تو یہ ہے کہ اسلام سابقہ مذاہب کی تکمیل و تجدید ہی ہے اور ان سے متضاد کوئی نئی چیز نہیں۔ جس طرح کی دینی تعلیم رسول اللہ ﷺ نے دی اس سے انسان کو گروہی اور فرقہ وارانہ تعصب کی مصیبت سے نجات مل جاتی ہے اور ”لا إكراه في الدين“ وہ سنہری اصول ہے جو کہ اسلام ہی نے متعارف کرایا۔ ان آفاقی اصولوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پاکستانی سماج کی تشکیل جدید کے لیے ان تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہاں کے باسی نہ دوسرے مذاہب کی تحقیر کریں اور نہ ان کے بانیوں کی بے حرمتی کے مرتکب ہوں۔ مسلمانوں کے لیے اپنے عقیدے پر عمل کرتے ہوئے استدلال کے ذریعے دوسروں کو قائل کرنے کی کوشش کرنا ہی ان کی ذمہ داری قرار پاتی ہے، جیسا کہ قرآن فرماتا ہے:

﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝۱۲۵﴾ (النحل: ۱۲۵)

([اے پیغمبر ﷺ] لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریقے سے ان سے بحث و تمحیص کرو۔ جو اس کے راستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو راستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔)

دوسروں کے مذاہب کی تحقیر کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیے، جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ (الانعام:۱۰۸)

(اور گالی مت دو ان کو، جن کی یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جہالت کی بنا پر حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی

کریں گے۔ ہم نے اس طرح ہر طریقہ والوں کو ان کا عمل مرغوب بنا رکھا ہے۔ پھر اپنے رب ہی کے پاس ان کو جانا ہے سو وہ ان کو بتلا دے گا جو کچھ بھی وہ کیا کرتے تھے۔)

رسول اللہ ﷺ نے عدل و انصاف کا ایسا نظام قائم کیا جس میں کمزور اور ناتواں کو طاقت ور اور جابر کے مقابلے میں تحفظ حاصل تھا۔ یہ عدل و انصاف اپنوں کے لیے بھی تھا اور غیروں کے لیے بھی۔ کسی سے دشمنی یا عداوت بھی انصاف کی فراہمی میں رکاوٹ نہیں بن سکتی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ ۖ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (المائدہ: ۸)

(اے ایمان والو! خدا کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا﴾ (النساء: ۵۸)

(خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو، خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بیشک خدا سنتا (اور) دیکھتا ہے۔)

عدل وانصاف کے اس نظام میں غیر مسلموں، عورتوں اور بچوں کے حقوق کا خاص طور پر تحفظ کیا گیا۔ ظلم و ستم اور تکبر، سختی اور عدم برداشت جیسے افعال کو قبیح قرار دے کر حرام قرار دیا گیا اور عاجزی وانکساری، بردباری، تحمل اور برداشت جیسی عادات واخلاق کو عین اسلامی آداب قرار دے دیا گیا۔ انسانوں کو ہدایت کی گئی کہ زمین پر عاجزی سے چلیں اور لوگوں کو دعوت دین کے لیے حکمت اور عقلمندی سے بلائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ﴾ (الاسراء: ٣٧)

(اور زمین پر اکڑ کر (اور تن کر) مت چل۔)

اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ بدلہ لینے کا حق ہو بھی تو احسان کرنا اور معاف کرنا لائق ترجیح ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (الشوریٰ: ٤٠)

(اور برائی کا بدلہ تو اسی طرح کی برائی ہے مگر جو درگزر کرے اور (معاملے کو) درست کر دے تو اس کا بدلہ خدا کے ذمے ہے، اس میں شک نہیں کہ وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔)

دینی تعلیمات کی رو سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ دین اسلام کا بنیادی درس انسانی عزت و وقار کی پاس داری اور انسانی جان کا تحفظ ہے اور فرمایا گیا کہ جو ایک انسان کو قتل کرے گا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کا قتل کیا اور انسان کے قتل کو گناہ عظیم قرار دیا گیا، جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَلَقَدْ جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ۡ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ﴾ (المائدہ: ٣٢)

(اس (قتل) کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی پیدا کرنے کی سزا دی جائے، اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا۔ اور لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں۔ پھر اس کے بعد بھی ان میں بہت سے لوگ زمین میں حد اعتدال سے نکل جاتے ہیں۔)

اسلام نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ تشکیل دیا جس میں احترام، توازن اور میانہ روی کی خصوصیات نمایاں تھیں، ارشاد ربانی ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط﴾ (البقرہ: ۱۴۳)

(اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور پیغمبر (آخر الزماں ﷺ) تم پر گواہ بنیں۔)

نیز ارشاد خداوندی ہے:

﴿وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ ط هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ ط هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا لِيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ شَهِيْدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ط هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ﴾ (الحج: ۷۸)

(اور اللہ کی راہ میں ویسا ہی جہاد کرو جیسے جہاد کا حق ہے۔ اس نے تمہیں برگزیدہ بنایا ہے اور تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں ڈالی۔ دین اپنے باپ ابراہیم (علیہ السلام) کا قائم رکھو، اسی اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ اس قرآن سے پہلے اور اس میں بھی تا کہ پیغمبر تم پر گواہ ہو جائے اور تمام

لوگوں کے گواہ بن جاؤ۔ پس تمہیں چاہیے کہ نمازیں قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اللہ کو مضبوط تھام لو، وہی تمہارا ولی اور مالک ہے۔ پس کیا ہی اچھا مالک ہے اور کتنا ہی بہتر مددگار ہے۔)

الغرض اسلام کے عقائد، عبادات، روحانیت، معاشرت اور معاملات کے متعلق احکام قرآن وسنت، میثاق مدینہ اور خطبہ حجۃ الوداع جیسے مصادر میں بکثرت ملتے ہیں۔

اسلام کے اسی ضابطہ ٔ حیات کی بنا پر عظیم الشان اسلامی تہذیب کی بنیاد پڑی۔ اس تہذیب کی بنیاد طاقت کے استعمال کے بجائے امن، محبت، رواداری اور باہمی برداشت کے رویے کے ذریعے ڈالی گئی۔ اسلامی تہذیب و تمدن نے دینی اور دنیاوی زندگی کے درمیان توازن اور میانہ روی کے ذریعے صدیوں تک کروڑوں انسانوں کی زندگی کو راہنمائی فراہم کی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنی روزمرہ کی تعلیمات و خطبات کے علاوہ حکم الٰہی کے تحت خطبۂ جمعہ کے ذریعے دین اسلام کی باقاعدہ تعلیم و تربیت کو جاری کیا۔ جس سے اس سنت کا آغاز ہوا کہ اسلامی ریاست کا حکمران ایک یکساں پیغام مسلم معاشرے کو خطبۂ جمعہ کے ذریعے مستقل دیتا رہے اور امت کے اتحاد کو یقینی بنائے رکھے تاکہ تفرقہ کی بنیاد نہ پڑے۔ بدقسمتی سے اب یہ روایت کمزور پڑ گئی ہے اور موجودہ حالات کے تناظر میں اسلامی ریاست کی راہنمائی میں خطبۂ جمعہ کی سنت کے احیاء کی ضرورت ہے، تاکہ ریاست پاکستان کی نظریاتی حدود کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔

اسلام کی عظیم الشان تہذیب جس کا آغاز ۶۲۲ء میں ہوا، ۷۱۲ء تک (یعنی تقریباً ایک صدی کے اندر اندر) دنیا کے دور دراز علاقوں تک پہنچ گئی۔ اس عظیم الشان تہذیب نے اخذ و عطا اور تازہ کاری کے اصولوں کی بنا پر نہ صرف ترقی یافتہ قدیم تہذیبوں سے استفادہ کیا بلکہ تازہ کاری کے ذریعے علوم وفنون کی نشوونما میں اپنا حصہ بھی ڈالا۔ اسلامی روایات سے انحراف کے نتیجے میں اسلامی تہذیب عالمی تہذیبوں میں اپنی برتری برقرار نہ رکھ سکی اور یہ عظیم الشان تہذیب زوال اور انحطاط کا شکار ہوگئی۔ مسلمان معاشروں کا اتحاد ختم ہوگیا اور پندرہویں اور سولہویں صدی سے شروع ہونے والا زوال انیسویں صدی میں اپنی انتہا کو پہنچ گیا حتیٰ کہ ۱۹۳۰ء کی دہائی تک ترکی اور افغانستان کے سوا کوئی مسلمان ملک اپنی آزادی برقرار نہ رکھ سکا۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان

۲.۱۔ قیامِ پاکستان کا پسِ منظر

برصغیر میں مسلمانوں نے صدیوں تک حکومت کی لیکن انہوں نے یہاں کی آبادی کو زبردستی مسلمان بنانے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت قائم ہونے سے پہلے، قائم ہونے کے بعد اور حکومت ختم ہونے پر بھی غیر مسلموں کی ہی اکثریت رہی۔ برطانوی استعمار نے برصغیر کا اقتدار مسلمانوں سے چھینا تھا، اس لیے وہ قدرتی طور پر مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد برصغیر میں مسلمانوں کی حکومت کا مکمل خاتمہ ہو گیا اور برصغیر پاک و ہند مکمل طور پر برطانوی نو آبادی بن گیا۔ برطانوی حکومت نے مسلمانوں کے تمام اہم سیاسی، دفاعی اور معاشرتی ادارے یا تو ختم کر دیے یا پھر ان کو غیر مؤثر کر دیا جس کے نتیجے میں حاکم نہ صرف محکوم بن گئے بلکہ بے اثر بھی ہو گئے اور ان کی تحقیر بھی ہوئی۔ اس ساری صورت حال نے برصغیر پاک وہند میں اسلامی تہذیب و تمدن پر منفی اثر ڈالا اور مسلمان پس ماندگی کا شکار ہو گئے۔ بیسویں صدی کی تیسری دہائی میں جب برطانوی استعمار نے برطانوی جمہوریت کے ماڈل کو برصغیر میں نافذ کرتے ہوئے برصغیر کو چھوڑنے کے ارادے کا اظہار کیا تو اس موقع پر برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے ہندو اکثریت کی ہمیشہ کے لیے حکمرانی سے بچنے اور برصغیر پاک و ہند میں اسلامی تہذیب و تمدن کے احیا کے لیے مسلمانوں کی علیحدہ ریاست قائم کرنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ اس ریاست کا تصور علاّمہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے دیا اور اس تصور کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انہی کی تجویز پر قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ نے آل انڈیا مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے جدوجہد شروع کر دی۔ اس جدوجہد کے نتیجے میں ۱۴/ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان ایک اسلامی مملکت کے طور پر معرضِ وجود میں آ گیا۔ ریاستِ مدینہ کے بعد یہ واحد مثال تھی جس میں اسلامی تہذیب و تمدن کے احیاء کے لیے ایک نئی منفرد مسلمان ریاست معرضِ وجود میں آئی۔

۲.۲- قیام پاکستان

برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے پاکستان اس لیے قائم کیا تھا تاکہ ایک ایسے جدید، ترقی یافتہ اور متمدن اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی جاسکے جو کہ دور جدید میں اسلام کی آفاقی تعلیمات کا عکس ہو۔ پاکستانی معاشرے نے یہ ثابت کرنا تھا کہ آج بھی انسانیت کو اسلام کی ضرورت ہے اور اسلام کی آفاقی اقدار پر مشتمل ایک جدید، ترقی یافتہ اور مہذب معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔ اسی خواہش کو علاّمہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فکر اسلامی کی تشکیل جدید کے پیرائے میں بیان کیا تھا۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے ایک ایسے پاکستان کے لیے جدوجہد شروع کردی جو جمہوری، اسلامی اور ترقی یافتہ ہو۔ ان کا خیال تھا کہ اس پاکستان میں Positivism اور Common Law پر مبنی قانونی نظام قرآن و سنت کے ماتحت ہو اور اس طرح ایک جدید ریاست میں اجتہاد کے ذریعے ایسا ترقی یافتہ قانونی نظام قائم کیا جائے جو جدید اسلامی قانون کا پرتو ہو اور اس کی مدد سے مملکت خداداد میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں امن، سکون، سلامتی، اقتصادی ترقی اور معاشرتی ہم آہنگی کے اسلامی اصولوں کا رواج ہو، جبکہ غیر مسلموں اور معاشرے کے کمزور طبقوں کے حقوق کا مکمل تحفظ ہو۔ مزید یہ کہ علاقائی ثقافتوں اور زبانوں کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک مرکزی پاکستانی اسلامی تہذیب کا حصہ بنایا جائے۔ قیام پاکستان کے ابتدائی سالوں میں اگرچہ پاکستان کو کئی چیلنجز درپیش ہوئے، تقسیم پُر امن ہونے کے بجائے خون ریز ہوگئی، پاکستان کے کئی علاقے ہندوستان کے حوالے کر دیے گئے، کشمیر پر ہندوستان نے قبضہ کر لیا، پاکستان کو اس کے اقتصادی اور مالیاتی حقوق سے محروم کر دیا گیا، لیکن بانیانِ پاکستان کی مسلسل جدوجہد اور تحریک پاکستان کے کارکنوں کی لازوال قربانیوں کے نتیجے میں پاکستان نے اپنے مسائل حل کرنا شروع کر دیے اور وہ دن بدن مستحکم ہوتا چلا گیا۔

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم نواب زادہ لیاقت علی خان نے ۱۲/ مارچ ۱۹۴۹ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں قرار دادِ مقاصد پیش کی۔ یہ قراردادِ مقاصد اب دستور پاکستان کا

باقاعدہ حصہ ہے اور اس میں طے کر دیا گیا کہ پاکستان میں اقتدار اعلیٰ اللہ تعالیٰ کا ہے اور ریاست پاکستان اللہ تعالیٰ کی طرف سے تفویض کردہ اس اختیار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کی پابند ہوگی۔ قرارداد مقاصد میں دستور پاکستان کے لیے ایک فریم ورک بھی فراہم کر دیا گیا اور طے کر دیا گیا کہ جمہوریت، آزادی رائے، مساوات، برداشت اور سماجی انصاف جیسے وہ اصول، جو اسلام نے دیے ہیں وہ اس دستور کی بنیاد ہوں گے تاکہ پاکستان کے مسلمان قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق انفرادی اور اجتماعی زندگی بسر کر سکیں۔ قرارداد مقاصد میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کی ضمانت دی گئی اور طے کر دیا گیا کہ پاکستان کے تمام شہریوں کا رتبہ برابر ہوگا اور سب کے لیے آگے بڑھنے کے یکساں مواقع ہوں گے۔ معاشرتی، معاشی اور سیاسی جدوجہد کے یکساں مواقع ہوں گے اور قانون کی نظر میں سب برابر ہوں گے، جبکہ اظہار رائے کی آزادی، ایمان، عقیدے اور عبادات پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہوگی، بشرطیکہ یہ سب کچھ قانونی دائرے کے اندر اور عمومی اخلاقی قواعد کے مطابق ہو۔ قرارداد مقاصد میں طے کر دیا کہ ریاست پاکستان اور اس کے باشندوں نے ایسی جدوجہد کرنی ہے جس کے نتیجے میں پاکستان نہ صرف ترقی کرے بلکہ قوموں کی برادری میں ایک قابل احترام ملک کی حیثیت کا جائز مقام حاصل کرے تاکہ بین الاقوامی امن و ترقی اور انسانی خوشیوں کے حصول میں یہ اسلامی ریاست اپنا حصہ ڈال سکے۔

۲.۳۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی کامیابیاں

موجودہ دنیا میں پاکستان وہ ملک ہے جہاں اسلامی اصولوں کے مطابق سب سے زیادہ قانون سازی ہوئی ہے۔ اس کی ایک مثال پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا آئین ہے جس کا ابتدائیہ قرارداد مقاصد پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس آئین میں اسلامی شقوں کو باقاعدہ دستور کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اس بات پر خصوصی توجہ دی گئی ہے کہ پاکستان کا کوئی قانون غیر اسلامی نہیں ہوگا اور موجودہ قوانین کو بھی اسلامی اصولوں کے تابع کیا جائے گا۔ اس بات کو یقینی بنانے کے لیے وفاقی شرعی

عدالت، اسلامی نظریاتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام پر خصوصی توجہ دی گئی۔ پاکستان کی کامیابی اور شاندار مستقبل کا ضامن اس کا یہی متفقہ دستور ہے۔ یہ دستور اسلامی بھی ہے اور جدید بھی اور پاکستان کے تمام طبقات کی نمائندگی بھی کرتا ہے۔ ۱۹۷۳ء کا دستور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مستقبل کا لائحۂ عمل ہے۔

پاکستان کے بعض دشمن عناصر معصوم نوجوانوں کو اس نعرے سے گمراہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں طاغوتی نظام رائج ہے اور حکومت کا ڈھانچہ اسلامی قانون کے مطابق نہیں ہے۔ یہ گمراہ کن فکر حقائق سے مطابقت نہیں رکھتی۔ قرارداد مقاصد کا ذکر ہو چکا ہے جو کہ پاکستان کی اسلامی اور جمہوری شناخت کی بنیاد ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ پاکستان کے ۱۹۵٦ء، ۱۹٦۲ء اور ۱۹۷۳ء کے دساتیر میں اسے اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا اور طے کر دیا گیا کہ پاکستان میں قرآن و سنت سے متصادم کوئی قانون نہیں بنے گا۔ پاکستانی قوانین کی قرآن و سنت سے مطابقت کو یقینی بنانے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل ۱۹٦۲ء کے دستور کی رو سے قائم کی گئی۔ ۱۹۹۷ء میں اسلامی نظریاتی کونسل نے حکومت پاکستان کو اپنی فائنل رپورٹ جمع کروائی تھی۔ اس رپورٹ کے مطابق پاکستان کے ۹۵ فیصد قوانین میں قرآن و سنت سے متصادم کوئی چیز نہیں ہے جبکہ باقی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کے لیے کونسل نے متعدد سفارشات دی ہیں۔ کونسل کی رپورٹ کے مطابق قوانین کا ۹۵ فیصد اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔ اس لیے اس بنا پر پاکستانی قوانین کو غیر اسلامی قرار دینا نہ صرف صریح گمراہی ہے بلکہ یہ پاکستان کے دستور سے لاعلمی کی دلیل بھی ہے۔

پاکستان کی بہت ساری کامیابیوں کے باوجود پاکستان کو ابھی وہ ہدف حاصل کرنا ہے جس کا تعین قرارداد مقاصد میں کیا گیا تھا۔ اس ہدف کو حاصل کرنے میں اس وقت بعض چیلنجز درپیش ہیں جن کا ذکر حسب ذیل ہے۔

۳۔ ریاست پاکستان اور پاکستانی معاشرے کو درپیش مسائل

۳.۱۔ اسلامی ریاست کے خلاف جنگ

قرآن و سنت کی تعلیمات اور خلفائے راشدین کا تعامل یہ بتاتا ہے کہ جو کوئی فرد یا گروہ اسلامی ریاست کے خلاف فتنہ انگیزی کرے، اسلحہ اٹھائے، مسلح جدوجہد کرے یا ریاستی اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرنے سے انکار کرے تو وہ باغی ہے، وہ حرابہ کے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے اور محارب تصور ہو گا۔ ایسی جنگ نہ صرف اسلامی ریاست کے خلاف ہے بلکہ یہ جنگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف بھی ہے۔

ریاست مخالف قوتوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے فوراً بعد اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت کی تھی، جس کو خلیفۂ اوّل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں کامیابی سے ختم کیا گیا، خلیفۂ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دور خلافت میں بعض انتہا پسند مذہبی عناصر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیاسی حکمت عملی کو کفر اور اس حکمت عملی کو قبول کرنے والوں کو کافر قرار دے کر واجب القتل قرار دیا، اس قسم کے باغیوں کے لیے خوارج کی اصطلاح وضع کی گئی تھی۔ خوارج معصوم مسلمانوں کو کافر قرار دے کر قتل کرتے تھے حتیٰ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ انہی عناصر کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ خوارج اسلامی حکومتوں کے خلاف جدوجہد کرتے تھے اور ان کے نزدیک جو کوئی مسلمان معمولی غلطی کا ارتکاب کرے یا گناہ کا کام کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اور واجب القتل ہو جاتا ہے۔ بد قسمتی سے یہی وہ فکر ہے جو آج کل کے انتہا پسند گروہوں میں موجود ہے۔ وہ مسلمان اکثریت کو کافر قرار دے کر مباح الدم قرار دے دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور اس کے اداروں کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ دینی احکام کی رو سے یہ سب باغی ہیں اور حرابہ کے جرم کے مرتکب ہیں اور ان کی سزا واضح طور پر قرآن پاک میں موجود ہے۔

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ﴾ (المائدہ: ۳۳)

(جو لوگ خدا اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کی کوشش کریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا سولی چڑھا دیے جائیں یا ان کے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور ایک ایک طرف کے پاؤں کاٹ دیے جائیں یا ملک سے نکال دیے جائیں یہ تو دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا (بھاری) عذاب (تیار) ہے۔)

اس لیے تمام مسلمانوں پر بالعموم اور ریاست پاکستان کے باشندوں پر بالخصوص یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ریاست پاکستان کے خلاف اسلحہ اٹھانے والوں کے خلاف دامے، درمے، سخنے جدوجہد کریں۔ مسلمان فقہاء کا کہنا ہے کہ حرابہ سے متعلق آیات جن سنگین جرائم پر لاگو ہوتی ہیں ان میں پر امن اور غیر مسلم لوگوں کے خلاف دہشت گردی بھی شامل ہے۔ ان کی رائے میں اگر کوئی طاقت ور گروہ کسی علاقے میں اپنی عمل داری قائم کر کے حکومتی قوانین اور رٹ کو ماننے سے انکار کر دے تو یہ بھی بغاوت ہے اور اس طرح اگر کوئی گروہ قانونی حکومت کو ماننے سے انکار کر دے تو یہ بھی بغاوت ہے۔

اسلامی مصادر میں ریاست کے خلاف مذہب کے نام پر اسلحہ اٹھانے والوں کے افعال کو واضح طور پر غیر شرعی قرار دیا گیا ہے اور اس کا سدباب کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔ مسلم حکمرانوں کی اطاعت کا حکم خود قرآن پاک میں شامل ہے اور یہ کہ اگر ان سے کوئی تنازع ہو جائے تو اس کو قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرنے کی کاوش کی جائے۔ اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۖ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء: ۵۹)

(مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہے ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو اور یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا انجام بھی اچھا ہے۔)

مسلمان علماء متفق ہیں کہ اگر کوئی حکمران شریعت کو نافذ کرنے میں تساہل بھی کرے تو اس کے خلاف مسلح بغاوت نہیں کی جاسکتی۔ اسلامی روایت میں بغی کی اصطلاح ریاست کے خلاف مسلح بغاوت کرنے والوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ اصطلاح میثاق مدینہ میں بھی استعمال ہوئی ہے (من بغی منهم)۔

اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ۖ فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللهِ ۚ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۖ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝﴾ (الحجرات: ۹-۱۰)

(اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع کرلے پس جب وہ رجوع

> کر لے تو فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور خدا سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے۔)

الغرض طاقت کے ذریعے حکومتی احکام کی مخالفت کرنا یا حکومتی احکام کو ماننے سے انکار کرنا بھی بغاوت ہے اور ایسے باغیوں کو بغاوت کی سزا ملنی چاہیے۔

۲.۳– ریاستی اداروں اور عوام الناس کے خلاف دہشت گردی

مسلمان علماء اس بات پر متفق ہیں کہ معصوم اور نہتے شہریوں کو دہشت گردی کا شکار بنانا اسلامی تعلیمات کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔ جید علماء کی رائے میں اسلامی ریاست کی اجازت سے اس میں آنے والے غیر ملکی اور غیر مسلم سب معصوم شمار ہوں گے اور ایسے لوگوں کو تو دوران جنگ بھی قتل نہیں کیا جاسکتا، پر امن حالات میں ان کو دہشت گردی کے ذریعے قتل کرنا بدرجۂ اولی ممنوع ہے۔

> رسول اللہ ﷺ نے ایک جنگ میں ایک مقتول عورت کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو قتل نہیں کیا جانا چاہیے تھا اس کے بعد آپ ﷺ نے ایک آدمی کو بلایا اور ان سے کہا کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو کہو کوئی عورت اور کوئی غیر محارب قتل نہیں کیا جائے گا۔

حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ نے مسلم افواج کو شام روانہ کرتے ہوئے ہدایات دیں کہ تمھیں ایسے لوگ ملیں گے جو دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہوں گے، جو یہ یقین رکھتے ہوں گے کہ وہ اللہ کے لیے ہیں ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔ کسی عورت، بچے اور بوڑھے شخص کو نہ مارنا، کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی آباد علاقے کو تباہ نہ کرنا، کسی جانور یا اونٹ کو اس وقت تک زخمی نہ کرنا جب تک کہ آپ کو خوراک کے

لیے اس کی ضرورت نہ ہو۔ کھجور کے درختوں کو نہ جلانا، زیادتی نہ کرنا اور کسی صورت میں ظلم کا ارتکاب نہ کرنا۔

موجودہ دور میں اپنے مخالف افراد بلکہ معصوم افراد تک کو قتل کرنے کے لیے خود کش حملوں کے واقعات ہو رہے ہیں۔ اسلام کی رو سے ایسے واقعات دوہرے سنگین جرائم پر مبنی ہیں:

۱۔ خودکشی ۲۔معصوم لوگوں کا قتل

خودکشی اسلام میں حرام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴾ (البقرہ: ۱۹۵)

(اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بیشک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔)

دہشت گردی اور خودکش حملوں کا اسلامی تاریخ میں کوئی وجود نہیں ہے۔ اس طرح کے ظالمانہ اور غیر انسانی حملوں کا آغاز ۱۷۹۸ء میں انقلابِ فرانس کے مواقع پر ہوا، لیکن ۱۹۷۳ء میں بین الاقوامی قانون کی رو سے انہیں جرم قرار دے دیا گیا۔ علماء کی رائے میں دہشت گردی سے متعلقہ جرائم حرابہ ہیں اور ان جرائم کا ارتکاب کرنے والوں پر حرابہ کی سزا لاگو ہوگی۔

۳.۳۔ فرقہ پرستی اور تکفیریت کا رجحان

اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے لیے بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی بھی ایک بہت بڑا چیلنج ہے۔ اگرچہ دستور پاکستان میں مختلف فقہی مکاتب کی شخصی معاملات میں منفرد تشریحات کو ماننے کی گنجائش موجود ہے لیکن یہ گنجائش فرقہ پرستی میں اضافہ کے لیے ہرگز استعمال نہیں ہونی چاہیے۔ فقہی مکاتب فکر فقہی آراء کا تنوع ہیں لیکن جب یہ عقائد کی صورت اختیار کر لیتے ہیں

تو اس سے گہری تقسیم پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ہر فرقہ اپنے آپ کو درست اور دوسرے کو غلط یا کافر قرار دینے لگ جاتا ہے۔ یہ رویہ نفرت انگیزی اور شر پسندی کی طرف لے جاتا ہے۔ اس قسم کے رویے کی روک تھام کے لیے ضروری ہے کہ ریاست اپنا حق استعمال کرتے ہوئے ہر اس شخص، گروہ یا ادارے کو قانون کی گرفت میں لائے جو اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے نفرت انگیزی کا سبب بنتا ہے اور معاشرے کی وحدت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اسی طرح مخالف مسلک کے خلاف نفرت انگیزی اور مسلکی عقائد کی ترویج و تشہیر کی خاطر خطبۂ جمعہ کو استعمال کرنے کا رجحان بھی اسلامی معاشرے میں مسلکی تقسیم اور تفریق در تفریق کا سبب ہے، جس کا سدباب وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ ایسا انتظام کرنے کی ضرورت ہے کہ خطباتِ جمعہ فرقہ پرستی کے بجائے اصلاحِ معاشرہ اور انسانی اقدار کی ترویج کا باعث بنیں اور ان میں قومی وحدت، معاشرتی ہم آہنگی اور حب الوطنی جیسے موضوعات بھی شامل کیے جائیں، نیز ایسے موضوعات بھی خطبۂ جمعہ کا حصہ ہوں جن سے معاشرے میں نفرت اور شدت پسندی ختم ہو، لوگ ایک دوسرے کے قریب آئیں اور خاندان کا ادارہ مضبوط ہو، نیز اسلامی اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو جس کے ذریعے پاکستان کے باشندے نیکی اور تقویٰ کے کاموں پر تعاون جیسی خصوصیات سے مزین ہو سکیں۔ مزید برآں مسلکی بنیاد پر علومِ دینیہ کی تدریس اور مسلک کی بنیاد پر مساجد کی تقسیم سے بھی معاشرے میں انتشار پیدا ہو رہا ہے، مسالک اور گروہ بندی کی بنیاد پر سرکاری تعلیمی اداروں پر غلبہ حاصل کرنے کی کوششیں بھی کی جا رہی ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے پر تشدد کارروائیاں بھی کی جاتی ہیں اور اس کی کئی مثالیں ہماری درسگاہوں میں پائی جاتی ہیں۔ یہ سب کچھ پاکستانی اسلامی معاشرے میں انتشار کا سبب ہے؛ اس لیے اس بڑھتی ہوئی فرقہ پرستی کو علمائے کرام کی مدد سے روکنے کی اشد ضرورت ہے، نیز علمائے کرام کو ایسا ماحول بنانے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے جس میں لوگ فرقہ اور مسلک کی گروہ بندیوں سے آزاد ہو کر کسی بھی مسجد اور مدرسے میں دینی واجبات کی ادائیگی کر سکیں اور دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔

قرآن پاک میں واضح طور پر ارشاد ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ﴾

(الانعام: ۱۵۹)

(جن لوگوں نے اپنے دین میں پھوٹ ڈالی اور گروہ بن گئے آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔)

اسی طرح مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ فرقہ پرستی مشرکوں کی روایت ہے، یہ مسلمانوں میں نہیں ہونی چاہیے، اس ضمن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۳۲﴾﴾

(الروم: ۳۱۔ ۳۲)

(مومنو! اسی (خدا) کی طرف رجوع کیے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) ان لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود فرقے فرقے ہو گئے سب فرقے اس سے خوش ہیں جو ان کے پاس ہے۔)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک اور سیرت رسول ﷺ کی صورت میں مسلمانوں پر اپنی رہنمائی مکمل کر دی ہے، اب ان کے درمیان فرقہ پرستی اور اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (آل عمران: ۱۰۵)

(اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور واضح احکام کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے اختلاف کرنے لگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہو گا۔)

۳.۴۔جہاد کی غلط تشریح

دہشت گرد جہاد اور روایتی جنگوں میں فرق نہیں کرتے۔ جہاد کا مفہوم اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور ایک مسلمان کی شخصی زندگی سے لے کر سماجی زندگی کے تمام دائرے اس میں شامل ہیں اور معاشرے میں یہ عمل ہر مرحلہ پر رواں دواں رہتا ہے، جس کی ایک شکلِ قتال ہے، جو مخصوص حالات میں مسلمانوں کے نظام، یعنی ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے، جب کہ قرآن پاک نے روایتی جنگوں کے لیے حرب کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ قتال ایک استثنائی صورت حال ہے، جبکہ عمومی صورت امن و صلح کی ہے۔ فقہاء کی رائے میں قتال عام حالات میں فرض عین نہیں بلکہ فرض کفایہ ہے۔ اس وجہ سے ضروری ہے کہ قتال کی کمان حکومت کے ہاتھ میں ہو۔ میثاق مدینہ کی رو سے بھی جنگ کا اختیار رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہی تھا۔

مسلمان فقہاء کے نزدیک کوئی جنگی کارروائی مسلمانوں کے حاکم یا اس کے مقرر کردہ فوجوں کے کمانڈر کی اجازت کے بغیر نہیں کی جاسکتی۔ مسلمانوں کے لشکر میں کوئی سپاہی مشرکین کے لشکر پر انفرادی حملہ یا مبارزہ بھی کمانڈر کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔

فقہاء کے خیال میں کوئی بھی جنگ حکمران کی اجازت کے بغیر شروع نہیں کی جاسکتی، نیز صرف غلبہ حاصل کرنے کی غرض سے جنگ نہیں کی جاسکتی۔ اسلام میں قتال اور جنگ کی اجازت دینے کی مجاز صرف حکومت وقت ہے اور وہ بھی صرف اس صورت میں کہ جب ملک کے تحفظ کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہ ہو اور دشمن جب بھی آمادۂ صلح ہو تو اس سے صلح کرلی جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (الانفال: ٦١)

(اور اگر یہ لوگ صلح کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور
خدا پر بھروسہ رکھو۔ کچھ شک نہیں کہ وہ سب کچھ سنتا (اور) جانتا ہے۔)

اسی بناء پر مسلمان فقہاء نے ہر قسم کی جنگ کو جائز قرار نہیں دیا اور اسلامی قانون کی رو سے طاقت حاصل کرنے کی جنگ، جیسا کہ آج کل دہشت گرد گروپ کر رہے ہیں، کسی بھی صورت میں درست نہیں ہے، چاہے اس کے لیے دینی دلائل کا خود ساختہ سہارا ہی کیوں نہ لیا جائے۔

۳.۵- امر بالمعروف کے عنوان سے قانون اپنے ہاتھ میں لینے کا رجحان

بعض شدت پسند گروپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نام پر معاشرے میں اپنی سیاسی اغراض کے ذریعے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ اس موقع پر **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى** کے اسلامی حکم کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلامی معاشرتی تعلیم میں اہلِ حل وعقد کے ذریعے نہی عن المنکر لازمی ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کچھ گروپ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے نام پر قانون کو ہاتھ میں لے کر دوسروں کو کافر قرار دیتے ہوئے ان کا عرصۂ حیات تنگ کر دیں۔ اسی طرح کسی گروہ کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ معصوم مسلمانوں کے خلاف کفر کا فتویٰ دے کر انہیں واجب القتل قرار دے دے اور عام لوگوں کو اشتعال دلا کر ان سے معصوم لوگوں کا قتل کرائے اور مرضی کے خود ساختہ فیصلے لاگو کرے۔ اس قسم کے رویے ریاست میں فتنہ و فساد کا باعث بنتے ہیں۔ اسلام نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا منہج طے کر دیا ہے کہ برائی کو تبدیل کرنے کے لیے قانون کے مطابق قوت کا استعمال صرف بااختیار ریاستی اداروں کا حق ہے اور کسی شخص کو اس ضمن میں قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں ہے۔

اسلامی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کے لیے رسول اللہ ﷺ کے دور میں قائم کیے جانے والے مواخات و معاملات جیسے اداروں کے احیاء اور تشکیل نو کی ضرورت

ہے۔ الغرض اس ضمن میں اسلامی تعلیمات واضح ہیں کہ طاقت کے نظریے کی بنیاد پر سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے مذہبی نعروں کا استعمال درست نہیں ہے۔

۶.۳۔ قومی میثاق کو نظر انداز کرنے کا رجحان

بعض حلقوں میں اسلام کے نام سے قومی معاہدات اور وطنی میثاق کی مخالفت کی جاتی ہے بعض گروہ اس سلسلہ میں جغرافیائی حد بندی کے بھی قائل نہیں چنانچہ وہ کسی دوسرے ملک میں لشکر کشی کا حصہ بن جاتے ہیں۔ یہ رویہ اسلامی تعلیمات کی رو سے عہد شکنی میں آتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں میثاق اور عہد کو نہایت بنیادی اہمیت حاصل ہے جس کی پاسداری کا حکم قرآن و سنت میں بڑے اہتمام کے ساتھ دیا گیا ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ﴾ (المائدہ: ۱)

(اے مومنو! اپنے عہد کو پورا کیا کرو۔)

﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا﴾

(النحل: ۹۱)

(اور جب تم اللہ سے عہد کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی قسمیں کھاؤ تو ان کو مت توڑو۔)

احادیث میں عہد شکنی کو غدر سے تعبیر کیا گیا ہے، جس کو اردو کی مروّجہ زبان میں غداری بھی کہا جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ذکر ہے کہ قیامت کے روز ہر عہد شکن کی عہد شکنی کی سنگینی کے مطابق اس کے پیچھے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا تاکہ اس کے جرم کی سنگینی مشتہر ہو۔

قرآن حکیم نے میثاق و عہد کی اہمیت کو جس حد تک اجاگر کیا ہے، اس سے اسلام کے انسانیت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کے نقیب دین ہونے کی نقاب کشائی ہوتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ اِلَّا عَلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ﴾ (الانفال: ۷۲)

(اور اگر وہ تم سے دین میں مدد چاہیں تو تم پر ان کی مدد کرنا لازمی ہے سوائے اس قوم کے جس کے ساتھ تمہارا کوئی معاہدہ ہو۔)

گویا اگر ہم سے تمہارے دینی بھائی مدد طلب کریں تو ہم پر ان کی مدد لازم ہے، لیکن اگر وہ اس قوم کے مقابلہ پر مدد مانگیں جن کے ساتھ ہمارا میثاق و معاہدہ ہے تو اس کی اجازت نہیں۔ لہٰذا ان آیات کی رو سے اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے عمرانی میثاق کا تقاضا ہے کہ اس کے شہری بہر صورت اس میثاق کو ترجیح دیں کیونکہ وہ کسی بھی بیرون ملک گروہ کی مدد کے نام پر اس میثاق کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اسلامی احکام کے مطابق جنگ اور صلح کے معاملات میں اسلامی ریاست پر بین الاقوامی معاہدات کی پاسداری لازمی ہے۔ آج کے دور میں پاکستان نے کئی بین الاقوامی معاہدے کیے ہوئے ہیں جن کا مقصد بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ ہے، نیز شریعت اسلامی کے پانچ بنیادی مقاصد بھی ان حقوق کی پاسداری کی ضمانت دیتے ہیں۔ ان میں جان، مال، دین، عزت آبرو اور نسل کی حفاظت شامل ہیں۔ اسی بنا پر بین الاقوامی معاہدات اور احکام شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے معصوم لوگوں کے جان و مال پر حملہ شریعت اور قانون کی رو سے جرم ہے۔

۴۔ متفقہ اعلامیہ

قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے متفقہ دستور کے تقاضوں کے عین مطابق پیغامِ پاکستان کے ذریعے درج ذیل اقدامات کا اعلامیہ پیش کیا جاتا ہے:

۱. پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا دستور اسلامی اور جمہوری ہے اور یہ پاکستان کی تمام اکائیوں کے درمیان سماجی اور عمرانی معاہدہ ہے جس کی توثیق تمام سیاسی جماعتوں کے علاوہ تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ نے متفقہ طور پر کی ہوئی ہے، اس لیے اس دستور کی بالادستی کو ہر صورت میں یقینی بنایا جائے، نیز ہر پاکستانی، ریاستِ پاکستان کے ساتھ ہر صورت میں اپنی وفاداری کا وعدہ وفا کرے۔

۲. اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے دستور کی رو سے تمام شہریوں کو بنیادی حقوق کی ضمانت حاصل ہے ان حقوق میں قانون و اخلاق عامہ کے تحت مساوات حیثیت و مواقع، قانون کی نظر میں برابری، سماجی، اقتصادی اور سیاسی عدل، اظہار خیال، عقیدہ، عبادت اور اجتماع کی آزادی شامل ہے۔

۳. اسلامی جمہوریۂ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، جس کے دستور کا آغاز اس قومی و ملی میثاق سے ہوتا ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہے، وہ ایک مقدس امانت ہے۔ نیز دستور میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

۴. پاکستان کے آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قرآن و سنت کے احکام کے نفاذ کی پرامن جدوجہد کرنا ہر مسلمان کا دینی حق ہے۔ یہ حق، دستور پاکستان کے تحت اسے حاصل

ہے اور اس کی ملک میں کوئی ممانعت نہیں ہے، جب کہ بہت سے ملی اور قومی مسائل کا سبب اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد سے روگردانی ہے۔ اس حوالے سے پیش رفت کرتے ہوئے ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کے شریعت اپیلنٹ بینچ کو مزید فعال بنایا جائے۔

۵. دستور کے کسی حصہ پر عمل کرنے میں کسی کوتاہی کی بنا پر ملک کی اسلامی حیثیت اور اسلامی اساس کا انکار کسی صورت درست نہیں۔ لہٰذا اس کی بنا پر ملک یا اس کی حکومت، فوج یا دوسری سیکیورٹی ایجنسیوں کے اہلکاروں کو غیر مسلم قرار دینے اور ان کے خلاف مسلح کارروائی کا کوئی شرعی جواز نہیں ہے اور ایسا عمل اسلامی تعلیمات کی رو سے بغاوت کا سنگین جرم قرار پاتا ہے۔ نفاذ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف مسلح محاذ آرائی، تخریب و فساد اور دہشت گردی کی تمام صورتیں، جن کا ہمارے ملک کو سامنا ہے، قطعی حرام ہیں، شریعت کی رو سے ممنوع ہیں اور بغاوت کے زمرے میں آتی ہیں۔ یہ ریاست، ملک و قوم اور وطن کو کمزور کرنے کا سبب بن رہی ہیں اور ان کا تمام تر فائدہ اسلام دشمن اور ملک دشمن قوتوں کو پہنچ رہا ہے۔ لہٰذا ریاست نے ان کو کچلنے کے لیے "ضرب عضب" اور "رد الفساد" کے نام سے جو آپریشن شروع کر رکھے ہیں اور قومی اتفاق رائے سے جو لائحۂ عمل تشکیل دیا ہے، ان کی مکمل حمایت کی جاتی ہے۔

۶. دہشت گردی کے خلاف جنگ میں علماء اور مشائخ سمیت زندگی کے تمام شعبوں کے طبقات ریاست اور مسلح افواج کے ساتھ کھڑے ہیں اور پوری قوم قومی بقاء کی اس جنگ میں افواج پاکستان اور پاکستان کے دیگر سیکیورٹی اداروں کے ساتھ مکمل اور غیر مشروط تعاون کا اعلان کرتی ہے۔

۷. تمام دینی مسالک کے نمائندہ علماء نے شرعی دلائل کی روشنی میں قتل ناحق کے عنوان سے خودکش حملوں کے حرام قطعی ہونے کا جو فتویٰ جاری کیا تھا اس کی مکمل حمایت کی جاتی ہے، نیز لسانی، علاقائی، مذہبی اور مسلکی شناختوں کے نام پر جو مسلح گروہ ریاست کے خلاف

مصروف عمل ہیں، یہ سب شریعت کے احکام کے منافی اور قومی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا سبب ہیں، لہٰذا ریاستی اداروں کو ان تمام گروہوں کے خلاف بھرپور کارروائی کرنے کی تجویز دیتے ہیں۔

۸. فرقہ وارانہ منافرت، مسلح فرقہ وارانہ تصادم اور طاقت کے بل پر اپنے نظریات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی روش شریعت کے احکام کی مخالفت اور فساد فی الارض ہے، نیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون کی رو سے ایک قومی اور ملی جرم ہے۔

۹. وطن عزیز میں قائم تمام درسگاہوں کا بنیادی مقصد تعلیم و تربیت ہے۔ ملک کی تمام سرکاری و نجی درسگاہوں کا کسی نوعیت کی عسکریت (militancy)، نفرت انگیزی (hatred)، انتہا پسندی (extremism)، اور تشدد پسندی (violence) پر مبنی تعلیم یا تربیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کوئی فرد یا ادارہ اس میں ملوث ہے تو اس کے خلاف ثبوت و شواہد کے ساتھ کارروائی کرنا حکومت اور ریاستی اداروں کی ذمے داری ہے۔

۱۰. انتہا پسندانہ سوچ اور شدت پسندی کے خلاف فکری جہاد اور انتظامی اقدامات ناگزیر ہیں۔ گزشتہ عشرے سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر ایسے شواہد سامنے آئے ہیں کہ یہ منفی رجحان مختلف قسم کے تعلیمی اداروں میں پایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ رجحان فکر (mindset) جہاں کہیں بھی ہو ہمارا دشمن ہے۔ ایسے لوگ خواہ کسی بھی درسگاہ سے منسلک ہوں، کسی رعایت کے مستحق نہیں۔

۱۱. ہر مکتبِ فکر اور مسلک کو مثبت اور معقول انداز میں اپنے عقائد اور فقہی نظریات کی دعوت و تبلیغ کی شریعت اور قانون کی رو سے اجازت ہے، لیکن اسلامی تعلیمات اور ملکی قانون کے مطابق کسی بھی شخص، مسلک یا ادارے کے خلاف اہانت، نفرت انگیزی اور اتہام بازی پر مبنی تحریر و تقریر کی اجازت نہیں۔

۱۲. صراحت، کنایہ اور اشارہ کی ذریعے کسی بھی صورت میں انبیائے کرام و رُسل عُظام علیہم السلام، اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، شعائر اسلام اور ہر مسلک کے مسلمہ اکابر

کی اہانت کے حوالے سے ضابطہ فوجداری کے آرٹیکل ۲۹۵- ۲۹۸ کی تمام دفعات کو ریاستی اداروں کے ذریعہ لفظاً اور معناً نافذ کیا جائے اور اگر ان قوانین کا کہیں غلط استعمال ہوا ہے تو اس کے ازالے کی احسن تدبیر ضروری ہے، مگر قانون کو کسی صورت میں کوئی فرد یا گروہ اپنے ہاتھ میں لینے اور متوازی عدالتی نظام قائم کرنے کا مجاز نہیں۔

۱۳. عالم دین اور مفتی کا منصبی فریضہ ہے کہ صحیح اور غلط نظریات کے بارے میں دینی آگہی مہیا کرے اور مسائل کا درست شرعی حل بتائے، البتہ کسی کے بارے میں یہ فیصلہ صادر کرنا کہ آیا اس نے کفر کا ارتکاب کیا ہے یا کلمہ کفر کہا ہے، یہ ریاست و حکومت اور عدالت کا دائرۂ اختیار ہے۔

۱۴. سرزمین پاک اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت ہے۔ اس کا ایک ایک چپہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ریاست پاکستان کو ودیعت کردہ اقتدار اعلیٰ کا امین ہے۔ اس لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کی سرزمین کسی بھی قسم کے دہشت گردی کے فروغ، دہشت گردوں کے گروہوں کی فکری و عملی تیاری، کسی بھی مقام پر دہشت گردی کے لیے لوگوں کی بھرتی، مسلّح مداخلت اور اس جیسے دوسرے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے ہرگز استعمال نہیں ہونے دی جائے گی۔

۱۵. مسلمانوں میں مسالک و مکاتب فکر قرون اُولیٰ سے چلے آرہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں۔ ان میں دلیل و استدلال کی بنیاد پر فقہی اور نظریاتی ابحاث ہمارے دینی اور اسلامی علمی سرمائے کا حصہ ہیں اور رہیں گے، لیکن یہ تعلیم و تحقیق کے موضوعات ہیں اور ان کا اصل مقام درس گاہیں ہیں۔ اختلاف رائے کے اسلامی آداب (آداب مراعاۃ الخلاف) (ethics of disagreement) کو تمام سرکاری و نجی درسگاہوں کے نصاب میں شامل کیا جانا چاہیے۔

۱۶. اسلامی تعلیمات اور دستور پاکستان ۱۹۷۳ء کے مطابق حکومت اور عوام کے حقوق و فرائض ہیں۔ جس طرح عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض درست اسلامی تعلیمات اور دستور پاکستان کے تقاضوں کے مطابق انجام دیں، اسی طرح ریاستی ادارے اور ان کے عہدے دار بھی اپنے فرائض حقیقی اسلامی تعلیمات اور دستور پاکستان کے تقاضوں کے مطابق ادا کرنے کے پابند ہیں۔

۱۷. پُر امن بقائے باہمی اور باہمی برداشت کا فروغ پر امن اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے ضروری ہے، اس لیے اسلام کے اصولوں کے مطابق جمہوریت ، حریت، مساوات، برداشت، رواداری، باہمی احترام اور عدل و انصاف پر مبنی پاکستانی معاشرے کی تشکیل جدید ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے ملک کے اہل علم و دانش اور اہل اختیار و اقتدار کو مطلوبہ کاوشوں کو مربوط طریقہ سے ہم آہنگ کرنے پر توجہ دینا ہوگی۔

۱۸. اسلام احترام انسانیت اور اکرام مسلم، نیز بزرگوں، بچوں، خواجہ سراؤں، معذوروں اور دوسرے محروم طبقوں کے تحفظ کے لیے جو تعلیمات دیتا ہے ان کی سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر ترویج ضروری ہے، نیز پاکستانی معاشرے میں انسانی و اسلامی بھائی چارے اور مواخات جیسے اسلامی اداروں کے احیاء کے ذریعے صحیح اسلامی معاشرے کے قیام کے اقدامات کو یقینی بنایا جانا ضروری ہے۔

۱۹. پاکستان میں رہنے والے پابند آئین و قانون تمام غیر مسلم شہریوں کو جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ اور ملکی سہولتوں سے فائدہ اٹھانے کے وہی تمام شہری حقوق حاصل ہیں جو پابند آئین و قانون مسلمانوں کو حاصل ہیں، نیز یہ کہ پاکستان کے غیر مسلم شہریوں کو اپنی عبادت گاہوں میں اور اپنے تہواروں کے موقع پر اپنے اپنے مذاہب کے مطابق عبادت کرنے اور اپنے مذہب پر عمل کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے۔

۲۰. اسلام خواتین کو احترام عطا کرتا ہے اور ان کے حقوق کی پاس داری کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ حجۃ الوداع میں بھی عورتوں کے حقوق کی پاس داری کی تاکید فرمائی ہے، نیز رسول اللہ ﷺ کے دور سے اسلامی ریاست میں خواتین کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری رہی ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق خواتین کو حق رائے دہی، حصول تعلیم کا حق اور ملازمت کا اختیار حاصل ہے، لہٰذا خواتین کے تعلیمی اداروں کو تباہ کرنا اور خواتین اساتذہ اور طالبات پر حملے کرنا شریعتِ اسلامیہ اور قانون کے منافی ہے۔ نیز اسلامی تعلیمات کی رو سے غیرت کے نام پر قتل اور خواتین کے دیگر حقوق کی پامالی احکام شریعت میں سختی سے ممنوع ہے اور ان کی سخت سزا ہے۔ ریاست پاکستان کو اس قسم کی سرگرمیوں کا ارتکاب کرنے والوں کے خلاف کارروائی کا مکمل حق حاصل ہے۔

۲۱. لاؤڈ سپیکر کے ہر طرح کے غیر قانونی استعمال کی ہر صورت میں حوصلہ شکنی کی جائے اور متعلقہ قانون پر من و عن عمل کیا جائے اور منبر و محراب سے جاری ہونے والے نفرت انگیز خطابات کو ریکارڈ کر کے ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے، نیز ٹیلیویژن چینلوں پر مذہبی موضوعات پر مناظرہ بازی کو قانوناً ممنوع اور قابلِ دست اندازیِ پولیس قرار دیا جائے۔

۲۲. الیکٹرانک میڈیا کے حقِ آزادیٔ اظہار کو قانون کے دائرے میں لایا جائے اور اس کی حدود کا تعین کیا جائے۔

خلاصۂ کلام

۱. دستور پاکستان ۱۹۷۳ء اسلامی اور جمہوری ہے اور یہ پاکستان کی تمام اکائیوں کے درمیان ایسا عمرانی معاہدہ ہے جس کو تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کی حمایت حاصل ہے، اس لیے اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے دستور کے تقاضوں کے مطابق پاکستان میں کوئی قانون

قرآن و سنت کے منافی نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس دستور کی موجودگی میں کسی فرد یا گروہ کو ریاستِ پاکستان اور اس کے اداروں کے خلاف کسی قسم کی مسلح جدوجہد کا کوئی حق حاصل ہے۔

۲. نفاذ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف مسلح محاذ آرائی نیز لسانی، علاقائی، مذہبی، مسلکی اختلافات اور قومیت کے نام پر تخریب و فساد اور دہشت گردی کی تمام صورتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں اور پاکستان کے دستور و قانون سے بغاوت اور طاقت کے زور پر اپنے نظریات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی روش شریعت کے احکام کی مخالفت اور فساد فی الارض ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون کی رو سے ایک قومی اور ملی جرم بھی ہے۔ دفاع پاکستان اور استحکام پاکستان کے لیے ایسی تمام تخریبی کارروائیوں کا خاتمہ ضروری ہے، اس لیے ان کے تدارک کے لیے بھرپور انتظامی، تعلیمی، فکری اور دفاعی اقدامات کیے جائیں گے۔

۳. دستور پاکستان کے تقاضوں کے مطابق پاکستانی معاشرے کی ایسی تشکیل جدید ضروری ہے جس کے ذریعے سے معاشرے میں منافرت، تنگ نظری، عدم برداشت اور بہتان تراشی جیسے بڑھتے ہوئے رجحانات کا خاتمہ کیا جا سکے اور ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں برداشت و رواداری، باہمی احترام اور عدل و انصاف پر مبنی حقوق و فرائض کا نظام قائم ہو۔

۵۔ متفقہ فتویٰ

(۲۶/ مئی ۲۰۱۷ء)

۵۰۱۔ استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ ہمارے ملک پاکستان میں عرصۂ دراز سے بعض حلقوں کی جانب سے حکومت پاکستان اور پاکستان کی مسلح افواج کے خلاف مسلسل خونریز کارروائیاں جاری ہیں، یہ حلقے نفاذِ شریعت کے نام پر پاکستان کی حکومت اور اس کی افواج کو اس بنا پر کافرو مرتد قرار دیتے ہیں کہ انہوں نے ابھی تک ملک میں شریعت کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا، اس کی بنا پر ان کے خلاف مسلح کارروائیوں کو جہاد کا نام دے کر نوجوانوں کو ان کارروائیوں میں شریک ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ نیز ان کارروائیوں کے دوران خود کش حملے کر کے بے گناہ شہریوں اور فوجیوں کو نشانہ بناتے اور اسے کارِ ثواب قرار دیتے ہیں۔ اس صورتِ حال میں مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

۱. کیا پاکستان اسلامی ریاست ہے یا غیر اسلامی؟ نیز کیا شریعت کو مکمل طور پر نافذ نہ کر سکنے کی بنا پر ملک کو غیر اسلامی ملک، اور اس کی حکومت یا افواج کو غیر مسلم قرار دیا جا سکتا ہے؟

۲. کیا موجودہ حالات میں نفاذِ شریعت کی جدوجہد کے نام پر حکومت یا افواج کے خلاف مسلح بغاوت جائز ہے؟

۳. پاکستان میں نفاذِ شریعت اور جہاد کے نام پر جو خود کش حملے کیے جا رہے ہیں، قرآن و سنت کی روشنی میں ان کا کوئی جواز ہے؟

۴. اگر مذکورہ تین سوالات کا جواب نفی میں ہے، تو کیا حکومتِ پاکستان اور افواجِ پاکستان کی طرف سے اس بغاوت کو فرو کرنے کے لیے جو مسلح کارروائیاں کی جا رہی ہیں وہ شریعت کی رُو سے جائز ہیں؟ اور کیا مسلمانوں کو ان کی حمایت اور مدد کرنی چاہیے؟

۵. ہمارے ملک میں مسلح فرقہ وارانہ تصادم کے بھی بہت سے واقعات ہو رہے ہیں، جن میں طاقت کے بل پر اپنے نظریات دوسروں پر مسلّط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، کیا اس قسم کی کارروائیاں شرعاً جائز ہیں؟

۵۰۲۔ متفقہ فتویٰ(جوابِ استفتاء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداًومصلّیاً---

سوالات کے جوابات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان یقیناً اپنے دستور وآئین کے لحاظ سے ایک اسلامی ریاست ہے، جس کے دستور کا آغاز ہی قراردادِ مقاصد کے اس جملے سے ہوتا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار واقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہوگا، وہ ایک مقدس امانت ہے"۔

یہ قراردادِ مقاصد ملک کی تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کے اتفاق سے دستور کا حصہ بنائی گئی اور ۱۹۵۶ء سے لے کر ۱۹۷۳ء تک ہر دستور میں موجود رہی اور آج بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ دستور کی دفعہ ۳۱ میں مسلمانوں کو اسلامی طرز زندگی اپنانے کے لیے مختلف پالیسی کے اصول وضاحت کے ساتھ درج ہیں، نیز دفعہ ۲۲۷ میں اقرار کیا گیا ہے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے تحت اسلامی احکام کے مطابق بنایا جائے گا اور کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا جو اسلامی احکام کے خلاف ہو اس اصول پر عمل کروانے کے لیے دستور کے تحت وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کی شریعت بینچ کا راستہ کھلا ہوا ہے، جس کے تحت ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرآن وسنت کے خلاف قوانین کو عدالت میں چیلنج کر کے انہیں تبدیل کروائے۔

ان امور کے پیشِ نظر پاکستان کسی شک وشبہ کے بغیر ایک اسلامی ریاست ہے، اور کسی قسم کی عملی خامیوں کی بنا پر اسے، اس کی حکومت یا افواج کو غیر مسلم قرار دینا ہرگز جائز نہیں، بلکہ گناہ ہے۔

۲۔ چونکہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے اور پاکستان کی حکومت اور افواج دستورِ پاکستان کے پابند اور اس کے مطابق حلف اٹھاتے ہیں اس لیے پاکستان کی حکومت یا افواج کے خلاف مسلح کارروائیاں یقیناً بغاوت کے زمرے میں آتی ہیں، جو شرعاً بالکل حرام ہیں۔ دستور پاکستان کی اسلامی دفعات کو مکمل طور پر نافذ کرنا بلاشبہ حکومت کی اوّلین ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لیے پُر امن اور آئینی جدوجہد بیشک مسلمانوں کا اہم فریضہ ہے، لیکن اس مقصد کے لیے ہتھیار اٹھانا فساد فی الارض ہے اور رسول کریم ﷺ کی واضح احادیث میں اس کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور جو لوگ اس مسلح بغاوت میں شریک یا اس کی کسی بھی طرح مدد یا حمایت کرتے ہیں، وہ آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی کھلی نافرمانی کر رہے ہیں۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے:

”أَلا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ، فَرَآهُ يَأْتِي شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، فلْيَكْرَهْ مَا يَأْتِي مِنْ مَعْصِيَةِ اللهِ، وَلا يَنْزِعَنْ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ.“

(خوب سن لو کہ جس شخص پر کوئی حاکم بن جائے، اور وہ اسے گناہ کرتے دیکھے تو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی وہ کر رہا ہے، اسے برا سمجھے، لیکن اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر ۴۷۶۸)

تقریباً متواتر احادیث میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ کسی مسلمان حکومت کے خلاف مسلح کارروائی اور خونریزی بدترین گناہ ہے۔

۳۔ اسلام میں خودکُشی بدترین گناہ ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے:

﴿لَا تَقْتُلُوٓا اَنْفُسَكُمْ﴾ (سورۃ نساء: آیت نمبر ۲۹)

(تم اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔)

اور بہت سی احادیث میں خودکُشی کو بدترین عذاب کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا أَبَدًا"

(جو شخص کسی لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کرے، تو جہنم کی آگ میں اس کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا جس سے وہ اپنے پیٹ میں ضرب لگا رہا ہو گا، اور اس آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔)

(جامع الاصول بحوالہ بخاری و مسلم)

نیز جن لوگوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ کو بتایا گیا کہ انہوں نے خودکُشی کی ہے، ان کے بارے میں آپ ﷺ نے سخت وعید ارشاد فرمائی، اور ایک ایسے شخص کی آپ نے نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی۔ (ابوداؤد، حدیث: ۱۳۹۵)

یہ تو عام خودکُشی کا حکم ہے، اور اگر یہ خودکُشی کسی دوسرے مسلمان کو مارنے کے لیے کی جائے تو یہ دوہرے گناہ کا سبب ہے؛ ایک خودکُشی کا گناہ، اور دوسرے کسی مسلمان کی جان لینا، جس کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾ (سورۃ النساء: ۹۳)

(جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ کا غضب ہو گا اور وہ اس پر لعنت کرے گا اور اس کے لیے اللہ نے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔)

نیز جو غیر مسلم اسلامی ریاست میں امن کے ساتھ رہتے ہیں، انہیں قتل کرنے کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے یہ سخت وعید بیان فرمائی ہے:

”مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.“

(جامع ترمذی، حدیث: ۱۴۰۳)

(جو شخص کسی غیر مسلم کو جس کے ساتھ (اسلامی حکومت کا) معاہدہ ہے، اس کی جان کے تحفظ کا ذمہ اللہ اور اس کے رسول نے لیا ہے۔ اب جو شخص اللہ کے ذمہ کی بے حرمتی کرے، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔)

پاکستان میں جو خودکُش حملے کیے جارہے ہیں وہ تین طرح کے شدید گناہوں کا مجموعہ ہیں؛ ایک خودکُشی، دوسرا کسی بے گناہ کو قتل کرنا، تیسرا مسلمان حکومت کے خلاف بغاوت۔ لہٰذا یہ خودکُش حملے کسی بھی تاویل سے جائز نہیں ہوسکتے اور ان کی حمایت کرنا گناہوں کے مجموعے کی حمایت کرنا ہے۔

۴۔ پچھلے تین نکات سے یہ واضح ہے کہ جو لوگ شریعت کے نام پر یا قومیت کے نام پر حکومت کے خلاف مسلح کارروائیاں کررہے ہیں، وہ شرعاً مسلمان ریاست کے خلاف کھلی بغاوت ہے اور ایسی صورت میں قرآن کریم کا واضح حکم ہے کہ:

﴿فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ﴾ (الحجرات:۹)

(جو گروہ بغاوت کررہا ہے اس سے اس وقت تک لڑو جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف واپس نہ آجائے۔)

لہٰذا حکومتِ پاکستان یا افواجِ پاکستان کا شرعی حدود میں رہتے ہوئے ان باغیوں کے خلاف لڑنا جائز ہی نہیں بلکہ قرآنی حکم کے تحت واجب ہے اور اس سلسلے میں ریاستی کوششوں کے تحت جو آپریشن کیے جارہے ہیں اس میں افواجِ پاکستان کی حمایت اور بقدرِ استطاعت مدد کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

۵۔ مختلف مسلکوں کا نظریاتی اختلاف ایک حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن اس اختلاف کو علمی اور نظریاتی حدود میں رکھنا واجب ہے۔ اس سلسلے میں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن اور اہل بیت کے تقدس کو ملحوظ رکھنا ایک فریضہ ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف سبّ وشتم، اشتعال انگیزی اور نفرت پھیلانے کا کوئی جواز نہیں اور اس اختلاف کی بنا پر قتل و غارت گری، اپنے نظریات کو دوسروں پر جبر کے ذریعے مسلط کرنا یا ایک دوسرے کی جان کے درپے ہونا بالکل حرام ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

توثیق متفقہ فتویٰ مع اضافی نوٹ

(جامعہ نعیمیہ، کراچی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِداً وَّ مُصَلِّیاً وَّ مُسَلِّماً

جو شخص جملہ اوامر ونواہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے بیان کردہ احکام کا علی الاطلاق انکار کرے اور انہیں رد کرے، وہ یقیناً اجماعاً کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے لیکن جو شخص توحید ورسالت اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور قرآن کریم میں بیان کردہ بنیادی عقائد و ایمانیات اور جملہ ضروریات دین کا اقرار کرتا ہو، لیکن بشری کمزوری، غفلت یا بے عملی کے سبب اس کے خلاف عمل کرے تو اسے کافر نہیں قرار دیا جاسکتا۔ پاکستان کے مسلم حکمران اور مسلح افواج کی قیادت یقیناً توحید ورسالت اور قرآنی احکامات اور ضروریات دین کو تسلیم کرتے ہیں، اس لیے اَلْعِیَاذُ بِاللہ! انہیں کافر قرار دے کر ان کے خلاف مسلّح جدوجہد جہاد نہیں بلکہ فساد فی الارض اور بغاوت ہے۔ ایسے گروہ جو توحید ورسالت پر ایمان رکھنے والے مسلم حکمرانوں یا افواج کی کسی بشری کوتاہی کی بنا پر انہیں کافر قرار دینا شروع کر دیتے ہیں ان کا حکم قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی میں موجود ہے، ایسے گروہوں کو خارجی کہا گیا ہے۔ اب ائمہ حرمین طیبین کے ائمہ کرام اور وہاں کے سرکردہ علماء بھی ایسے افراد اور گروہوں کو تکفیری اور خارجی قرار دے رہے ہیں۔

خوارج کی گمراہی اور زمین میں فساد وخون ریزی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے عہدِ خلافت کی تاریخ کے حوالے سے کتابوں میں ثبت ہے۔ سوال میں ذکر کردہ دہشت گردوں کی دلیل بعینہٖ وہی ہے جو خوارج پیش کرتے تھے۔ لہٰذا اُن کا حکم بھی وہی ہے جو

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے عہد کے خوارج کی بابت دیا تھا اور ان کے خلاف جہاد کر کے ان کی سر کوبی کی تھی۔ پس ریاست اور عامّۃ المسلمین کے خلاف دور حاضر کی دہشت گردی قرآن کی رو سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے خلاف اعلان جنگ اور فساد فی الارض ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِى الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْىٌ فِى الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

(المائدہ:۳۳-۳۴)

(جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور زمین میں دہشت گردی کرتے ہیں، ان کی سزا یہی ہے کہ ان کو چُن چُن کر قتل کیا جائے یا ان کو سولی پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف سَمت سے کاٹ دیئے جائیں یا ان کو سرزمینِ وطن سے نکال دیا جائے، یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے، سوائے اس کے کہ جو (دورانِ جنگ) مسلمانوں کے اُن پر قابو پانے سے پہلے توبہ کرلیں (تو وہ اس سزا سے مستثنیٰ ہوں گے)، جان لو! بے شک اللہ بہت بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔)

اسی حکم کو سورہ حجرات:۹ میں بیان کیا گیا ہے: "پس باغی گروہ سے لڑو تاوقتیکہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئیں۔" زمین سے نکالنے کی ایک صورت آج کل جیل میں ڈالنا ہے۔

ہر پاکستانی کی شرعی ذمے داری ہے کہ وہ اپنی حیثیت کے مطابق دہشت گردوں کے خاتمے کے لیے حکومت اور مسلّح افواج کا ساتھ دے۔ مزید یہ کہ نظامِ مصطفی ﷺ یعنی نفاذِ شریعت

کے لیے آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے پر امن جدوجہد کرنا مسلمانوں کی ذمے داری ہے اور اس پر کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔ فقط: وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَاب.

نوٹ: ہم مندرجہ بالا تفصیلات کے ساتھ اس فتویٰ کی تصدیق و تصویب کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر قسم کی دہشت گردی اور فتنہ وفساد سے محفوظ فرمائے اور سیاسی حکمرانوں کو اپنی آئینی ذمے داری یعنی اسلامی احکامات مکمل طور پر پاکستان میں نافذ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۵۰۳۔ متفقہ فتویٰ (اہم نکات)

یہ تحریر اس دہشت گردی اور خود کش حملوں سے متعلق ہے جن سے پاکستان اور اہلِ پاکستان سخت بے چین اور لہولہان ہو رہے ہیں اور جن سے ہمارے دشمن فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہم متفقہ طور پر تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور مفتیان حضرات یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ:

۱. اسلامی جمہوریہ پاکستان آئینی و دستوری لحاظ سے ایک اسلامی ریاست ہے، جس کے دستور کا آغاز اس قومی و ملی میثاق قراردادِ مقاصد سے ہوتا ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہے، وہ ایک مقدس امانت ہے۔ نیز دستور میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔

۲. ہم متفقہ طور پر اسلام اور برداشت کے نام پر انتہا پسندانہ سوچ اور شدت پسندی کو مسترد کرتے ہیں۔ یہ فکری سوچ جس جگہ بھی ہو، ہماری دشمن ہے اور اس کے خلاف فکری و انتظامی جدوجہد دینی تقاضا ہے۔

۳. ہم یہ سمجھتے ہیں کہ فرقہ وارانہ منافرت، مسلح فرقہ وارانہ تصادم اور طاقت کے بل پر اپنے نظریات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی روش شریعت کے احکام کے منافی اور فساد فی الارض ہے، نیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون کی روح سے ایک قومی و ملی جرم ہے۔ اس لیے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت کے ادارے ایسی (منفی) سرگرمیوں کے سدِباب کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کریں۔

۴. پاکستان میں نفاذِ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف مسلح محاذ آرائی، تخریب وفساد اور دہشت گردی کی تمام صورتیں جن کا ہمارے ملک کو سامنا ہے اسلامی شریعت کی رو سے ممنوع اور قطعی حرام ہیں اور بغاوت کے زمرے میں آتی ہیں اور ان کا تمام تر فائدہ اسلام اور ملک دشمن عناصر کو پہنچ رہا ہے۔

۵. ہم پاکستان کے تمام مسلکوں اور مکاتبِ فکر کے نمائندہ علماء شرعی دلائل کی روشنی میں اتفاق رائے سے خودکش حملوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ہماری رائے میں خودکش حملے کرنے والے، کروانے والے اور ان حملوں کی ترغیب دینے والے اور ان کے معاون پاکستانی اسلام کی رو سے باغی ہیں اور ریاست پاکستان شرعی طور پر اس قانونی کارروائی کی مجاز ہے جو باغیوں کے خلاف کی جاتی ہے۔

۶. دینی شعائر اور نعروں کو نجی عسکری مقاصد اور مسلح طاقت کے حصول کے لیے استعمال کرنا قرآن وسنت کی رو سے درست نہیں۔

۷. جہاد کا وہ پہلو جس میں جنگ اور قتال شامل ہیں کو شروع کرنے کا اختیار صرف اسلامی ریاست کا ہے اور کسی شخص یا گروہ کو اس کا اختیار حاصل نہیں۔ کسی بھی فرد یا گروہ کے ایسے اقدامات کو ریاست کی حاکمیت میں دخل اندازی سمجھا جائے گا اور ان کے یہ اقدامات ریاست کے خلاف بغاوت تصور ہوں گے جو اسلامی تعلیمات کی رو سے سنگین اور واجب تعزیر جرم ہے۔

۸. اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام شہری، دستوری و آئینی میثاق کے پابند ہیں، جس کی رو سے ان پر لازم قرار پاتا ہے کہ وہ بہر صورت حب الوطنی اور ملکی و قومی مفادات کا تحفظ پہلی ترجیح کے طور پر کریں اور اس پر کسی صورت آنچ نہ آنے دیں، ملک و قوم کے اجتماعی مفادات کو کسی بھی عنوان سے نظر انداز کرنے کی حکمت عملی اسلامی

تعلیمات کی رو سے عہد شکنی اور غدر قرار پاتی ہے، جو دینی نقطۂ نظر سے سنگین جرم اور لائق تعزیر ہے۔

۹. ریاست پاکستان میں امن و سکون قائم کرنے اور دشمنان پاکستان کے خلاف جو جدوجہد شروع کی گئی ہے ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

۶- پیغامِ پاکستان، متفقہ اعلامیہ اور فتویٰ کی تیاری میں شریک محققین، مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور قومی جامعات کے اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی

پیغامِ پاکستان کا ابتدائی مسودہ محققین ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے تیار کیا اور بعد ازاں پیغامِ پاکستان کی یہ دستاویز مختلف مکاتبِ فکر کے جید علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور قومی جامعات کے اساتذہ کی مشاورت اور نظرِ ثانی کے بعد شائع کی جارہی ہے اس پیغام کی تیاری میں شریک اہلِ علم و دانش کے نام درج ذیل ہیں:

۱- مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، دار العلوم کراچی، کراچی

۲- مولانا مفتی منیب الرحمن، چیئرمین رؤیت ہلال کمیٹی / صدر تنظیم المدارس اہل سنت، پاکستان

۳- مولانا عبد المالک، صدرابطہ المدارس، پاکستان

۴- مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر، مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن / صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

۵- مولانا محمد حنیف جالندھری، مہتمم خیر المدارس، ملتان / چیئرمین وفاق المدارس العربیۃ

۶- مولانا محمد یٰسین ظفر، ناظم اعلیٰ، وفاق المدارس، السلفیہ

۷- علامہ سید ریاض حسین نجفی، صدر وفاق المدارس الشیعہ، لاہور

۸- مولانا ڈاکٹر ابو الحسن محمد شاہ، نائب مہتمم، دار العلوم محمدیہ غوثیہ

۹- مولانا مفتی محمد نعیم، مہتمم، جامعہ بنوریہ، کراچی

۱۰- مولانا محمد افضل حیدری، مرکزی سیکرٹری جنرل، وفاق المدارس شیعہ، پاکستان

۱۱- مولانا مفتی محمود الحسن محمود، نائب ناظم تعلیمات، جامعہ اشرفیہ، لاہور

۱۲۔ مولانا حامد الحق حقانی، نائب مہتمم جامعہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

۱۳۔ پروفیسر ڈاکٹر معصوم یٰسین زئی، ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۴۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد یوسف الدریویش، صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۵۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۶۔ پروفیسر ڈاکٹر سعید الرحمن، صدر شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

۱۷۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر حکیم، ڈین فیکلٹی شریعہ و قانون، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۸۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد القدوس صہیب، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان

۱۹۔ ڈاکٹر حافظ آفتاب احمد، صدر شعبہ علوم قرآن، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۰۔ ڈاکٹر افتخار الحسن میاں، صدر شعبہ فکر اسلامی، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۱۔ محمد احمد منیر، لیکچرر / نائب مدیر "اسلامک اسٹڈیز"، شعبہ فقہ و قانون، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۲۔ سید متین احمد شاہ، لیکچرر / نائب مدیر "فکر و نظر"، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۲۳۔ مولانا تنویر احمد جلالی

۲۴۔ مولانا محمد اسحاق ظفر، رئیس، دار الافتاء، جامعہ رضویہ دار العلوم راولپنڈی

۲۵۔ مولانا غلام مرتضیٰ ہزاروی

۲۶۔ مولانا ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی، پرنسپل جامعہ، اسلام آباد

۲۷۔ مولانا ابو الظفر غلام محمد سیالوی، چیئرمین امتحانی بورڈ، تنظیم المدارس

۲۸۔ مولانا زاہد محمود قاسمی، چیئرمین پاکستان علماء کونسل

۲۹۔ مولانا ڈاکٹر سید محمد نجفی، رابطہ سیکرٹری و ممبر نصاب کمیٹی، وفاق المدارس شیعہ، پاکستان

۳۰۔ مولانا سید محمد رزاق

۳۱۔ مولانا سیف اللہ ربانی، جامعہ بنوریہ، کراچی

۳۲۔ مولانا تنویر احمد علوی، نائب مہتمم، جامعہ محمدیہ، اسلام آباد

۳۳۔ مفتی محمد شریف ہزاروی، جامعہ مسجد دار السلام، سیکٹر جی سکس ٹو، اسلام آباد

۳۴۔ ملک مومن حسین قمی، پرنسپل جامعہ المبلغین، اسلام آباد

۳۵۔ مفتی رحیم اللہ، استاد جامعہ فریدیہ، سیکٹر ای سیون، اسلام آباد

۳۶۔ ڈاکٹر سعید خان، معاون صدر وفاق المدارس پاکستان

۳۷۔ مولانا سید قطب، نائب ناظم رابطہ المدارس الاسلامیہ، پاکستان

۳۸۔ مولانا عبد الحق ثانی

۳۹۔ مولانا محمد عبد القادر

۷۔ متفقہ فتویٰ (جوابِ استفتاء) جاری اور اس کی توثیق کرنے والے علمائے کرام کے دستخطوں کا عکس

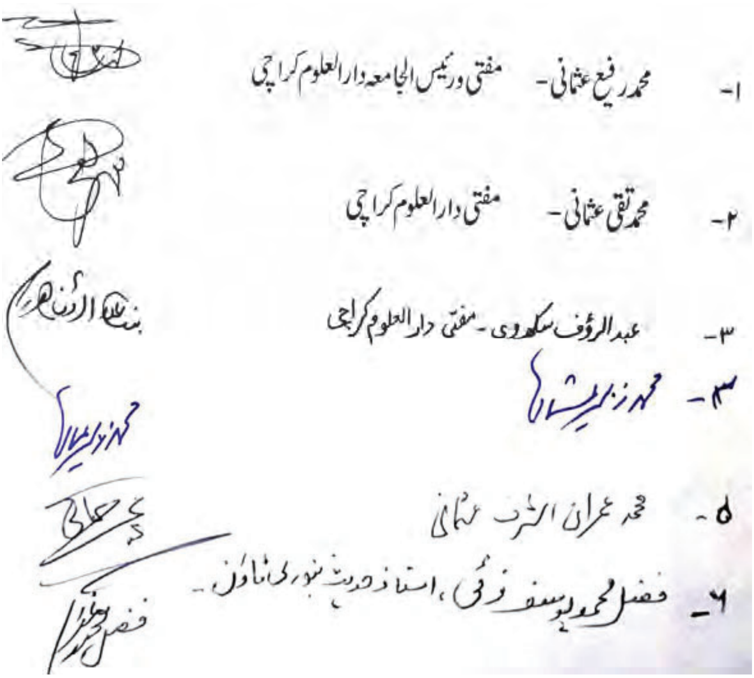

۱- محمد رفیع عثمانی- مفتی و رئیس الجامعہ دار العلوم کراچی

۲- محمد تقی عثمانی- مفتی دار العلوم کراچی

۳- عبد الرؤف سکھروی - مفتی دار العلوم کراچی

۳- محمد زبیر اشرف

۵- محمد عمران اشرف عثمانی

۶- فضل محمد یوسف زئی، استاذ حدیث بنوری ٹاؤن۔

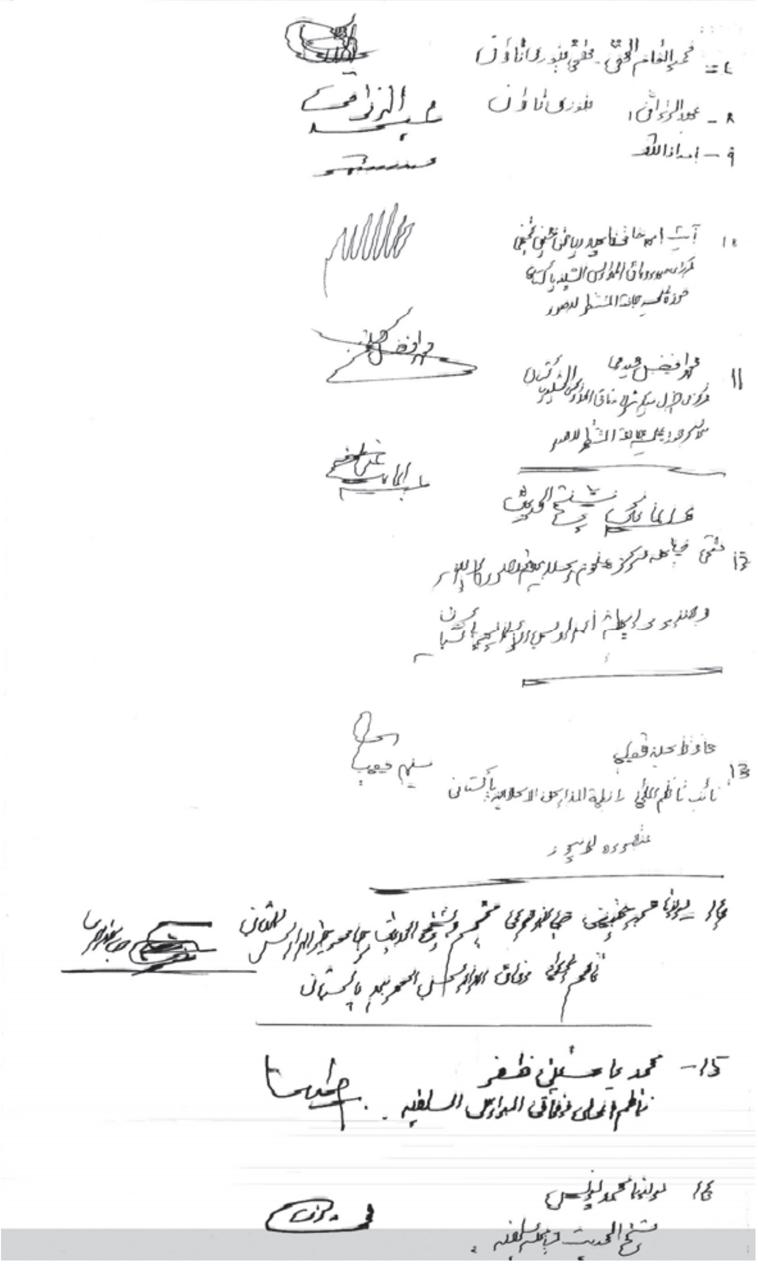

۷ محمد القاسم الحق حقی ملتوری اناؤن

۸ ـ محمد الزکانی ملتوری اناؤن

۹ ـ امداد اللہ

۱۰ آسٹ امیر حافظ سعید ریانی

مرکز سیدوداتی المدارس الشیعہ پاکستان

حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور

۱۱ محمد افضل حیدری ... الشیعہ پاکستان

مرکز دار الخلیل ... وفاق المدارس الشیعہ

... جامعۃ المنتظر لاہور

علامہ ... شیخ الحدیث

13 ... مرکز ...

...

13 حافظ ... نائب ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان

منصورہ لاہور

14 مولانا محمد حنیف جالندھری ... و شیخ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

15 ـ محمد یاسین ظفر

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ

16 مولانا محمد یونس

شیخ الحدیث ... السلفیہ

جامعہ قاسمیہ (رجسٹرڈ)
14-اے غلام محمد آباد فیصل آباد

دارالافتاء جامعہ قاسمیہ (14) اے بلاک غلام محمد آباد فیصل آباد

17. صاحبزادہ مولانا زاہد محمود قاسمی صاحب
مہتمم جامعہ قاسمیہ

18. مولانا رب نواز قاسمی صاحب — رب نواز عفی عنہ

19. مولانا مفتی سلیم نواز صاحب

20. مولانا منظور حسین صاحب

21. مولانا مفتی حفظ الرحمان صاحب — Hifzur Rehman
رئیس دارالافتاء پاکستان علماء کونسل

22. مولانا ڈاکٹر عطاء الرحمٰن
ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیۃ پاکستان
مہتمم جامعۃ اسلامیۃ تفہیم القرآن مردان

توثیق متفقہ فتویٰ مع اضافی نوٹ لکھنے والے علمائے کرام کے دستخطوں کا عکس

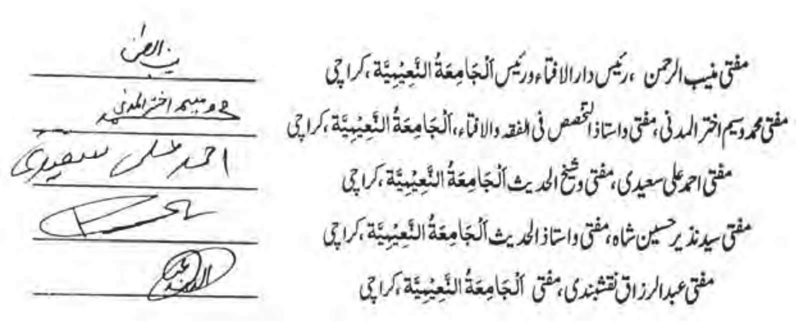

23 مفتی منیب الرحمن ، رئیس دار الافتاء ورئیس اَلْجَامِعَةُ النَّعِیْمِیَّة ،کراچی

24 مفتی محمد وسیم اختر المدنی، مفتی واستاذ التخصص فی الفقہ والافتاء، اَلْجَامِعَةُ النَّعِیْمِیَّة ،کراچی

25 مفتی احمد علی سعیدی، مفتی وشیخ الحدیث اَلْجَامِعَةُ النَّعِیْمِیَّة ،کراچی

26 مفتی سید نذیر حسین شاہ، مفتی واستاذ الحدیث اَلْجَامِعَةُ النَّعِیْمِیَّة ،کراچی

27 مفتی عبد الرزاق نقشبندی، مفتی اَلْجَامِعَةُ النَّعِیْمِیَّة ،کراچی

۸۔ ۲۶؍مئی ۲۰۱۷ء کے متفقہ فتویٰ (اہم نکات) کی تیاری میں شریک مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور قومی جامعات کے اساتذۂ کرام کے دستخطوں کا عکس

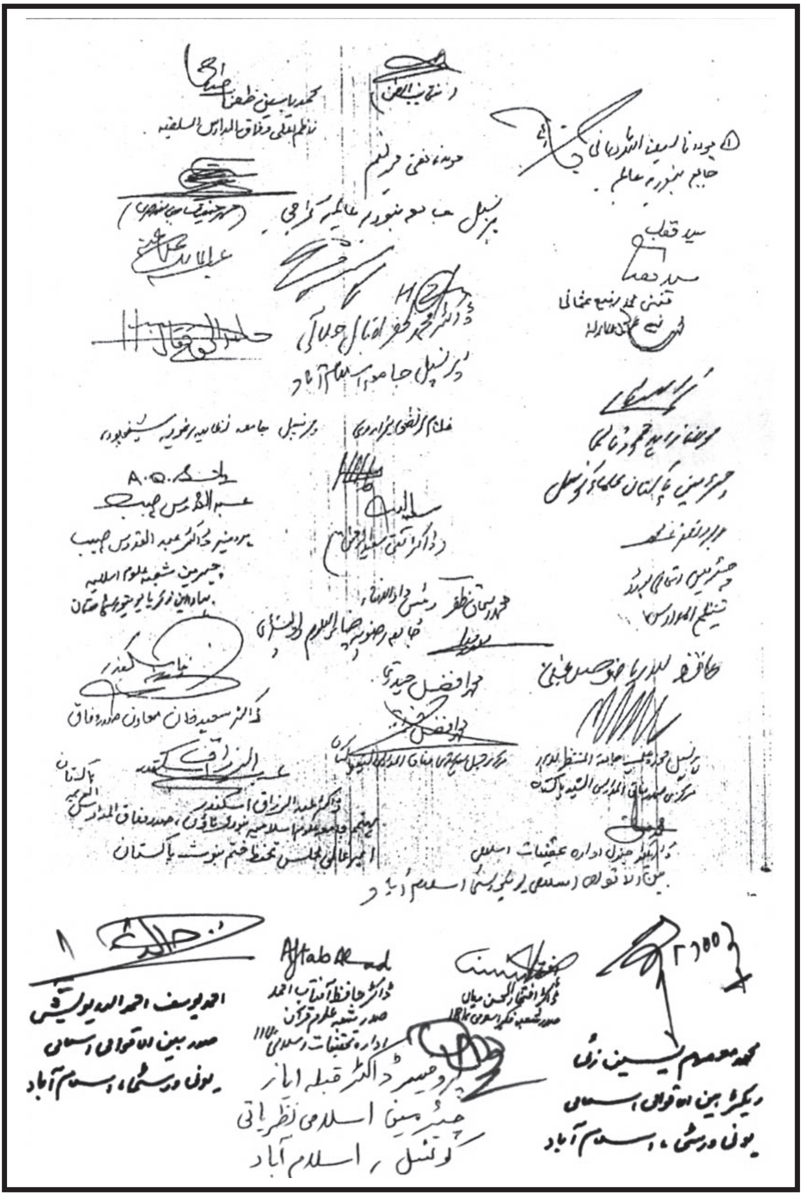

۹۔ ۲۶/ مئی ۲۰۱۷ء کے متفقہ اعلامیہ کی تیاری میں شریک مختلف دینی مدارس کے وفاقوں کے ناظمین، علمائے کرام، مفتیان عظام اور قومی جامعات کے اساتذۂ کرام کے دستخطوں کا عکس

۱. مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، دار العلوم کراچی

۲. مولانا مفتی منیب الرحمن، چیئرمین رویت ہلال کمیٹی / صدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان

۳. مولانا عبد المالک، صدر رابطۃ المدارس پاکستان

۴. مولانا عبد الرزاق سکندر، صدر وفاق المدارس پاکستان

۵. مولانا محمد حنیف جالندھری، مہتمم خیر المدارس، ملتان / چیئرمین وفاق المدارس العربیہ

۶. علامہ سید ریاض حسین نجفی، صدر وفاق المدارس الشیعہ (لاہور) حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر لاہور

۷. مولانا محمد یٰسین ظفر، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس السلفیہ

۸. مولانا ڈاکٹر ابو الحسن محمد شاہ، نائب مہتمم دار العلوم محمدی غوثیہ (بھیرہ شریف)

۹. مولانا مفتی محمد نعیم، مہتمم، جامع بنوریہ، کراچی

۱۰. مولانا تنویر احمد جلالی

۱۱. مولانا محمد اسحاق ظفر، رئیس دار الافتاء، جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی

۱۲. مولانا غلام مرتضیٰ ہزاروی جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ

۱۳. مولانا ڈاکٹر محمد ظفر اقبال جلالی، پرنسپل جامعہ، اسلام آباد

۱۴. مولانا ابو الظفر غلام محمد سیالوی، چیئرمین امتحانی بورڈ، تنظیم المدارس

۱۵. مولانا زاہد محمود قاسمی، چیئرمین پاکستان علماء کونسل

۱۶. مولانا ڈاکٹر سید محمد نجفی رابطہ سیکرٹری و ممبر نصاب کمیٹی وفاق المدارس شیعہ پاکستان

۱۷. مولانا محمد افضل حیدری مرکزی سیکرٹری جنرل وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

۱۸. مولانا سعید عبد الرزاق

۱۹. مولانا ڈاکٹر مفتی سعید الرحمن

۲۰. مولانا سید قطب نائب ناظم اعلیٰ رابطۃ المدارس الاسلامیہ

۲۱. مولانا عبد الحق ثانی

۲۲۔ مولانا مفتی محمود الحسن محمود ۔ نائب ناظم تعلیمات ۔ جامعہ اشرفیہ لاہور ۔

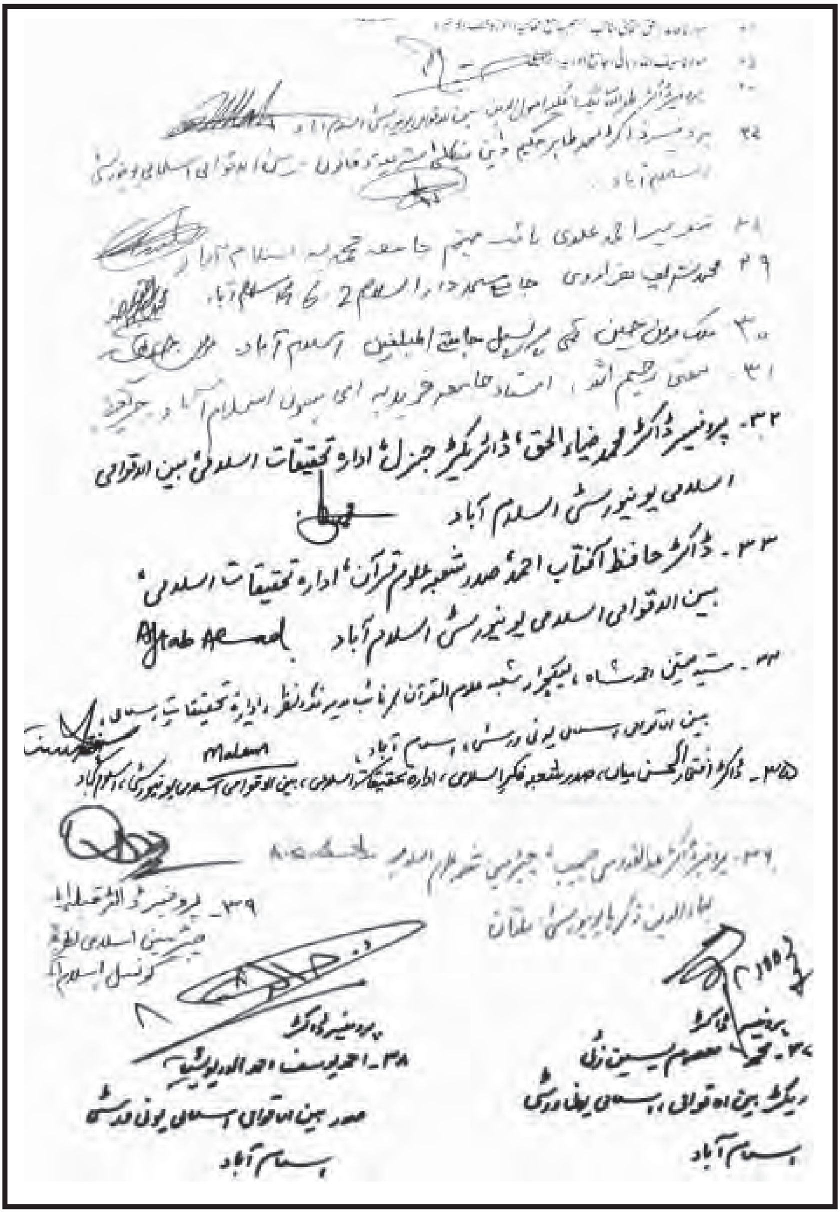

۲۸۔ مفتی [illegible] علوی نائب مہتمم جامعہ محمدیہ اسلام آباد

۲۹۔ محمد اشرف [illegible] جامع مسجد دار السلام G-6/2 اسلام آباد

۳۰۔ ملک [illegible] حسین [illegible] پرنسپل جامعۃ المبلغین اسلام آباد

۳۱۔ مفتی رحیم اللہ، استاد جامعہ محمدیہ [illegible] اسلام آباد

۳۲۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد ضیاء الحق، ڈائریکٹر جنرل ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

۳۳۔ ڈاکٹر حافظ آفتاب احمد، صدر شعبہ علوم قرآن، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

Aftab Ahmad

۳۴۔ سید متین احمد شاہ، لیکچرر شعبہ علوم القرآن و نائب مدیر فکر و نظر، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

۳۵۔ ڈاکٹر افتخار الحسن میاں، صدر شعبہ فکر اسلامی، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

Malam

۳۶۔ پروفیسر ڈاکٹر [illegible] القدوس صہیب، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

۳۷۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد معصوم یسین زئی، ریکٹر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

۳۸۔ پروفیسر ڈاکٹر احمد یوسف احمد الدریویش، صدر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

۳۹۔ پروفیسر ڈاکٹر [illegible]، چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد

۱۰۔ متفقہ فتویٰ اور اعلامیہ کی توثیق کرنے والے علمائے کرام، مفتیانِ عظام اور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی

۱.	پروفیسر ساجد میر، امیر جمعیت اہلحدیث، پاکستان	۳۱.	مولوی عبداللہ سندھی، صدر اہلسنت والجماعت، بدین
۲.	علامہ محمد احمد لدھیانوی، سرپرست اہلسنت والجماعت، جھنگ	۳۲.	مولوی ارشاد علی، ڈپٹی سیکرٹری مجلس وحدت المسلمین، بدین
۳.	مولانا فضل الرحمٰن خلیل، مہتمم جامعہ خالد بن ولید، اسلام آباد	۳۳.	مفتی شبیر احمد عثمانی، مہتمم مدرسہ جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ، کراچی
۴.	صاحبزادہ محمد حامد رضا، چیئرمین سنی اتحاد کونسل، فیصل آباد	۳۴.	مفتی امجد محمود، مرکزی رہنما مجلس وحدت المسلمین، راولپنڈی
۵.	مفتی عبدالرحیم، مدرسہ جامعہ الرشید، احسن آباد، کراچی	۳۵.	غلام جعفر حیدری، نائب صدر جعفری شیعہ علماء کونسل، کندکوہاٹ
۶.	علامہ راجہ ناصر عباس جعفری، سیکرٹری جنرل وحدت المسلمین پاکستان، اسلام آباد	۳۶.	عثمان اکبر، رفیق دارالافتاء جامعۃ الرشید احسن آباد، کراچی
۷.	مولانا اونگزیب فاروقی، صدر اہلسنت والجماعت پاکستان، کراچی	۳۷.	مولانا الیاس قادری، امیر جماعت دعوت اسلامی، کراچی
۸.	علامہ زاہد الراشدی، جنرل سیکرٹری پاکستان، شریعت کونسل، گجرانوالہ	۳۸.	مولانا زاہد عثمانی، صدر اہلسنت والجماعت، جامشورہ
۹.	علامہ پیر سلطان فیاض الحسن، چیرمین پاکستان ملی تحریک، جھنگ	۳۹.	مولانا عبدالقدوس نقشبندی، دارالعلوم حنفیہ، چکوال
۱۰.	علامہ سعید الرشید عباسی، چیرمین پاکستان یکجہتی کونسل، روالپنڈی	۴۰.	سید ریاض حسین نقوی، دانش گاہ جعفریہ، میرپور خاص
۱۱.	علامہ قاری زوار بہادر، صدر جمعیت علمائے پاکستان، لاہور	۴۱.	صاحبزادہ محمود احمد قادری، مہتمم دارالعلوم غوثیہ رضویہ سعیدیہ، حیدرآباد
۱۲.	مفتی سید عدنان کاکاخیل، رئیس دارالافتاء والاحسان، اسلام آباد	۴۲.	مفتی شیر محمد قادری، دارالعلوم حنفیہ رضویہ، ٹنڈوالہ یار
۱۳.	علامہ سید ضیاءاللہ شاہ بخاری، صدر متحدہ جمعیت اہلحدیث پاکستان، لاہور	۴۳.	مولانا عبدالرشید حجازی، مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام، فیصل آباد
۱۴.	علامہ عارف حسین واحدی، مرکزی رہنما تحریک اسلامی پاکستان، اٹک	۴۴.	پروفیسر ڈاکٹر شمس الرحمن، چیئرمین شعبہ اسلامیات، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد
۱۵.	شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس، چارسدہ	۴۵.	علامہ قاری سجاد تنولی، جامعہ شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۶.	پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد ، ناظم اعلی ذیلی تنظیمات مرکزی جمعیت اہلحدیث، لاہور	۴۶.	مولانا احتشام الحق تھانوی، جامعہ احتشامیہ جیکب لائین، کراچی
۱۷.	علامہ محمد امین شہیدی، چیرمین امت واحدہ پاکستان، اسلام آباد	۴۷.	مفتی عبدالحمید ربانی، جامعہ دارالھدیٰ، کراچی
۱۸.	علامہ حمید حسین، صدر شعیہ علماء کونسل پاکستان، کوہاٹ	۴۸.	مولانا خلیل، جامعہ فاروقیہ، کراچی
۱۹.	علامہ قاضی نثار احمد، سرپرست جامعہ نصرت الاسلام، گلگت	۴۹.	محمد امیر عطاری ناظم فیضان مدینہ، جامشورو
۲۰.	علامہ شاہ نواز فاروقی ، مرکزی جنرل سیکرٹری پاکستان علماء کونسل، فیصل آباد	۵۰.	قاری عطاء الرحمان، مہتمم ادارہ تعلیم القرآن، اسلام آباد
۲۱.	علامہ احمد اقبال رضوی، سیکرٹری جنرل وحدت المسلمین خیبر پختونخواہ، اسلام آباد	۵۱.	مفتی محمد ندیم قریشی، مرکزی جامع مسجد شکر درہ، اٹک
۲۲.	مولانا محمد عزیز الرحمان ہزاروی، جامعہ ذکریہ، اسلام آباد	۵۲.	لیاقت علی شاہ نقشبندی، مہتمم مدرسہ دارالعلوم فیضان سیفیہ، کراچی
۲۳.	مولانا عمر فاروق، صدر الحدیث، جامشورہ	۵۳.	مفتی ابراہیم مظہر، مہتمم اشرف المدارس، کراچی
۲۴.	عبدالتواب، نائب صدر اہلحدیث، جامشورہ	۵۴.	مفتی ابوہریرہ، مہتمم مدرسہ جامعہ اسلامیہ کلفٹن، کراچی
۲۵.	مولانا قاسم خارانی، صدر مدرسہ ہدیۃ، جامشورہ	۵۵.	مولانا عبدالوحید، مہتمم مدرسہ جامعہ اخوان، کراچی
۲۶.	مفتی محمد اویس عزیز، ناظم جامعہ دارالعلوم ذکریہ، اسلام آباد	۵۶.	علامہ شبیر احمد عثمانی، مرکزی ڈپٹی سیکرٹری پاکستان علماء کونسل، فیصل آباد
۲۷.	مفتی عبدالباری، جامعہ فاروقیہ، کراچی	۵۷.	ڈاکٹر امجد، مہتمم مدرسہ ابن عباس، کراچی
۲۸.	مولانا تنویر الحق تھانوی جامعہ احتشامیہ جیکب لائین، کراچی	۵۸.	مولانا یوسف، مہتمم جامعہ الدراسات الاسلامیہ، کراچی
۲۹.	مفتی محمد امین، صدر مفتی دارالعلوم مظاہر العلوم، حیدر آباد	۵۹.	مولانا رفیع الرحمان بریلوی، مہتمم جامعہ گلزار مدینہ، کراچی
۳۰.	مولانا افتخار علی، ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہ یار	۶۰.	علامہ احمد اقبال رضوی، ڈپٹی جنرل سیکرٹری مجلس وحدت المسلمین، کراچی

٦١.	قاری محمد صدیق امیر، دارالعلوم جامعہ الاسلامیہ، کراچی	٩٩.	مولانا سعید احمد اسعد، مہتمم جامعہ امینیہ، فیصل آباد
٦٢.	مولانا اسفندیار خان، جامعہ دارالخیر گلستان جوہر، کراچی	١٠٠.	مولانا ریاض کھرل، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان، فیصل آباد
٦٣.	مولانا خلیل، جامعہ فاروقیہ کراچی، کراچی	١٠١.	پیر فیض رسول، جامعہ مسجد سنی رضوی، فیصل آباد
٦٤.	مولانا قاسم عبداللہ، جامعہ حماریہ شاہ فیصل، کراچی	١٠٢.	مولانا عبدالمعید، خطیب جامعہ مسجد کچہری، ٹوبہ ٹیک سنگھ
٦٥.	مولانا نورالبشر، مدرسہ عثمان بن عفان، کراچی	١٠٣.	مولانا عبدالعلیم حقانی، خطیب جامعہ مسجد لال، جھنگ سٹی
٦٦.	مفتی ساجد محمود، جامعہ انوارالعلوم مہران ٹاؤن، کراچی	١٠٤.	سید جعفر شاہ، مرکزی امام بارگاہ دھوبی گھاٹ، فیصل آباد
٦٧.	مولانا آصف، جامعہ اسلامیہ طیبہ، کراچی	١٠٥.	مولانا نصرت حسین، شیعہ علماء کونسل، فیصل آباد
٦٨.	مفتی عبدالحمید ربانی، جامعہ دارالھدیٰ، کراچی	١٠٦.	عطاء محمد ملک، نائب امیر جماعت اسلامی مدنی مسجد، کشمور
٦٩.	مفتی زرولی خان، جامعہ احسن العلوم گلشن اقبال، کراچی	١٠٧.	علی محمد شاکر، صدر شعیہ علماء کونسل، جامشورہ
٧٠.	محمد سلفی، ابن تیمیہ، کراچی	١٠٨.	مولانا اشرف علی، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن، اٹک
٧١.	شیخ ضیاء الرحمان، جامع ابوبکر، کراچی	١٠٩.	علامہ قاری مرتضیٰ، شیعہ علماء کونسل، چینوٹ
٧٢.	مبشر علی شاہ، جامع ابوبکر، کراچی	١١٠.	ڈاکٹر ممتاز حسین، شیعہ علماء کونسل، فیصل آباد
٧٣.	مولانا مظفرالدین، جامعہ مخزن العلوم بنارس، کراچی	١١١.	مولانا یوسف فاروقی، جامع مسجد گول، فیصل آباد
٧٤.	مفتی مولانا قاسم، جامعہ مخزن العلوم بنارس، کراچی	١١٢.	مولانا رب نواز، جامع مسجد گول، فیصل آباد
٧٥.	پروفیسر مولانا یونس صدیقی، محمود القرآن الکریم، کراچی	١١٣.	ناظم حفیظ الرحمن، جامع قاسمیہ، فیصل آباد
٧٦.	مقصود علی ڈومکی، صوبائی سربراہ مجلس وحدت المسلمین، جیکب آباد / سندھ	١١٤.	مفتی محمد فصیح، مہتمم دارالعلوم مظاہر العلوم، حیدرآباد
٧٧.	مفتی عبدالقادر جعفر، جامعہ عبداللہ بن عثمان، کراچی	١١٥.	محمد ثناء المؤمن، نائب مفتی دارالعلوم مظاہر العلوم، حیدرآباد
٧٨.	مولانا رفیق جامی، جامع مسجد قادری، فیصل آباد	١١٦.	مولانا محمد عامر، مدرسہ دارالعلوم مظاہر العلوم، حیدرآباد
٧٩.	مولانا عبیدالرحمن ضیاء، جامعہ عبیدیہ کمالیہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ	١١٧.	ڈاکٹر سیف الرحمان، وفاق المدارس العربیہ، حیدرآباد
٨٠.	حافظ محمد شعبان صدیقی، جامعہ ریاض الجنتہ، اوکاڑہ	١١٨.	محمد فیضان غفور الرحمٰن، جامعہ مفتاح العلوم، حیدرآباد
٨١.	حافظ شعیب الرحمٰن قاسمی، جامعہ دارالعلوم حنفیہ، لاہور	١١٩.	مولانا عبدالقیوم، حیدرآباد، شام العلوم
٨٢.	مولانا خالد محمود سرفرازی، مدرسہ جامعہ بستان الاسلام، گوجرانوالہ	١٢٠.	رضا محمد عباسی، سابق ڈسٹرکٹ خطیب، حیدرآباد
٨٣.	حافظ محمد طیب قاسمی، مرکزی سیکرٹری اطلاعات پاکستان علماء کونسل، فیصل آباد	١٢١.	مفتی دین قادری، امیر جماعت اہلسنت پاکستان، حیدرآباد
٨٤.	مولانا عمر قاسمی، صوبائی سیکرٹری اطلاعات پاکستان علماء کونسل، فیصل آباد	١٢٢.	مفتی محمد شاہد برکاتی، خطیب جامعہ حنفیہ مسجد، حیدرآباد
٨٥.	علامہ یونس حسن، جامع مسجد حراء والٹن، لاہور کینٹ	١٢٣.	مفتی محمد جواد رضا برکاتی، صدر دائرہ برکات، حیدرآباد
٨٦.	مولانا حق نواز خالد، جامعہ الرشید، فیصل آباد	١٢٤.	حافظ محمد ارشد، مہتمم جامعہ نورالہدیٰ، حیدرآباد
٨٧.	حافظ محمد امجد، جامعہ مدینہ، فیصل آباد	١٢٥.	مفتی احمد علی سعیدی قادری، دارالعلوم احسن البرکات، حیدرآباد
٨٨.	مولانا تاج محمود ریحان، جامعہ رحمانی، قصور	١٢٦.	حافظ قادر بخش، خطیب امام مسجد، حیدرآباد
٨٩.	مولانا احسان صدیقی، جامعہ ریاض الجنتہ دیپالپور، اوکاڑہ	١٢٧.	مولوی ثناء اللہ بروہی، خطیب جامع بلال مسجد، حیدرآباد
٩٠.	مولانا سید ابوبکر شاہ، جامعہ عثمانیہ، شورکوٹ، جھنگ	١٢٨.	حافظ غلام رسول قریشی طاہری، خطیب قاضی مسجد، حیدرآباد
٩١.	قاری وقار احمد عثمانی، جامعہ اشرفیہ، سرگودھا	١٢٩.	حافظ لیاقت علی، خطیب جامع مسجد، حیدرآباد
٩٢.	مولانا عبدالمنان عثمانی، جامعہ ریاض العثمانیہ، اوکاڑہ	١٣٠.	حافظ گل منیر معین، خطیب غوثیہ مسجد، حیدرآباد
٩٣.	مولانا مشتاق لاہوری، جامعہ مسجد نہر والی، لاہور	١٣١.	مولانا ذوالفقار علی، دارالافتاء جامع صدیق اکبر، حیدرآباد
٩٤.	مولانا یوسف انور، مرکزی جامع مسجد اہلحدیث، فیصل آباد	١٣٢.	سید عزیز اللہ، حوزہ علمیہ جامعہ رضویہ، ٹنڈوالہ یار
٩٥.	مولانا عزیز الرحمن رحیمی، نائب مہتمم جامعہ دارالقرآن، فیصل آباد	١٣٣.	پیر نور محمد خان قادری، جماعت اہلسنت پاکستان، عمرکوٹ
٩٦.	مولانا محمد نواز، رکن مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فیصل آباد	١٣٤.	مفتی حماد اللہ، مدرسہ انوار القرآن فاروقیہ، عمرکوٹ
٩٧.	مفتی حفظ الرحمٰن بنوری، چیئرمین دارالافتاء پاکستان علماء کونسل، فیصل آباد	١٣٥.	مولانا عبدالرحمٰن جمالی، جامعہ مظہر العلوم، عمرکوٹ
٩٨.	مفتی محمد طیب، رکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فیصل آباد	١٣٦.	محمد الطاف عطاری، مجلس فیضان مدینہ دعوت اسلامی، عمرکوٹ

۱۳۷.	ارشاد علی عرفانی، جامعہ مسجد قائم آل محمد وعزاخانہ ابوطالب، عمر کوٹ	۱۷۹.	مولانا خدا دا بخش، نائب صدر ڈسٹرکٹ جامشورہ، جامشورہ
۱۳۸.	محمد بلال رضا قادری، کنزالایمان رضویہ، میر پور خاص	۱۸۰.	پروفیسر انوار علی، اسلامک اسٹڈیز سندھ یونیورسٹی، جامشورہ
۱۳۹.	علامہ وجیہ الدین القادری، دارالعلوم کنزالایمان رضویہ، میر پور خاص	۱۸۱.	مولانا عاصم، مدرسہ خاتم النبیین، جامشورہ
۱۴۰.	مفتی محمد شریف سعیدی، دارالعلوم کنزالایمان رضویہ، میر پور خاص	۱۸۲.	مولانا عبدالصمد، خطیب مدرسہ قاسم العلوم، جامشورہ
۱۴۱.	حافظ محمود احمد عطاری، دارالعلوم کنزالایمان رضویہ، میر پور خاص	۱۸۳.	مولانا جاوید، خطیب مسجد توحید، جامشورہ
۱۴۲.	مفتی آدم سیمیجو، مہتمم جامعہ دارالعلوم اسلامیہ، تھرپارکر	۱۸۴.	محمد اعظم سیال، استاد جامع خالد بن ولید، اسلام آباد
۱۴۳.	مولوی تاج محمد سومرو، مہتمم جامعہ دارالعلوم عثمانیہ، تھرپارکر	۱۸۵.	صلاح الدین خلیل، منتظم جامع خالد بن ولید، اسلام آباد
۱۴۴.	مفتی غلام قادر نقشبندی، جامع مسجد حیدر کرار، بدین	۱۸۶.	عبدالرحمن معاویہ، مہتمم جامع عربیہ رشیدیہ، اسلام آباد
۱۴۵.	مفتی عبدالغفار جمالی، چیئرمین سچ آرگنائزیشن، بدین	۱۸۷.	مولانا ضیاء الرحمن، خطیب جامعہ مسجد رحمانی، اسلام آباد
۱۴۶.	مفتی نذیر احمد عمرانی، نائب امیر جے یو آئی، سجاول	۱۸۸.	قاری حق نواز خالد، جامعہ مسجد عائشہ، بہارہ کہو
۱۴۷.	مفتی محمد ارشد میمن، مدرسہ باب السلام، ٹھٹھہ	۱۸۹.	مولانا جمیل اختر انقلابی، ادارہ مدینۃ العلم، اسلام آباد
۱۴۸.	مفتی علی محمد قاضی، مدرسہ دارالنور بنوریہ، ٹھٹھہ	۱۹۰.	مولانا وقار احمد، خطیب جامع مسجد عثمان غنی، اسلام آباد
۱۴۹.	مولوی عبدالرشید، جامعہ العربیہ دارالفیوض، دادو	۱۹۱.	مولانا قاری صدیق، خطیب جامع مسجد مدینہ، اسلام آباد
۱۵۰.	محمد ایوب چانڈیو، مدرسہ العربیہ انوارالقرآن، دادو	۱۹۲.	مولانا محمد بشیر فاروقی، خطیب جامع مسجد ابوبکر صدیق، اسلام آباد
۱۵۱.	مولانا عبدالوحید چانڈیو، مدرسہ جامعہ تاج السلام، دادو	۱۹۳.	مولانا عبدالرزاق حیدری، خطیب مرکز اہلسنت عبداللہ بن مسعود، اسلام آباد
۱۵۲.	سید سرفراز علی شاہ، مدرسہ سہرابیہ، دادو	۱۹۴.	قاری محمد حنیف عاصم، شہدا مسجد میمن روڈ، اٹک
۱۵۳.	حافظ محمد ساجن، مدرسہ القادریہ، دادو	۱۹۵.	علامہ عبدالعزیز گلگتی، الرحمن مسجد، راولپنڈی
۱۵۴.	حافظ علی رضا کھوسو، نور مصطفیٰ مسجد، حیدر آباد	۱۹۶.	قاری قاسم نواز، مسجد رحمانیہ، اسلام آباد
۱۵۵.	حافظ واحد بخش، خطیب جگنو مسجد، حیدرآباد	۱۹۷.	قاری عبدالکریم کشمیری، محمدی مسجد، اسلام آباد
۱۵۶.	عبدالکریم، نور مصطفیٰ مسجد، حیدر آباد	۱۹۸.	قاری استاد مظہر جاوید، مرکزی مسجد توحید، اسلام آباد
۱۵۷.	عبدالقادر، مسجد انور شاہ غوث، حیدر آباد	۱۹۹.	قاری محمد احمد میر، فاطمہ مسجد گلشن خداد، راولپنڈی
۱۵۸.	حافظ تصور، علی مسجد، حیدر آباد	۲۰۰.	حافظ انیب رحمانی، مسجد قدوسیہ محلہ، اسلام آباد
۱۵۹.	سید حیدر عباس زیدی، شیعہ ڈسٹرکٹ خطیب، حیدر آباد	۲۰۱.	قاری محمد احمد معاویہ، جامع مسجد حضرت علی، راولپنڈی
۱۶۰.	سید محمد احمد جعفری، ٹرسٹ قدم گاہ مولا علی، حیدرآباد	۲۰۲.	حافظ محمد یوسف سراج، جامعہ سراجیہ، چکوال
۱۶۱.	حافظ بشارت احمد طاہری، جامعہ غوثیہ، حیدر آباد	۲۰۳.	حافظ قاری نبیل کشمیری، خطیب جامع مسجد نور فاطمہ، راولپنڈی
۱۶۲.	مفتی اصغر علی طاہری، مدرسہ دارالعلوم غوثیہ، حیدر آباد	۲۰۴.	علامہ قاری مظہر اقبال، مسجد مصطفیٰ، اسلام آباد
۱۶۳.	حافظ عبدالجبار نقشبندی، موسیٰ مسجد، حیدر آباد	۲۰۵.	علامہ قاری غلام اللہ خان، جامع مسجد رحمت، فیصل آباد
۱۶۴.	محمد فیصل طاہری، جامع مسجد سرید سوحا، حیدر آباد	۲۰۶.	حافظ محمد اسلم جٹ، جامع مسجد اقصیٰ اہلحدیث، فیصل آباد
۱۶۵.	عبدالرزاق حسین، جامع غوثیہ، حیدر آباد	۲۰۷.	قاری محمد زکریا شاہد، خطیب جامع مسجد چھوٹی، گوجرانوالہ
۱۶۶.	افتخار احمد تاج الدین، جامعہ بحر العلوم السلفیہ، میر پور خاص	۲۰۸.	قاری محمد راشد عباسی، جامع مسجد سیفی، راولپنڈی
۱۶۷.	عبدالقدوس، جامعۃ الہدیٰ، میر پور خاص	۲۰۹.	قاری محمد سراج عباسی، جامع مسجد شہداء الحدیث، اسلام آباد
۱۶۸.	شفیع الحق، مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، میر پور خاص	۲۱۰.	علامہ عبدالکریم ماجد، راولپنڈی، مسجد انوار رحمت
۱۶۹.	حفیظ الرحمن فیض، مدینہ مسجد، میر پور خاص	۲۱۱.	قاری حافظ ریاض احمد کشمیری، جامع مسجد نورالامین، راولپنڈی
۱۷۰.	فقیر عبدالرزاق مہران، مدرسہ صبغۃ السلام، سانگھڑ	۲۱۲.	مولانا مفتی عبدالقیوم، ائرپورٹ سوسائٹی مسجد، راولپنڈی
۱۷۱.	ملک بخش الٰہی، ڈویژنل صدر سنی اتحاد کونسل، فیصل آباد	۲۱۳.	مولانا شاکر، پرانہ قلعہ راجہ بازار مسجد، راولپنڈی
۱۷۲.	مولوی محمد عیسیٰ چنا، مدرسہ عزیزیہ عربیہ دارالعلوم، دادو	۲۱۴.	مولانا محمد قاسم جان، مسجد توحیدیہ، اسلام آباد
۱۷۳.	سید فدا حسین شاہ، مرکزی امام بارگاہ فش مارکیٹ، داود	۲۱۵.	مفتی فیض اللہ، جامع مسجد فاطمہ، اسلام آباد
۱۷۴.	مولانا مہدی رضا، مدرسہ عزیہ امام جعفر، دادو	۲۱۶.	مفتی منیر الہادی، بیت المکرم، اسلام آباد
۱۷۵.	عابد حسین چانڈیو، مدرسہ سفینہ اہل بیت، دادو	۲۱۷.	قاری محمد منیر، جامع مسجد عائشہ، راولپنڈی
۱۷۶.	ڈاکٹر برکت لغاری، صدر جعفریہ ایکشن کمیٹی، جامشورہ	۲۱۸.	قاری محمد ولی، جامع اشاعت الاسلام، حسن ابدال
۱۷۷.	سید غلام شاہ، نائب صدر جعفریہ ایکشن کمیٹی، جامشورہ	۲۱۹.	قاری قمر الحق، استاد مدرسہ خالد بن ولید، اسلام آباد
۱۷۸.	علامہ حیدر علی جوادی، پرنسپل مہدی سینٹر، جامشورہ	۲۲۰.	قاری مسلم خان، خطیب جامع رحمانیہ، اسلام آباد

۲۲۱.	قاری ظہیر احمد، مسجد اقصیٰ، راولپنڈی	۲۶۳.	مولانا محمد اکسیر، مرکزی جامع مسجد زیندی، اٹک
۲۲۲.	علامہ احمد شاکر، محمدی مسجد، ٹیکسلا، راولپنڈی	۲۶۴.	مولانا محمد انصر، جامعہ مسجد بہولیاں وال، اٹک
۲۲۳.	مولانا محمد فاروق، خالد بن ولید مدرسہ، اسلام آباد	۲۶۵.	مولانا محمد غریب نواز، خطیب جامعہ مسجد امیر حمزہ، اٹک
۲۲۴.	مولانا عبدالغفار، امام مسجد ذوالنورین، اسلام آباد	۲۶۶.	مولانا محمد روید، جامعہ مسجد جتیال، اٹک
۲۲۵.	مولانا عبدالہادی، پیرودہائی مسجد، راولپنڈی	۲۶۷.	عزیزالحسن، خطیب درویش مسجد، پشاور
۲۲۶.	مولانا غلام اللہ، مدنی مسجد سیکٹر ائرپورٹ، اسلام آباد	۲۶۸.	احسان الحق، ناظم جامعہ اسلامیہ دارالعلوم، پشاور
۲۲۷.	حافظ نواز، جامع عشرہ مبشرہ، اسلام آباد	۲۶۹.	محمد ادریس، مدرسہ جامعہ نعمانیہ، پشاور
۲۲۸.	علامہ نثار انوار خان، جامع مسجد ابوبکر صدیق، واہ کینٹ	۲۷۰.	مفتی نذیر احمد قریشی، ناظم اعلیٰ دارالعلوم مہریہ ضیاالعلوم، حسن ٹاؤن، ایبٹ آباد
۲۲۹.	شیر زمین، جامع مسجد بلال، اسلام آباد	۲۷۱.	مفتی محمد شعیب خان، مدرسہ تحفیظ القرآن، ایبٹ آباد
۲۳۰.	مفتی عبدالقیوم، جامع مسجد مدنی، شمس کالونی اسلام آباد	۲۷۲.	مولانا مزمل شاہ، دارالعلوم سیدنا معاذ بن جبل سلہڈ، ایبٹ آباد
۲۳۱.	مولانا محمد ہاشم، جامع مسجد مدنی، سود گنگال روات	۲۷۳.	مفتی شفیع اللہ، امام جامع مسجد عثمان غنی، ایبٹ آباد
۲۳۲.	مولانا محمد حسنین معاویہ، مسجد گلزار مدینہ، کلر کہار	۲۷۴.	مفتی محمد عمران، مدرسہ اصحاب صفہ، ایبٹ آباد
۲۳۳.	مولانا انقلابی، جامع مسجد دھمیال کیمپ، راولپنڈی	۲۷۵.	شمس الاسلام شمس، مہتمم مدرسہ امدادیہ اسلامیہ، ہری پور
۲۳۴.	مولانا یعقوب، جامع مسجد عثمانیہ، راولپنڈی	۲۷۶.	مفتی ظہیر احمد، امام جامع مسجد رحمان، ایبٹ آباد
۲۳۵.	مولانا پیر سید ثناء اللہ حسینی، توحیدی مکی مسجد، راولپنڈی	۲۷۷.	مولانا محمد زبیر، امام مسجد ایوب انصاری، ایبٹ آباد
۲۳۶.	مولانا سمیع اللہ، سرسید مسجد، راولپنڈی	۲۷۸.	مولانا عابد الرحمن، امام جامع مسجد مریم، ایبٹ آباد
۲۳۷.	مولانا قاری بشیر احمد، چھپر مسجد، روالپنڈی	۲۷۹.	مولانا عبدالسبحان، امام مسجد ابوہریرہ، ایبٹ آباد
۲۳۸.	مولانا یاسر، مسجد اللہ والی خیابان سرسید، راولپنڈی	۲۸۰.	مولانا فضل اللہ، امام مسجد بلال جھگیاں، ایبٹ آباد
۲۳۹.	مولانا عبدالسلام شاہ، خطیب جامع مسجد مکی، اسلام آباد	۲۸۱.	مولانا نور البصر، امام جامع مسجد الائی، بٹگرام
۲۴۰.	مولانا کامران، جامعہ عائشہ للبنات، اسلام آباد	۲۸۲.	مولانا علی الرحمن، جامع مسجد ذالنورین، ایبٹ آباد
۲۴۱.	مولانا قاری محمد عمران، مہتمم جامعہ ابوبکر صدیق، راولپنڈی	۲۸۳.	مولانا فیضان، جامع مسجد عثمان غنی، ایبٹ آباد
۲۴۲.	مفتی فیصل، استاد جامعہ سراجیہ، راولپنڈی	۲۸۴.	مولانا اخلاق، جامع مسجد طوبیٰ، ایبٹ آباد
۲۴۳.	مولانا ہاشم، جامعہ مسجد اللہ والی، روات	۲۸۵.	مولانا ممتاز، جامع مسجد عزہ، ایبٹ آباد
۲۴۴.	مولانا مشرف، استاد جامع چراغیہ سراجیہ، روالپنڈی	۲۸۶.	مولانا محمد واجد، جامع مسجد خدیجۃ الکبریٰ، ایبٹ آباد
۲۴۵.	مولانا محمد شہزاد، جامع مسجد ابوبکر، جھنگی سیداں	۲۸۷.	مولانا تنویر احمد، جامع مسجد خورشید، ایبٹ آباد
۲۴۶.	مولانا فضل وہاب، مسجد امیر حمزہ، اسلام آباد	۲۸۸.	مولانا محمد طیب، امام جامع مسجد الائی، ایبٹ آباد
۲۴۷.	مفتی حسنین، جامع مسجد البرکات، گلستان کالونی، راولپنڈی	۲۸۹.	مولانا عطاء اللہ، امام جامع مسجد، بٹگرام
۲۴۸.	مفتی خرم شہزاد، استاد جامعہ اصحاب صفہ، راولپنڈی	۲۹۰.	مولانا محمد ساجد، امام جامع مسجد، ایبٹ آباد
۲۴۹.	مولانا عبدالرؤف، استاد جامعہ دارالعلوم زکریا، ترنول، اسلام آباد	۲۹۱.	مولانا عامر، امام مسجد ٹھنڈا امیرا، ایبٹ آباد
۲۵۰.	مولانا اسد الرحمٰن، جامع مسجد کرم الٰہی، اسلام آباد	۲۹۲.	مولانا محمد وسیم، امام جامع مسجد، ایبٹ آباد
۲۵۱.	مولانا شفیع الرحمٰن، امام جامع مسجد انعام القرآن، اسلام آباد	۲۹۳.	مولانا سعید اللہ، امام جامع مسجد، ایبٹ آباد
۲۵۲.	مولانا بدرالدین شاہ، امام جامع مسجد صحابہ کرام، راولپنڈی	۲۹۴.	مولانا فرید اللہ خان، امام جامع مسجد منڈیاں، ایبٹ آباد
۲۵۳.	مولانا محمد انوار، خطیب امام جامع مسجد گلشن خداداد، اسلام آباد	۲۹۵.	مولانا محمد حفیظ، امام مسجد، ایبٹ آباد
۲۵۴.	مولانا جان محمد، شیخ الحدیث جامع اشاعت القرآن حضرو، اٹک	۲۹۶.	مولانا گلزار احمد، امام مسجد، ایبٹ آباد
۲۵۵.	مولانا اللہ بخش صدیقی، مہتمم جامعہ صدیقیہ، چکوال	۲۹۷.	قاری محمد اسامہ، مسجد صدیق اکبر، ایبٹ آباد
۲۵۶.	قاری شیر محمد ارشد، جامع مسجد حنفیہ، چکوال	۲۹۸.	مولانا سراج الثقلین، مریم مسجد، ایبٹ آباد
۲۵۷.	مولانا عبید الرحمن، خطیب مرکزی عید گاہ، چکوال	۲۹۹.	مولانا محمد رفیق، مسجد فیصل، ایبٹ آباد
۲۵۸.	مولانا ظہور الحسن، مدرسہ تعلیم القرآن حنفیہ، چکوال	۳۰۰.	قاری عالم زیب، مدرسہ عبداللہ ابن مسعود، ایبٹ آباد
۲۵۹.	قاری عبدالرحیم، مرکزی جامع مسجد، لاری اڈہ، اٹک	۳۰۱.	مولانا فضل الرحمٰن، مسجد ذوالنورین، ایبٹ آباد
۲۶۰.	مولانا محمد صدیق، جامع مسجد ڈھیری والی، اٹک	۳۰۲.	مفتی کلیم اللہ، مسجد زینب، ایبٹ آباد
۲۶۱.	مولانا عبداللہ شاہ، جامع مسجد پٹھان کوٹ، اٹک	۳۰۳.	مولانا شفیع اللہ، قلندر آباد مسجد، ایبٹ آباد
۲۶۲.	مولانا مفتی عبدالرؤف، جامع مسجد کھٹا کالونی، اٹک	۳۰۴.	مولانا ضیاء الرحمن، ابوبکر مسجد، ایبٹ آباد

۳۰۵۔	قاری محمد اسلم، مدرسہ ابوہریرہ، ایبٹ آباد	۳۴۷۔	مولانا عبدالصبور، خاتم النبیین مسجد، قلندر آباد
۳۰۶۔	مولانا عنایت اللہ، مدرسہ ابوہریرہ، ایبٹ آباد	۳۴۸۔	مولانا محمد نعیم، امیر حمزہ مسجد، ایبٹ آباد
۳۰۷۔	مولانا محمد اسد، مسجد خلفاء راشدین، ایبٹ آباد	۳۴۹۔	مولانا ظہیر احمد، رحمٰن مسجد، ایبٹ آباد
۳۰۸۔	مولانا سیف الرحمٰن، اسلامک پبلک سکول، منڈیاں، ایبٹ آباد	۳۵۰۔	مولانا نثار احمد، قباء مسجد، ایبٹ آباد
۳۰۹۔	قاری عزیز الرحمٰن، اقراء روضۃ الاطفال، ایبٹ آباد	۳۵۱۔	قاری شمس القمر، مدرسہ تجوید القرآن، ایبٹ آباد
۳۱۰۔	مولانا محمد سرور شاہ، گلزار مدینہ مسجد، ایبٹ آباد	۳۵۲۔	قاری محمد عامر، علی المرتضیٰ مسجد، ایبٹ آباد
۳۱۱۔	مولانا محمد شکیل، طوبیٰ مسجد، ایبٹ آباد	۳۵۳۔	مولانا ثاقب، ابوایوب انصاری، ایبٹ آباد
۳۱۲۔	مفتی محمد رضوان، خلفاء راشدین، ایبٹ آباد	۳۵۴۔	مولانا مبشر، پیاری مسجد، میرپور
۳۱۳۔	مولانا محمد شکیل، طوبیٰ مسجد، ایبٹ آباد	۳۵۵۔	مولانا شمس الرحمٰن، سکندریہ مسجد، ایبٹ آباد
۳۱۴۔	مولانا محمد ریحان خان، مسجد ابوبکر، ایبٹ آباد	۳۵۶۔	مفتی امجد، ابوبکر مسجد، ایبٹ آباد
۳۱۵۔	مولانا محمد نوید، مسجد جنز شریف، ایبٹ آباد	۳۵۷۔	مولانا عبدالمالک، مسجد عمر، بانڈی مہرا
۳۱۶۔	قاری راشد، کلاں جامع مسجد، ایبٹ آباد	۳۵۸۔	مولانا شمس الاسلام، مہتمم مدرسہ امدادیہ، ہری پور
۳۱۷۔	قاری محمد شہباز، مسجد صدیق اکبر، ایبٹ آباد	۳۵۹۔	مولانا امداد اللہ، مدرسہ العلامیہ، ہری پور
۳۱۸۔	مولانا لیاقت قریشی، مسجد عمر، ایبٹ آباد	۳۶۰۔	مولانا عمیر، شہزادہ مسجد، ایبٹ آباد
۳۱۹۔	قاری محمد عمر، مدرسہ عبداللہ ابن مسعود، ایبٹ آباد	۳۶۱۔	مولانا منیر، عثمانیہ مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۰۔	قاری محمد نیاز، مدرسہ اسلامیہ، ایبٹ آباد	۳۶۲۔	مولانا شیر زمان، فیصل مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۱۔	قاری ریاض، مسجد نواں شہر، ایبٹ آباد	۳۶۳۔	مولانا انیس، نورانی مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۲۔	مولانا شیر محمد، امام مدرسہ جامع فاروقیہ، ایبٹ آباد	۳۶۴۔	مولانا رفیق، خداد مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۳۔	مولانا محمد عمران، امام نور مسجد، ایبٹ آباد	۳۶۵۔	مولانا اعجاز، بلال مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۴۔	مولانا سعید اللہ خان، امام جامع مسجد صدیق اکبر، ایبٹ آباد	۳۶۶۔	مولانا انعام الرحمن، عبداللہ ابن مسعود، ایبٹ آباد
۳۲۵۔	مولانا خورشید احمد، امام جامع مسجد چونا، ایبٹ آباد	۳۶۷۔	مولانا بشیر احمد، صدیق اکبر مسجد، ایبٹ آباد
۳۲۶۔	مولانا راشد محمود، امام جامع مسجد مہاڑ کلاں، ایبٹ آباد	۳۶۸۔	ناصر خالد محمود، مہتمم جامعہ اسلامیہ، لاڑکانہ
۳۲۷۔	مفتی وقار احمد، امام مسجد خلفاء راشدین، ایبٹ آباد	۳۶۹۔	علامہ ریاض حسین الحسینی، صوبائی نائب صدر شیعہ علماء کونسل، سندھ
۳۲۸۔	مولانا ثاقب قادری، مسجد عمر، ایبٹ آباد	۳۷۰۔	عارف محمود، مہتمم جامعہ عربیہ مدینۃ العلوم، نوشہرو فیروز سندھ
۳۲۹۔	مولانا شفقت، مدرسہ نور القرآن والحدیث، ایبٹ آباد	۳۷۱۔	مفتی سید حماد اللہ شاہ، جامع اسلامیہ عربیہ دار الفضل، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۰۔	قاری نور احمد، مسجد نصرت، ایبٹ آباد	۳۷۲۔	مولانا مفتی ساجد فاروقی صاحب، جامع عربیہ غفاریہ، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۱۔	قاری محمد عامر، مسجد مکی، ایبٹ آباد	۳۷۳۔	مولوی خیر محمد حنفی، جامع عربیہ انوار العلوم، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۲۔	مولانا مجیب الرحمن، جامعہ عزیزیہ، ایبٹ آباد	۳۷۴۔	مولانا عبدالرحمن، جامع عربیہ ریاض العلوم لطیفیہ، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۳۔	مفتی طارق، عبداللہ ابن مسعود مسجد، ایبٹ آباد	۳۷۵۔	مولوی عبدالرحمن ڈنگراج، مدرسہ عربیہ دار القرآن، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۴۔	مولانا خلیل اللہ، مدنی مسجد، ایبٹ آباد	۳۷۶۔	مولوی عبدالحسین مری، مدرسہ دانش گاہ سجاد دید، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۵۔	مولانا نسیم اللہ، بسم اللہ مسجد، ایبٹ آباد	۳۷۷۔	مولانا محمد شفیق، مہتمم مدرسہ دار القرآن والحرش، نوشہرو فیروز سندھ
۳۳۶۔	مولانا ادریس، محمدی مسجد، ایبٹ آباد	۳۷۸۔	علامہ حافظ عمر مقصود سکھیرا، خطیب رحمانیہ مسجد، نواب شاہ
۳۳۷۔	مولانا شفیق الرحمن، صدیق اکبر مسجد، ایبٹ آباد	۳۷۹۔	قاری محمد ساجد اویسی، صدر سنی جماعت القرہ، نواب شاہ
۳۳۸۔	مولانا عبدالتواب قاسمی، طیبہ مسجد، ایبٹ آباد	۳۸۰۔	مولانا عبدالحکیم لاشاری، مرکزی مرتضیٰ امام باڑہ مسجد، نواب شاہ
۳۳۹۔	ضیاء الرحمن، مرکزی مسجد، قلندر آباد	۳۸۱۔	حافظ علی نواز، جامع تعلیم القرآن والسنۃ، نواب شاہ
۳۴۰۔	مولانا مطیع الرحمن، مرکزی مسجد، لودھی آباد	۳۸۲۔	مولانا غلام نبی، ناظم تعلیم جامعہ تعلیم القرآن والسنۃ، نواب شاہ
۳۴۱۔	مولانا یوسف شاہ، مسجد علی المرتضیٰ، لودھی آباد	۳۸۳۔	مفتی عقیل احمد، امام مسجد باب جنت، نواب شاہ
۳۴۲۔	مفتی رشید احمد، مسجد ابوذر غفاری، قلندر آباد	۳۸۴۔	مفتی محمد عثمان حامد، امام جامع مسجد سجل، نواب شاہ
۳۴۳۔	مولانا وہاج الرحمن، بلال مسجد، ایبٹ آباد	۳۸۵۔	پیر سید اعجاز علی شاہ بخاری، سجادہ نشین درگاہ سید عبدالنبی شاہ بخاری، جیکب آباد
۳۴۴۔	قاری گل محمد، قباء مسجد، ایبٹ آباد	۳۸۶۔	فقیر عبداللطیف، مدرسہ غوثیہ صدیقیہ، جیکب آباد
۳۴۵۔	مولانا حفیظ اللہ، بلال مسجد، ایبٹ آباد	۳۸۷۔	اصغر فدا، مدرسہ قاسم العلوم، جیکب آباد
۳۴۶۔	قاری عبدالرحیم، عثمانیہ مسجد، ایبٹ آباد	۳۸۸۔	ذاکر احمد، مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن، جیکب آباد

۳۸۹.	عبدالہادی منتظر، مدرسہ ابی طالب، جیکب آباد	۴۲۹.	حافظ لیاقت علی قادری، مہتمم مدرسہ صدیقیہ قادریہ، کندکوٹ
۳۹۰.	قاری بشیر احمد، مدرسہ انوار المصطفیٰ، لال بھٹی	۴۳۰.	مولانا محمد ہاشم قادری سکندری، مہتمم مدرسہ راشدیہ جامع مسجد صدیقیہ، کندکوٹ
۳۹۱.	قاری امداد اللہ، مدرسہ عربیہ عثمانیہ مفتاح العلوم، جیکب آباد	۴۳۱.	قاری محمد رمضان، مدرسہ انچارج جیلانیہ، کندکوٹ
۳۹۲.	مولوی محمد عمر، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم حمادیہ، میرپور	۴۳۲.	فقیر یار محمد سہرانی، مہتمم مدرسہ انوار العلوم غوثیہ، کندکوٹ
۳۹۳.	قاری عبدالغفار، مدرسہ و مسجد چونڈکو، سانگھڑ	۴۳۳.	مفتی بشیر احمد چشتی، خطیب جامعہ مسجد نورانی گل، کندکوٹ
۳۹۴.	قاری عبدالجبار، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم حمادیہ، میرپور	۴۳۴.	قاری سعید احمد، مدنی مسجد واپڈا کالونی، کشمور
۳۹۵.	حافظ امیر احمد، مدرسہ ریاض العلوم حمادیہ، میرپور برڑو	۴۳۵.	محمد شفیع، کمیٹی ممبر جامع مسجد گڈو، کشمور
۳۹۶.	مفتی عبدالحکیم، مدرسہ انوار مصطفیٰ، میرپور برڑو	۴۳۶.	مولانا غلام مصطفیٰ، مہتمم عثمانیہ عربیہ، کشمور
۳۹۷.	مولانا ریاض احمد قادری، مدرسہ مرکزی تعلیمات غوثیہ قادریہ، کوٹ قادر بخش برڑو	۴۳۷.	سید غلام یاسین شاہ نقوی، مسجد امام بارگاہ، کشمور
۳۹۸.	قاری غلام سرور، مدرسہ اظہار القرآن، ٹھل	۴۳۸.	حافظ محمد حنیف مزاری، مہتمم مدرسہ قادریہ احمدیہ، کشمور
۳۹۹.	مولانا سید عبدالباسط شاہ، مدرسۃ البنات عائشہ صدیقہ، ٹھل	۴۳۹.	شفیع محمد، مرکزی جامع نوری مسجد، کشمور
۴۰۰.	مفتی محمد شریف، مہتمم مدرسہ بحر العلوم حمدیہ، جیکب آباد	۴۴۰.	قاری عبدالوہاب، مدرسہ تعلیم القرآن مدینہ متصل جامعہ مسجد اقصیٰ، کشمور
۴۰۱.	ولی سمندر، مدرسہ بحر العلوم، جیکب آباد	۴۴۱.	حافظ عبدالغنی، مدرسہ رحمانیہ قادریہ، کشمور
۴۰۲.	سید محبوب علی شاہ، امام بارگاہ حسینی، ٹھل	۴۴۲.	مولانا محمد رمضان، مہتمم مدرسہ نور القرآن محمدیہ مسجد، کشمور
۴۰۳.	قاری عبدالقیوم، مدرسہ جامع عثمانیہ، ٹھل	۴۴۳.	محمد یوسف، مہتمم مدرسہ انوار القرآن صدیقیہ، کشمور
۴۰۴.	حافظ عبدالقادر، مدرسہ مصباح العلوم، کندکوٹ	۴۴۴.	مولانا غلام قادر، ناظم تعلیم القرآن والحدیث حمادیہ، کشمور
۴۰۵.	نثار احمد، جنرل سیکرٹری شیعہ علماء کونسل، کندکوٹ	۴۴۵.	رشید احمد، ترجمان درگاہ شریف، کشمور
۴۰۶.	سید عاطف حسین شاہ، جعفریہ ضلعی صدر یوتھ ونگ، کشمور	۴۴۶.	مولانا صابر، مہتمم مدرسہ جامعۃ الرضا، کشمور
۴۰۷.	مولانا شمس الدین، مدرسہ عربیہ دار القرآن، کشمور	۴۴۷.	محمد ابراہیم، مہتمم مدرسہ عربیہ دار العلوم، کشمور
۴۰۸.	مولانا محمود اللہ، مہتمم مدرسہ عربیہ فیض العلوم، کندکوٹ	۴۴۸.	نذیر احمد، مدرسہ قاسم العلوم حمادیہ، کشمور
۴۰۹.	مولانا محمد صلاح، مدرسہ عربیہ اشاعت الاسلام، کندکوٹ	۴۴۹.	مولانا عبدالعزیز، مدرسہ دار العلوم حمادیہ، گھوٹکی
۴۱۰.	حافظ رحمت اللہ، مہتمم مدرسہ عربیہ فیض القرآن ختم نبوت، کندکوٹ	۴۵۰.	مولوی محمد اسحاق، مہتمم جامعہ انوار العلوم قاسمیہ، گھوٹکی
۴۱۱.	مولانا نور محمد کرمی، جامع مسجد نور مصطفیٰ، کشمور	۴۵۱.	مولانا عبدالحفیظ بھٹو، مہتمم مدرسہ جامعہ احیاء العلوم حمادیہ، گھوٹکی
۴۱۲.	غلام مصطفیٰ معاویہ، ضلعی صدر اہلسنت والجماعت، کندکوٹ	۴۵۲.	مفتی حسین احمد، مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ تجوید القرآن، گھوٹکی
۴۱۳.	قاری محمد شفیع، نائب مہتمم جامعہ دار الفیض، کندکوٹ	۴۵۳.	مفتی سید حبیب اللہ شاہ، مدرسہ جامعہ عربیہ قاسم العلوم، گھوٹکی
۴۱۴.	مولانا صابر علی عطاری، جامع مسجد فیضان جیلانیہ، کندکوٹ	۴۵۴.	مفتی محمد عبدالکریم سعیدی، مہتمم مدرسہ انوار الاسلام، گھوٹکی
۴۱۵.	مولانا زین العابدین طاہری، جامع مسجد فیضان مصطفیٰ، کندکوٹ	۴۵۵.	مفتی جمیل احمد، مہتمم مدرسہ جامعہ محمودیہ مظاہر العلوم، پنوعاقل سٹی
۴۱۶.	مولانا امان اللہ عطاری، مہتمم جامع مسجد نور گل، کندکوٹ	۴۵۶.	قاری عبدالمالک عابد، مہتمم مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ، پنوعاقل سٹی
۴۱۷.	مولانا سید محمد عالم شاہ بخاری، مہتمم جامع مسجد غوثیہ، کندکوٹ	۴۵۷.	علی بخش سجادی بھنبھوڑ، پرنسپل مدرسہ ولی العصر، سکھر
۴۱۸.	مولانا ولی محمد قادری، مدرسہ جامع مسجد خواجہ غریب نواز، کندکوٹ	۴۵۸.	مولوی محمد رمضان نعمانی، مہتمم جامعہ نعمانیہ، سکھر
۴۱۹.	مولانا محمد اکرم قادری، مہتمم مدرسہ جامع مسجد رحمانیہ قادریہ، تنگوانی	۴۵۹.	مفتی سعود افضل ہجویری، مدرسہ جامعہ حمادیہ، سکھر
۴۲۰.	قاری محمد عابد قادری، جامع مسجد غوثیہ مدرسہ صدیقیہ رحمانیہ، جیکب آباد	۴۶۰.	مولوی خادم حسین سومرو، گورنمنٹ شیعہ جامعہ مسجد، خیرپور
۴۲۱.	مولانا وزیر احمد قادری، مہتمم جامع مسجد قادری، کندکوٹ	۴۶۱.	مفتی عبدالشکور کھوسہ، جامعہ دار الہدیٰ، خیرپور
۴۲۲.	حافظ حفیظ اللہ، مدرسہ حفظ القرآن قادریہ، کندکوٹ	۴۶۲.	مفتی وسیم، جامع مسجد علی المرتضیٰ، علی پور / اسلام آباد
۴۲۳.	حافظ جمال الدین چشتی، جامع مسجد نور مصطفیٰ، کندکوٹ	۴۶۳.	مفتی کفیل، جامع مسجد حسنین، علی پور / اسلام آباد
۴۲۴.	حافظ بلاول حسین، مدرسہ جیلانیہ قادریہ، کندکوٹ	۴۶۴.	قاری عبدالمتین، جامع مسجد الکوثر، چک شہزاد، اسلام آباد
۴۲۵.	شیر محمد کھوسو، مہتمم مدرسہ گلزار مدینہ، تنگوانی	۴۶۵.	قاری عبدالباسط، جامع مسجد نیومل، اسلام آباد
۴۲۶.	فقیر رب نواز چشتی، مہتمم مدرسہ الحسنین، کندکوٹ	۴۶۶.	مفتی نوشاد احمد، جامع مسجد مدنی، کھنہ پل، اسلام آباد
۴۲۷.	مفتی محمد اقبال سعیدی، امام مہتمم مدنی مسجد مدرسہ فیض القرآن، کندکوٹ	۴۶۷.	قاری توفیق معاویہ، جامع مسجد عمر فاروق، کھنہ پل، اسلام آباد
۴۲۸.	مولانا غلام قاسم سعیدی، جامع مسجد حضرت بلال، کندکوٹ	۴۶۸.	قاری عرفان اللہ، جامع مسجد حسنین کریمین، گولڑہ موڑ، اسلام آباد

۴٦٩.	حافظ عبد الرحیم، ادارہ مدینۃ العلم، ڈھوک فتح بخش، اسلام آباد	۵۱۱.	مفتی سعید الرحمٰن فارقی، جامع مسجد ویسٹرج، راولپنڈی
۴٧٠.	مولانا سفیر احمد، جامع مسجد الفتح، اسلام آباد	۵۱۲.	مفتی مظہر حسین، مسجد نور فاطمہ لال کڑتی، راولپنڈی
۴٧۱.	مولانا صدیق، جامع مسجد نور، جی سکس ٹو، اسلام آباد	۵۱۳.	قاری محمد اویس، مسجد الھدیہ چکری، راولپنڈی
۴٧۲.	مولانا عمران عباسی، جامع مسجد تقویٰ، جی سکس فور، اسلام آباد	۵۱۴.	علامہ عمران علی ہزاروی، جامع مسجد صدیق اکبرؓ، چکری، راولپنڈی
۴٧۳.	مولانا وجیع اللہ، جامع مسجد سیدنا محمد ﷺ، جی سیون فور، اسلام آباد	۵۱۵.	مولانا احسان الحق، جامع مسجد علی المرتضیٰ، چاکرہ، راولپنڈی
۴٧۴.	قاری انیس الرحمٰن، جامع مسجد سعد ابی وقاص، جی سیون فور، اسلام آباد	۵۱٦.	مولانا عبد الرشید، جامع مسجد عمر بن عباس، کری روڈ، راولپنڈی
۴٧۵.	مولانا شفیع اللہ، مسجد امیر حمزہ، اسلام آباد	۵۱٧.	مولانا فضل عظیم، مسجد خلیفہ، گرجا روڈ، راولپنڈی
۴٧٦.	قاری عبد الشکور، مسجد عمر فاروق، جی سکس ون فور، اسلام آباد	۵۱۸.	مفتی عمران معاویہ، جامع مسجد امیر معاویہؓ، گرجا روڈ، راولپنڈی
۴٧٧.	قاری محمد نذیر، عثمان ذوالنورینؓ، جی سکس ون، اسلام آباد	۵۱۹.	مفتی عمران سلیم اللہ فاروقی، جامع مسجد عائشہ صدیقہؓ، ائیرپورٹ سوسائٹی، راولپنڈی
۴٧۸.	مولانا محمد اسحاق، جامع مسجد مبین، جی سکس ون، اسلام آباد	۵۲٠.	مولانا محمد علی، مسجد حسنین ٹھنہ پل، راولپنڈی
۴٧۹.	قاری محمد نبی، جامع مسجد تقویٰ، جی سیون تھری، اسلام آباد	۵۲۱.	قاری ہدایت اللہ، مدرسہ عبد اللہ بن عمرؓ، کار چوک، راولپنڈی
۴۸٠.	مولانا عبد الخالق، مسجد ابو بکر صدیقؓ، جی سیون تھری، اسلام آباد	۵۲۲.	مولانا فضل غفور، جامع مسجد عثمان ذوالنورینؓ، اسلام آباد
۴۸۱.	مولانا آصف عثمانی، جامع مسجد اسحاق، جی سیون تھری، اسلام آباد	۵۲۳.	حافظ شجاع الرحمٰن، مسجد عنائیت اللہ، برما ٹاؤن، اسلام آباد
۴۸۲.	مفتی یاسر قاسمی، مسجد فاروق اعظم، جی نائن تھری، اسلام آباد	۵۲۴.	حافظ محمد شاہ، مسجد رحیمی، جی ایٹ ون، اسلام آباد
۴۸۳.	مولانا ذوالفقار، جامع مسجد عبد اللہ بن مسعودؓ، جی نائن مرکز، اسلام آباد	۵۲۵.	فضل الٰہی، مدرسہ عبد اللہ بن عمرؓ، کار چوک، راولپنڈی
۴۸۴.	مولانا حسنین، جامع مسجد عائشہ، جی نائن تھری، اسلام آباد	۵۲٦.	مولانا اسمٰعیل درویش، صدر اہلسنت والجماعت خطیب جامع مسجد معاویہ، پشاور
۴۸۵.	قاری خلیل احمد، جامع مسجد ابو ہریرہؓ، جی نائن مرکز، اسلام آباد	۵۲٧.	الحافظ القاری مولانا سمیع اللہ، خطیب جامع مسجد بلالؓ، اخون آباد، پشاور
۴۸٦.	مولانا محمد شوکت، مسجد حسنینؓ، روات، اسلام آباد	۵۲۸.	مولانا سید صالح شاہ، خطیب جامع مسجد گنج علی خان، پشاور
۴۸٧.	مولانا عبد اللہ خالق، مسجد ابو دردہؓ، روات، اسلام آباد	۵۲۹.	مولانا سید صاحب، خطیب گورنر ہاؤس سٹاف کالونی، پشاور
۴۸۸.	مولانا عقیل خالق، جامع مسجد حسنؓ، اسلام آباد	۵۳٠.	مولانا محمد آصف، استاد جامع تعلیم الفرقان، پشاور
۴۸۹.	قاری فضل کریم، جامع مسجد عبد اللہ بن عباسؓ، روات، اسلام آباد	۵۳۱.	مولانا محمد اسماعیل، صدر مدرس اقراء روضۃ الاطفال، پشاور
۴۹٠.	مولانا شہزاد عباسی، جامع مسجد ابو بکر صدیقؓ، بارہ کہو، اسلام آباد	۵۳۲.	ظہور احمد، بحیرین گاؤں مدین، سوات
۴۹۱.	مولانا عبد اللہ حنیف، مسجد طارق بن زیاد، اسلام آباد	۵۳۳.	قاری زاہد خان، جامع مسجد بحرین، سوات
۴۹۲.	مولانا شاہد عباسی، مسجد سیدہ فاطمہ، بارہ کہو، اسلام آباد	۵۳۴.	قاری عبد الکریم خان، تیمرہ گرہ مسجد، سوات
۴۹۳.	مفتی فیصل صدیق، جامع مسجد سبیل الھدیٰ، بارہ کہو، اسلام آباد	۵۳۵.	قاری بشیر احمد، جامع مسجد دیر اپر، سوات
۴۹۴.	مولانا خطیب الرحمٰن، مسجد نور الامین، سترہ میل، اسلام آباد	۵۳٦.	قاری شیر احمد، تبلیغی مرکز لاری اڈہ، مانسہرہ
۴۹۵.	مولانا بابر خان، مسجد عائشہؓ، کرلوٹ، اسلام آباد	۵۳٧.	قاری طٰحہٰ، نورانی مسجد، ایبٹ آباد
۴۹٦.	مولانا ولی اللہ، جامع مسجد صفہ، اسلام آباد	۵۳۸.	مولانا اکرم شاکر، جامع مسجد محمدی، عطار روڈ، ٹیکسلا
۴۹٧.	مفتی نذیر معاویہ، مسجد عمر فاروقؓ ترنول، اسلام آباد	۵۳۹.	مولانا عبد المالک، مکی مسجد، تھانہ کینٹ، نوشہرہ
۴۹۸.	قاری عطاالرحمٰن، مسجد ابوذر غفاریؓ، ترنول، اسلام آباد	۵۴٠.	قاری بخت آمین، جامع مسجد مدین، سوات
۴۹۹.	قاری شوکت ہزاروی، جامع مسجد ابو ایوب انصاری، ترنول، اسلام آباد	۵۴۱.	قاری رحمت اللہ، جامع مسجد شین بازار، سوات
۵٠٠.	قاری عبید اللہ آزاد، مسجد ابو تراب، اسلام آباد	۵۴۲.	حافظ تاج ملوک، جامع مسجد خالد بن ولید، صوابی
۵٠۱.	مولانا عبد اللہ فارقی، جامع مسجد ہاشمی، ایچ تیرہ، اسلام آباد	۵۴۳.	مولانا صابر، مدرسہ خالد بن ولیدؓ، چارسدہ
۵٠۲.	قاری عبد السمیع معاویہ، مسجد بلالؓ، شمس کالونی، اسلام آباد	۵۴۴.	مولانا فیصل خان، جامع مسجد چفر زئی، پشاور
۵٠۳.	مولانا تنویر احمد اعوان، مدرسہ دار القرآن، چھٹہ بختاور، اسلام آباد	۵۴۵.	مولانا رحمان جان، جامع مسجد مرزا ڈھیر، چارسدہ
۵٠۴.	مولانا ابو بکر قاسمی، جامع مسجد سعد بن ابی وقاصؓ، اسلام آباد	۵۴٦.	مولانا بشیر، جامع مسجد سنگر گاؤں، چارسدہ
۵٠۵.	مولانا حق نواز خالد، مسجد حسنین کریمین، صدیق آباد، راولپنڈی	۵۴٧.	مولانا شاہد ریاض، تورنگز و جامع مسجد، چارسدہ
۵٠٦.	قاری عمر وقاص، جامع مسجد سیدہ حفصہ، مور گاہ، راولپنڈی	۵۴۸.	مولانا صاحبزادہ ابراہیم امین، استاد تورنگز و مدرسہ، چارسدہ
۵٠٧.	قاری محمد ادریس، مسجد عبد اللہ بن عمر، راولپنڈی	۵۴۹.	قاری رفیع اللہ حاجی، استاد تورنگز و مدرسہ، چارسدہ
۵٠۸.	قاری عزیز الرحمٰن، جامع مسجد اسلامیہ صدر، راولپنڈی	۵۵٠.	مولانا نواب علی، جامع مسجد تور ڈھیر، صوابی
۵٠۹.	مولانا شہریار خان، مسجد عبد اللہ کریم آباد، راولپنڈی	۵۵۱.	مولان ابرار، جامع مسجد رزڑہ، صوابی
۵۱٠.	مفتی بلال، جامع مسجد نور اعظم معاویہ، راولپنڈی	۵۵۲.	مولانا عبد الرحیم، جامع مسجد گلہ گاؤں، صوابی

۵۵۳.	مفتی غنی الرحمٰن، مہتمم مدرسہ منیری، صوابی	۵۹۵.	مولانا حسین، مدرسہ جامع حسنین، مانسہرہ
۵۵۴.	مولانا سمیع الرحمٰن، جامع مسجد یار حسین دولت، صوابی	۵۹۶.	امام مسجد، قاری نثار، سوسل گلی، مانسہرہ
۵۵۵.	مولانا محب اللہ، مہتمم مدرسہ یار حسین جامع مسجد، صوابی	۵۹۷.	قاری ملک زر، جامع مسجد جدباء، ڈسٹرک تورغر
۵۵۶.	مولانا امان اللہ، مدرسہ تعلیم القرآن، پشاور	۵۹۸.	قاری عنائت الرحمٰن، جامع مسجد کالاگے، بحرین مدین، سوات
۵۵۷.	مفتی عبدالرزاق، امام خطیب مسجد عمر، پشاور	۵۹۹.	مولانا گوہر زمان، جامع مسجد دیر، تحصیل خال برکلے، دیر
۵۵۸.	مولانا امان اللہ خان، امام مسجد عنائیت کلے، باجوڑ ایجنسی	٦۰۰.	مولانا عبداللہ، امام مسجد برکلے، ڈیرے دیرپائن، دیر
۵۵۹.	مولانا عبدالسلام، جامع مسجد ماموندہ، باجوڑ ایجنسی	٦۰۱.	مولانا اسد اللہ، امام مسجد سیلے جامع مسجد، دیرپائن خال، دیر
۵٦۰.	جامع مسجد ماموندہ، مولانا سردار، باجوڑ ایجنسی	٦۰۲.	مولانا عبدالحمید، مدرسہ اسلامیہ، شاہ ٹاؤن کراچی
۵٦۱.	مولانا محمد نذیر، بلال مسجد، چارسدہ	٦۰۳.	حافظ محمد ارسلان، جامع یوسفیہ، نارتھ کراچی
۵٦۲.	مولانا عبدالمالک حقانی، جامع مسجد نور رحمان بابا خیشکو، نوشہرہ	٦۰۴.	مفتی محمد عثمان، جامع یوسفیہ صدیقہ، گبول ویسٹ کراچی
۵٦۳.	مولانا حسین مدنی، مسجد آمین خیل، نوشہرہ	٦۰۵.	مولانا محمد عمران، مدرسہ عثمان بن عفان، نارتھ ناظم آباد کراچی
۵٦۴.	قاری رحم ظاہر، مسجد ایسن کاٹرے، نوشہرہ	٦۰٦.	مولانا بہر اللہ، جامع فاطمہ للبنات، نارتھ کراچی
۵٦۵.	قاری مدثر، مسجد ایسن کاٹرے، نوشہرہ	٦۰۷.	مولانا حضور بخش، جامع عثمانیہ، ایسٹ کراچی
۵٦٦.	مولانا قاری طاہر، ملاکانان مسجد، نوشہرہ	٦۰۸.	مولانا امان اللہ خان، مدرسہ عمر ابن خطاب، لانڈھی کراچی
۵٦۷.	مولانا ثناء الرحمٰن، محلہ صدر فیل ڈاگے جدید، نوشہرہ	٦۰۹.	مولانا عبدالرزاق، مدرسہ سلمان، فارسی نارتھ کراچی
۵٦۸.	مولانا روح الامین، مسجد ابو بکر صدیق، نوشہرہ	٦۱۰.	مفتی محمد سلمان ہزاروی، جامع مسجد علی معاویہ، سینٹرل کراچی
۵٦۹.	مفتی اسفندیار، رشکہ اسپین جماعت، نوشہرہ	٦۱۱.	مولانا سعید الرحمٰن، مدرسہ ابوزر غفاری، ساؤتھ کراچی
۵۷۰.	مولانا مفتی شیر احمد، مدرسہ بنات العائشہ، محلہ شیرین کوٹی، نوشہرہ	٦۱۲.	مفتی محمد اقبال، جامع مبارکیہ تجوید القرآن، ساؤتھ کراچی
۵۷۱.	قاری اعجاز، مدرسہ نعمانیہ، بندہ نبی محلہ، نوشہرہ	٦۱۳.	مولانا محمد رشید، جامع العلوم اسلامیہ، ساؤتھ کراچی
۵۷۲.	قاری بشیر احمد، جامعہ مسجد بلال، چارسدہ	٦۱۴.	مولانا سید نور اللہ شاہ، جامع تحفیظ القرآن، منظور کالونی کراچی
۵۷۳.	مولوی طاہر، جامعہ ممبر مدرس شیر وجنگی، پشاور	٦۱۵.	مولانا آزاد خان، مدرسہ عبداللہ بن مسعود، ایسٹ کراچی
۵۷۴.	مولانا خیر اللہ، مدرس تحفیظ القرآن، پشاور	٦۱٦.	مولانا محمد سعید، مدرسہ انوار العلوم، ایسٹ کراچی
۵۷۵.	مولانا صلاح الدین، خطیب جامع مسجد ابو بکر صدیق فردوس، پشاور	٦۱۷.	مفتی محمد حنیف، مدرسہ عبداللہ بن عباس، ویسٹ کراچی
۵۷٦.	مولانا خیر البشر، امام خطیب جامع مسجد آشنا غری، پشاور	٦۱۸.	مولانا عبدالرحمٰن، مدرسہ رحیمیہ، منظور کالونی ایسٹ کراچی
۵۷۷.	مولانا محمد صدیق، جامع مسجد نوے گھڑی، پشاور	٦۱۹.	مفتی محمد معاذ، جامع جوریہ للبنات، ایسٹ کراچی
۵۷۸.	مولانا انور، مدرسہ تعلیم القرآن، لڑمہ، پشاور	٦۲۰.	مولانا محمد سعید، مدرسہ انوار القرآن، سینٹرل کراچی
۵۷۹.	مولوی عبدالوحید، مدرسہ تحفیظ القرآن، پندو چوک، پشاور	٦۲۱.	مفتی محمد شکیل، جامع علوم القرآن، سینٹرل کراچی
۵۸۰.	مولانا عزیز اللہ عزیزی، خطیب جامع مسجد الفاروق، چارسدہ	٦۲۲.	مفتی رحمت کریم، مدرسہ قاسم العلوم، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی
۵۸۱.	مولانا محمد آمین، امام مسجد عثمان، چارسدہ	٦۲۳.	مولانا صدیق الحسن، ادارہ القرآن الحدیث، سینٹرل کراچی
۵۸۲.	مولانا عبداللہ، جامع مسجد باجوڑ، سلار زون، پشاور	٦۲۴.	مولانا اورنگزیب رشید، مدرسہ جامع عثمان بن عفان، ملیر کراچی
۵۸۳.	مولانا احسان اللہ، جامع مسجد پائن تیمرہ گرہ، دیر	٦۲۵.	مولانا محمد ضیاء الحق، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی
۵۸۴.	قاری نظام الدین، جامع مسجد تورمنگ، دیر	٦۲٦.	مولانا محمد اسلام، جامع عمر بن خطاب، ساؤتھ کراچی
۵۸۵.	مولانا عبدالشکور، جامع مسجد کالونی، دیرپائن خال، دیر	٦۲۷.	مفتی برہان الدین، مدرسہ جامع اسلامیہ، ساؤتھ کراچی
۵۸٦.	مولانا نصیب اللہ، جامع مسجد منصور، بانڈہ دیرپائن خال، دیر	٦۲۸.	مولانا عبید الحق، جامعہ نظامیہ تعلیم القرآن، سینٹرل کراچی
۵۸۷.	مولانا نصیر احمد، جامع مسجد زیارت، دیرپائن خال، دیر	٦۲۹.	مولانا محمد قاسم، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
۵۸۸.	مولانا احتشام الحق، دارالعلوم، شیرگرہ	٦۳۰.	مولانا محمد رحمت اللہ، مدرسہ عثمان بن عفان، کورنگی کراچی
۵۸۹.	قاری محمد قادر، جامع مسجد پیر انوالہ، درگئی	٦۳۱.	مولانا محمد فاروق، مدرسہ اسلامیہ، ساؤتھ کراچی
۵۹۰.	مولانا الیاس، جامع مسجد حمزہ، ہریانکوٹ، درگئی	٦۳۲.	مفتی عطاء محمد، جامع خیر المدارس، سینٹرل کراچی
۵۹۱.	مولانا اسلام گل، شیرگرہ دارالعلوم، محلہ خیر آباد، درگئی	٦۳۳.	مفتی عثمان غنی، مدرسہ انوار الاسلام، کورنگی کراچی
۵۹۲.	مولانا فاروق شاہ، جامع مسجد ڈپو مین بازار، ایبٹ آباد	٦۳۴.	مولانا نور خان، مدرسہ جامع عطاریہ، ایسٹ کراچی
۵۹۳.	مولانا الطاف شاہ، جامع مسجد بٹل، سنگل کوٹ، مانسہرہ	٦۳۵.	مولانا عبدالقیوم، مدرسہ جامع عطاریہ، ساؤتھ کراچی
۵۹۴.	مولانا عبدالعزیز، جامع مسجد ہروڑی، بٹل، مانسہرہ	٦۳٦.	مولانا گل شیر، مدرسہ معراج الدین، ایسٹ کراچی

٦٣٧.	مولانا محمد فاروق، جامع عطاء الرلمرتضیٰ، سینٹرل کراچی	٦٧٩.	مولانا محمد فرید، تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
٦٣٨.	مولانا محمد یوسف، مدرسہ اسلامیہ، ساؤتھ کراچی	٦٨٠.	مولانا محمد سجاد، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی
٦٣٩.	مولانا محمد ایوب، مدرسہ شہادت القرآن، ملیر کراچی	٦٨١.	مولانا اللہ دتہ فاروقی، مدرسہ تحفیظ القرآن، بن قاسم ٹاؤن کراچی
٦٤٠.	مفتی محمد انور، مدرسہ تحفیظ القرآن، سینٹرل کراچی	٦٨٢.	مولانا محمد صدیق، روضتہ القرآن، شاہ فیصل کراچی
٦٤١.	مولانا اسد اللہ، مدرسہ گلہار، ساؤتھ کراچی	٦٨٣.	مولانا اسلام اللہ، مدرسہ جواہر القرآن، ایسٹ کراچی
٦٤٢.	علامہ سید ذیشان حیدری، امام بارگاہ نو ایمان، بھینس کالونی کراچی	٦٨٤.	مولانا محمد جنید، مدرسہ اسلامیہ، ایسٹ کراچی
٦٤٣.	مولانا جمشید رحمانی، جامع حنفیہ لانڈھی، نمبر ۴ ملیر کراچی	٦٨٥.	مفتی محمد عمران، مدرسہ جامع عثمان بن عفان، قیوم آباد کراچی
٦٤٤.	مولانا امان اللہ گلگتی، مدرسہ جامع بنات السلامن، لانڈھی کراچی	٦٨٦.	مولانا محمد طارق، مدرسہ تعلیم القرآن، ویسٹ کراچی
٦٤٥.	مفتی محمد عیسٰی، مدرسہ جامع انوار العلوم، بن قاسم کراچی	٦٨٧.	مولانا عبد الودود، مدرسہ امداد الودود، ناظم آباد کراچی
٦٤٦.	علامہ مفتی شبیر القادری، مدرسہ خلفائے راشدین، بن قاسم کراچی	٦٨٨.	قاری غلام اللہ، جامع علی المرتضیٰ، ناظم آباد کراچی
٦٤٧.	مولانا سید عبید شاہ شیر ازی، جامعہ عثمانیہ، بن قاسم ٹاؤن کراچی	٦٨٩.	مولانا حافظ محمد اصغر، تعلیم القرآن، کراچی
٦٤٨.	مولانا محمد عدنا کلیانوی، مدرسہ انوار القرآن، بن قاسم ٹاؤن کراچی	٦٩٠.	مفتی حبیب الرحمٰن، مدرسہ دار القرآن، نارتھ ناظم آباد کراچی
٦٤٩.	مولانا مفتی حزب الرحمان چشتی، مدرسہ فیضان فاروق اعظم، بن قاسم ٹاؤن کراچی	٦٩١.	مولانا حبیب الرشید، مدرسہ عثمانیہ، نارتھ ناظم آباد کراچی
٦٥٠.	مولانا اکرم سعیدی، مدرسہ فیضان المرتضیٰ گلشن حدید، بن قاسم ٹاؤن کراچی	٦٩٢.	مولانا محمد ہادی، مدرسہ عزیزیہ اسلامیہ، نارتھ ناظم آباد کراچی
٦٥١.	حافظ قاری محمد اقبال، مدرسہ فرقانیہ، بن قاسم ٹاؤن کراچی	٦٩٣.	مولانا محمد احمد، مدرسہ فاطمہ للبنات، گلشن اقبال کراچی
٦٥٢.	قاری حید رزمان، درسہ اُم القرآن، لانڈھی کراچی	٦٩٤.	قاری محمد سعید، مدرسہ معاویہ تعلیم القرآن، لانڈھی کراچی
٦٥٣.	مولانا آصف، مدرسہ جامعہ ابوبکر، لانڈھی کراچی	٦٩٥.	مولانا گل فاروقی، جامعہ اسلامیہ تعلم القرآن، ویسٹ کراچی
٦٥٤.	مولانا نور الحق، مدرسہ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، لانڈھی کراچی	٦٩٦.	مولانا عبید اللہ، مدرسہ عبیدیہ، ویسٹ کراچی
٦٥٥.	مولانا نور الرحمٰن، مدرسہ جامع علویہ، لانڈھی کراچی	٦٩٧.	مولانا محمد آفتاب، جامع دار العلوم رشیدیہ، ایسٹ کراچی
٦٥٦.	مولانا قاسم فقیر، مدرسہ جامعہ امام شافی، لانڈھی کراچی	٦٩٨.	مولانا محمد فاروق، دار العلوم فاروقیہ رشیدیہ، ایسٹ کراچی
٦٥٧.	مولانا محمد خان، جامعہ لقمانیہ، لانڈھی کراچی	٦٩٩.	مولانا سراج الرحمٰن، تعلیم الاسلامیہ، بلدیہ ٹاؤن، ویسٹ کراچی
٦٥٨.	مولانا اکرام اللہ خیلوی، مدرسہ عثمانیہ، لانڈھی کراچی	٧٠٠.	مولانا عزیز الرحمٰن عابد، مدرسہ صدیقہ، نارتھ ناظم آباد کراچی
٦٥٩.	مولانا شاہ زیب الرحمٰن، مدرسہ مکتب العلوم، لانڈھی کراچی	٧٠١.	مولانا عطاء الحق، جامعہ ابوہریرہ، ایسٹ کراچی
٦٦٠.	مولانا محمد عمیر، جامعہ عمر بن خطاب، لانڈھی کراچی	٧٠٢.	مفتی عبد الحمید، مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
٦٦١.	مولانا انور شاہ، مدرسہ جامعہ زید بن ثابتؓ، لانڈھی کراچی	٧٠٣.	مولانا رحیم اللہ خان، مدرسہ روضتہ الاطفال، سینٹرل کراچی
٦٦٢.	مولانا محمد اکبر، مدرسہ روضتہ الاطفال، سینٹرل کراچی	٧٠٤.	مفتی عبد الصمد، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی
٦٦٣.	مفتی محمد عمران، جامع رشیدیہ، ساؤتھ کراچی	٧٠٥.	مولانا عزیز الرحمٰن، مدرسہ تعلیم القرآن، سینٹرل کراچی
٦٦٤.	مولانا محمد یوسف، جامع امام ابو حنیفہ، ساؤتھ کراچی	٧٠٦.	مولانا حافظ عبد الرحیم، جامعہ یوسفیہ، سینٹرل کراچی
٦٦٥.	مولانا عبید الرحمٰن، مدرسہ جنت الاسامیہ، ساؤتھ کراچی	٧٠٧.	مولانا شیر اللہ خان، مدرسہ تعلیم القراآن، ایسٹ کراچی
٦٦٦.	مولانا روح اللہ خان، مدرسہ انوار القرآن، سینٹرل کراچی	٧٠٨.	مولانا محمد دانش، جامعہ اظہر العلوم، ایسٹ کراچی
٦٦٧.	مفتی عبید اللہ، مدرسہ عثمان ابن بن عفان، ویسٹ کراچی	٧٠٩.	مفتی عزیز الرحمٰن، مدرسہ حبیبیہ، ایسٹ کراچی
٦٦٨.	مولانا انس حبیب، مدرسہ اویس کرنی، ویسٹ کراچی	٧١٠.	مولانا شیخ محمد، جامعہ اظہار القرآن، کراچی
٦٦٩.	مولانا منیر احمد، مدرسہ تجوید القرآن اسلامیہ، ساؤتھ کراچی	٧١١.	مفتی عبد الحمید، مدرسہ عرابیہ، ایسٹ کراچی
٦٧٠.	مولانا غلام اللہ، مدرسہ فاروقیہ، سینٹرل کراچی	٧١٢.	مولانا اظہار الحق، جامع دار القرآن، ساؤتھ کراچی
٦٧١.	مولانا رحمت اللہ، مدرسہ انوار القرآن، ویسٹ کراچی	٧١٣.	مفتی حید ررشید، جامعہ دار العلوم، ساؤتھ کراچی
٦٧٢.	مولانا محمد علی شاہ، مدرسہ قوبیٰ، سینٹرل کراچی	٧١٤.	مفتی عبد الحمید، مدرسہ تجوید القرآن، سینٹرل کراچی
٦٧٣.	مولانا پیر زادہ سائیں، مدرسہ تعلیم القرآن للبنین، ایسٹ کراچی	٧١٥.	مفتی محمد موسیٰ، مدرسہ حفظ القرآن، سینٹرل کراچی
٦٧٤.	مولانا محمد نوید، مدرسہ محمدیہ تعلیم قرآن، ساؤتھ کراچی	٧١٦.	مولانا سردار عالم، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی
٦٧٥.	مفتی سید حسین شاہ، مدرسہ جامعہ حزیفہ، کورنگی کراچی	٧١٧.	مفتی محمد عباس، مدرسہ اصحاب قدر، ایسٹ کراچی
٦٧٦.	مولانا حافظ عبد الرزاق، مدرسہ ابو بکر صدیق، سینٹرل کراچی	٧١٨.	مفتی محمد شمیم، مدرسہ جامعہ رشیدیہ، ویسٹ کراچی
٦٧٧.	مولانا محمد رضوان، مدرسہ خالد بن ولید، سینٹرل کراچی	٧١٩.	مولانا محمد فیاض الحق، مدرسہ دار القرآن، ساؤتھ کراچی
٦٧٨.	مولانا عبد الرحمٰن، مدرسہ تعلیم المصطفیٰ، کورنگی کراچی	٧٢٠.	مفتی عبد الرشید، مدرسہ رحمانیہ، ساؤتھ کراچی

۷۲۱.	مولانا محمد نعمان، مدرسہ علی المرتضیٰ، ویسٹ کراچی	۷۶۳.	مولانا سید اویس کرنی، مدرسہ جامعہ حنفیہ، ایسٹ کراچی
۷۲۲.	مفتی ریاست علی، جامعہ قدوسیہ، ایسٹ کراچی	۷۶۴.	مولانا عزیز الرحمٰن، جامعہ درویشہ، ایسٹ کراچی
۷۲۳.	مولانا محمد یوسف، جامع امام ابو حنیفہ، ساؤتھ کراچی	۷۶۵.	مولانا محمد قاسم قاسمی، مدرسہ قاسمیہ رشیدیہ، ایسٹ کراچی
۷۲۴.	مولانا حسن اللہ، مدرسہ ترتیب القرآن، ایسٹ کراچی	۷۶۶.	مولانا سید نور حسن برمی، مدرسہ خالد بن ولید، ایسٹ کراچی
۷۲۵.	مولانا محمد بلال، مدرسہ العربیہ دارالعلوم، ویسٹ کراچی	۷۶۷.	مولانا مفتی فیض اللہ آزاد، مدرسہ جامعہ حسینیہ، ایسٹ کراچی
۷۲۶.	مفتی عبید اللہ، مدرسہ عثمان بن عفان، ویسٹ کراچی	۷۶۸.	مولانا محمد شفیق الرحمٰن کشمیری، جامعہ صدیقیہ ناتھاخان، ایسٹ کراچی
۷۲۷.	مولانا انس حبیب، مدرسہ اویس کرنی، ویسٹ کراچی	۷۶۹.	مولانا محمد سعید احمد، مدرسہ انوار العلوم رحمانیہ، ایسٹ کراچی
۷۲۸.	مفتی حاجی حسن، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی	۷۷۰.	مولانا عبد الرحمٰن، مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ، ایسٹ کراچی
۷۲۹.	مولانا محمد رضوان، مدرسہ المنورہ، ساؤتھ کراچی	۷۷۱.	مولانا محمد آصف ندیم، مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ، ایسٹ کراچی
۷۳۰.	مولانا کلیم اللہ، جامعہ دارالعلوم فاروقیہ، ویسٹ کراچی	۷۷۲.	مولانا فضل الرحمٰن، مدرسہ جامعہ صفہ، ایسٹ کراچی
۷۳۱.	مفتی امتیاز الدین، مدرسہ العربیہ اشرفیہ، ساؤتھ کراچی	۷۷۳.	مولانا حکیم، مدرسہ انوارالصحابہ، ایسٹ کراچی
۷۳۲.	مولانا نور الامین، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی	۷۷۴.	مولانا عمر فاروق کیانی، مدرسہ العربیہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
۷۳۳.	مولانا محمد دین، مدرسہ جوہر القرآن، ساؤتھ کراچی	۷۷۵.	مولانا عبد اللہ حنفی، جامعہ اشرفیہ، ایسٹ کراچی
۷۳۴.	مولانا محمد ظفر، مدرسہ جواہر القرآن ڈسٹرکٹ، ساؤتھ کراچی	۷۷۶.	مولانا محمد شاہجہان، مدرسہ دارالہدیٰ، ایسٹ کراچی
۷۳۵.	مفتی عطاء اللہ، مدرسہ روضۃ القرآن، ویسٹ کراچی	۷۷۷.	مفتی محمد شفیق، جامعہ فاطمہ للبنات، ساؤتھ کراچی
۷۳۶.	مولانا عبد اکریم، جامعہ یوسفیہ طارق القرآن، کورنگی کراچی	۷۷۸.	مولانا سلیم اللہ، فیضان رضا حسینیہ، ساؤتھ کراچی
۷۳۷.	مولانا زکریہ، مدرسہ روضتہ القرآن رحمانیہ، ساؤتھ کراچی	۷۷۹.	مفتی محمد شاہ، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی
۷۳۸.	مولانا محمد حنیف، مدرسہ زینت القرآن، ساؤتھ کراچی	۷۸۰.	مولانا محمد شعیب خان، دارالعلوم رحمانیہ، ایسٹ کراچی
۷۳۹.	مفتی عبد الرحمٰن، مدرسہ دارالعلوم رحمانیہ، سینٹرل کراچی	۷۸۱.	مفتی محمد تقی، مدرسہ جامع محمد، ایسٹ کراچی
۷۴۰.	مولانا سید گل نبی شاہ، جامع انوار العلوم، ویسٹ کراچی	۷۸۲.	مولانا محمد احمد، مدرسہ اسلامیہ قرآنیہ رضویہ عطاریہ، ایسٹ کراچی
۷۴۱.	مفتی محمد احمد، مدرسہ حسان العلوم، سینٹرل کراچی	۷۸۳.	مفتی عبد الکریم، جامعہ عبدیہ، ساؤتھ کراچی
۷۴۲.	مولانا محمد عیسٰی، مدرسہ ترتیب القرآن، کورنگی کراچی	۷۸۴.	مولانا عبد الرحمٰن، مدرسہ خالد بن ولید، سینٹرل کراچی
۷۴۳.	مفتی سید کریم، مدرسہ دارالقرآن، سینٹرل کراچی	۷۸۵.	مفتی عبد القیوم، عبید الرحمٰن بن رؤف، ساؤتھ کراچی
۷۴۴.	مفتی نور ولی، مدرسہ عبد اللہ بن مسعود، ساؤتھ کراچی	۷۸۶.	مفتی عطاء الرحمٰن حنیف، مدرسہ جامعہ علی المرتضیٰ، اورنگی کراچی
۷۴۵.	مفتی ضیاء الدین، جامعہ اسلامیہ نعمانیہ، ایسٹ کراچی	۷۸۷.	مولانا فضل الرحمٰن، مدرسہ جامع اسلامیہ تحسین القرآن، ساؤتھ کراچی
۷۴۶.	مفتی عبد الستار، مدرسہ جامعہ صدیقیہ اکبریہ، کورنگی کراچی	۷۸۸.	مولانا محمد حسن، جامع باب رحمت، ایسٹ کراچی
۷۴۷.	مولانا اسلام شاہ، مدرسہ رشیدیہ، ایسٹ کراچی	۷۸۹.	مولانا اللہ رکھیو، مدرسہ ام القرآن، ملیر کراچی
۷۴۸.	مفتی محمد عرفان، جامعہ محمدیہ، سینٹرل کراچی	۷۹۰.	مفتی محمد عیسٰی، جامع دارالعلوم قاسمیہ، ایسٹ کراچی
۷۴۹.	مفتی نذر احمد، مدرسہ محمد بن قاسم، ساؤتھ کراچی	۷۹۱.	مولانا نور، مدرسہ المصطفیٰ القرآن، ایسٹ کراچی
۷۵۰.	مفتی محمد بلال رشید، جامع اسلامیہ الفتاح، ساؤتھ کراچی	۷۹۲.	مفتی حفیظ الرحمٰن، جامعہ محمودیہ، ایسٹ کراچی
۷۵۱.	مفتی محمد اشرف صدیقی، اقراء روضتہ القرآن عطاریہ، سینٹرل کراچی	۷۹۳.	مفتی محمد صدر رحمانی، مدرسہ جامعہ حقانیہ، کورنگی کراچی
۷۵۲.	مولانا محمد ہارون، مدرسہ جامع طیبہ، ویسٹ کراچی	۷۹۴.	مولانا محمد فرید خان صاحب، مدرسہ انوارالصحابہ، کورنگی کراچی
۷۵۳.	مولانا محمد کاشف خان، جامع القرآن، ایسٹ کراچی	۷۹۵.	مفتی محمد اویس، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
۷۵۴.	مفتی محمد معاذ، جامعہ جویریہ للبنات، ایسٹ کراچی	۷۹۶.	مولانا محمد خلیل، مدرسہ دارالعلوم، ملیر کراچی
۷۵۵.	مولانا عاصم توحیدی، مدرسہ صوت القرآن، ویسٹ کراچی	۷۹۷.	مفتی عبد السلام، جامع تعلیم القرآن عطاریہ، سینٹرل کراچی
۷۵۶.	مفتی محمد عثمان، جامع سعد ابن ابی وقاص، سینٹرل کراچی	۷۹۸.	مولانا عبد اللہ صدیقی، مدرسہ خلفائے راشدین، کراچی
۷۵۷.	مولانا یوسف کشمیری، مدرسہ امام اعظم ابو حنیفہ، ایسٹ کراچی	۷۹۹.	مولانا نور ولی، جامع مسجد نور، ایسٹ کراچی
۷۵۸.	مولانا عمر فاروق، مدرسہ خلفائے راشدین، ایسٹ کراچی	۸۰۰.	مولانا عبد اللہ جبار، جامع فتح، ساؤتھ کراچی
۷۵۹.	مولانا لقمان حیدر، جامعہ درویشہ، ایسٹ کراچی	۸۰۱.	مولانا اقبال احمد، تعلیم القرآن، سینٹرل کراچی
۷۶۰.	مولانا محمد آصف حکیم، مدرسہ امداد العلوم، کراچی	۸۰۲.	مولانا رحیم الدین، فیضان رحمان اکیڈمی، شاہ فیصل کالونی کراچی
۷۶۱.	مولانا محمد قاسم، مدرسہ امہات المومنین، ایسٹ کراچی	۸۰۳.	مفتی محمد ابراہیم، مدرسہ نور القرآن، ویسٹ کالونی کراچی
۷۶۲.	مولانا سید عاصم شاہ، مدرسہ جامعہ مصباح العلوم، ایسٹ کراچی	۸۰۴.	مولانا محمد فاروق، دارالعلوم جامعہ محمدیہ، ساؤتھ کراچی

۸۰۵.	مولانا حبیب الرحمٰن، مدرسہ جامعہ عثمانیہ، ایسٹ کراچی	۸۴۷.	مولانا عبیداللہ سواتی، عائشہ صدیقہ للبنات، سینٹرل کراچی
۸۰۶.	مفتی محمد احمد، مدرسہ ابوبکر صدیق، سینٹرل کراچی	۸۴۸.	مولانا حضرت حسین، جامعہ انوارالقرآن، کورنگی کراچی
۸۰۷.	مولانا محمد رشید، جامع العلوم اسلامیہ، ساؤتھ کراچی	۸۴۹.	مفتی حبیب اللہ، مدرسہ عزیزیہ، ویسٹ کراچی
۸۰۸.	مولانا سید نور اللہ شاہ، جامع تحفیظ القرآن، کراچی	۸۵۰.	مولانا عبداللہ عزیز، مدرسہ حفظ القرآن، شاہ فیصل کالونی کراچی
۸۰۹.	مولانا محمد افضل، جامع مدرسہ اقصیٰ، ملیر کراچی	۸۵۱.	مولانا محمد رفیق خان، مدرسہ اویس کرنی، ساؤتھ کراچی
۸۱۰.	مولانا عبیداللہ، مدرسہ عبیدیہ، ویسٹ کراچی	۸۵۲.	مولانا محمد بن ابراہیم، مدرسہ اقرانورالہدیٰ، سینٹرل کراچی
۸۱۱.	مولانا وزیر گل، جامعہ اکبریہ صدیقیہ، ایسٹ کراچی	۸۵۳.	مولانا حسین احمد، مدرسہ سراج الاسلام، سینٹرل کراچی
۸۱۲.	مولانا شاہد خان، جامع للبنات العثمانیہ، گلشن بہار کراچی	۸۵۴.	مفتی عبدالحمید، جامعہ دارالعلوم قاسمیہ، ویسٹ کراچی
۸۱۳.	مولانا محمد اسماعیل، مدرسہ قاسم العلوم، سینٹرل کراچی	۸۵۵.	مولانا قاری حق نواز صاحب، جامعہ فاروقیہ، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی
۸۱۴.	مولانا ہارون رشید، جامعہ رشیدیہ للبنات، سینٹرل کراچی	۸۵۶.	مولانا سیف اللہ گلگتی، جامعہ عمر، ملیر کراچی
۸۱۵.	مولانا محمد شفیق الرحمٰن، جامعہ صدیقیہ، ایسٹ کراچی	۸۵۷.	مولانا انعام اللہ خان، مدرسہ عثمانیہ، ملیر کراچی
۸۱۶.	مولانا مرزا علی، جامعہ انوارالحق، ایسٹ کراچی	۸۵۸.	مولانا رفیق خان، مدرسہ عطاء العلوم، ملیر کراچی
۸۱۷.	مولانا سعید اللہ، مدرسہ عائشہ، ویسٹ کراچی	۸۵۹.	مولانا رفیق قاری، مدرسہ فیضان اولیاء، ملیر کراچی
۸۱۸.	مولانا سعید الرحمٰن، مدرسہ خالد بن ولید، ویسٹ کراچی	۸۶۰.	علامہ خالد بن ولید سلفی، مدرسہ فاروق اعظم، ملیر کراچی
۸۱۹.	مولانا محمد رحیم، جامعہ جمال القرآن، ویسٹ کراچی	۸۶۱.	مفتی محمد اقبال، مدرسہ اصحاب صفہ عبداللہ، ملیر کراچی
۸۲۰.	مفتی حمید الاسلام، جامعہ امام ابویوسف، ایسٹ کراچی	۸۶۲.	مولانا محمد الیاس رضوی، مدرسہ امام احمد رضا خان، ملیر کراچی
۸۲۱.	مولانا عبدالرحیم، جامعہ رحیمہ، ملیر کراچی	۸۶۳.	مولانا عبداللہ حنفی، مدرسہ عبیدیہ رضویہ، ملیر کراچی
۸۲۲.	مولانا محمد عزیز، مدرسہ محمدیہ، ویسٹ کراچی	۸۶۴.	مولانا عزیز الرحمٰن، مدرسہ علی المرتضیٰ، ملیر کراچی
۸۲۳.	مفتی ظفر اقبال، مدرسہ اسلامیہ تجوید القرآن، ملیر کراچی	۸۶۵.	مولانا سہیل انور نقشبندی، مدرسہ سعد بن ابی وقاص، ملیر کراچی
۸۲۴.	مولانا انعام اللہ خان، مدرسہ سریۃ الجبال، ویسٹ کراچی	۸۶۶.	مولانا عبداللہ جان، مدرسہ ام ہانی، ملیر کراچی
۸۲۵.	مولانا عبداللہ، مدرسہ تعلیم القرآن، کورنگی کراچی	۸۶۷.	مولانا انوارالحق حقانی، مدرسہ جامعہ اُم القرآن، ملیر کراچی
۸۲۶.	قاری عبدالروف، مدرسہ اشرفیہ، کورنگی کراچی	۸۶۸.	مولانا عبدالماجد نقشبندی، مدرسہ علی المرتضیٰ، ملیر کراچی
۸۲۷.	مولانا عبدالرشید، دارالعلوم صدیق اکبر، ویسٹ کراچی	۸۶۹.	مولانا عبدالرزاق ہزاروی، مدرسہ جامعہ قاسمیہ، ملیر کراچی
۸۲۸.	مولانا بشیر احمد، مدرسہ بلال، کورنگی کراچی	۸۷۰.	مولانا عبدالحق فاروقی، مدرسہ امام محمد، ملیر کراچی
۸۲۹.	مولانا عالم زیب، جامعہ اشرف المدارس، ایسٹ کراچی	۸۷۱.	علامہ خادم علی رضوی، مدرسہ جامعہ رضویہ، ملیر کراچی
۸۳۰.	مولانا سرتاج، مدرسہ ابراہیمی، ایسٹ کراچی	۸۷۲.	مولانا عبدالماجد، جامعہ محمودیہ برکات مدینہ، ملیر کراچی
۸۳۱.	مولانا غلام قادر، جامعہ ضیاء العلوم، کورنگی کراچی	۸۷۳.	مولانا سعید العالم، مدرسہ لومانی، ایسٹ کراچی
۸۳۲.	مولانا سلیم اللہ عنایتی، مدرسہ دارالعلوم حلیمہ، ویسٹ کراچی	۸۷۴.	مولانا بشیر احمد، مدرسہ لقمان حکیم، کورنگی کراچی
۸۳۳.	مولانا محمد زاہد، مدرسہ شمیم فاطمہ، ویسٹ کراچی	۸۷۵.	مولانا شیر علی شاہ، مدرسہ حاجی شاہ محمد، ساؤتھ کراچی
۸۳۴.	مولانا محمد شفیق اللہ، مدرسہ ضیاء العلوم، ایسٹ کراچی	۸۷۶.	مولانا مجیب الرحمٰن، مدرسہ انوارالعلوم، ایسٹ کراچی
۸۳۵.	مولانا محمد عثمان فاروق، مدرسہ ام عمارہ للبنات، ایسٹ کراچی	۸۷۷.	مولانا مصباح اللہ، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
۸۳۶.	مولانا علی خان، انوارالاسلام رضویہ، ایسٹ کراچی	۸۷۸.	مولانا عبدالخالق، مدرسہ فاتح القرآن، ایسٹ کراچی
۸۳۷.	مولانا محمد افسر خان، جامعہ عثمانیہ، ساؤتھ کراچی	۸۷۹.	مولانا امداداللہ، مدرسہ دارالعلوم امدادیہ، ملیر کراچی
۸۳۸.	مولانا محمد شعیب، دارالعلوم رحمانیہ، ایسٹ کراچی	۸۸۰.	مولانا عبدالحکیم، مدرسہ دارالعلوم، ملیر کراچی
۸۳۹.	مولانا محمد فاروق، جامعہ انوارالقرآن، ایسٹ کراچی	۸۸۱.	مولانا عبدالہادی، جامعہ عربیہ دارالعلوم، ایسٹ کراچی
۸۴۰.	مفتی محی الدین، مدرسہ جامع عطاریہ، ساؤتھ کراچی	۸۸۲.	مولانا محمد حاکم، مدرسہ قادریہ، کورنگی کراچی
۸۴۱.	مفتی عبدالکریم، جامعہ عبیدیہ، ساؤتھ کراچی	۸۸۳.	مولانا عبدالباسط، مدرستہ العربیہ باب السلام، کورنگی کراچی
۸۴۲.	مولانا عبیداللہ رشید، مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ، ویسٹ کراچی	۸۸۴.	مولانا الیاس احمد خان، مدرسہ شہادۃ البدر، ایسٹ کراچی
۸۴۳.	مفتی عبدالقیوم، مدرسہ عبیدالرحمٰن بن روف، ساؤتھ کراچی	۸۸۵.	مولانا نظام الدین، جامعہ اشرفیہ، ملیر کراچی
۸۴۴.	مولانا محمد حضرت آگازی، مدرسہ تعلیم القرآن، سینٹرل کراچی	۸۸۶.	مولانا حافظ طاہر عبداللہ، مدرسہ دارالقرآن، سینٹرل کراچی
۸۴۵.	مفتی عبدالحکیم عباسی، مدرسہ سابق القرآن، سینٹرل کراچی	۸۸۷.	مولانا محمد شہزاد، اقراجنت الاطفال، ایسٹ کراچی
۸۴۶.	مولانا گلشاں خان، انوارالمدارس، سینٹرل کراچی	۸۸۸.	مولانا محمد عثمان، مدرسہ عثمانیہ، ساؤتھ کراچی

۸۸۹.	مولانا ملک محمد رضوان، مدرسہ ریاض الجنہ، ویسٹ کراچی	۹۳۱.	مولانا علی حسن، مدرسہ محمدیہ، ایسٹ کراچی
۸۹۰.	مولانا حافظ یوسف، مدرسہ حضرت عائشہ صدیقہ، ایسٹ کراچی	۹۳۲.	مولانا حزب الرحمٰن، مدرسہ صدیقیہ، ملیر کراچی
۸۹۱.	مولانا اللہ یار گبول، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی	۹۳۳.	مولانا شیر غازی، مدرسہ مبلغ العلوم، ملیر کراچی
۸۹۲.	مفتی عبد الستار، مدرسہ شاہ حسنین کریمین، کراچی	۹۳۴.	مولانا سلیم اللہ قریشی، مدرسہ جواہر القرآن، ملیر کراچی
۸۹۳.	مولانا نور الامین، مدرسہ ام حبیبہ، ایسٹ کراچی	۹۳۵.	مفتی عمر فاروقی، مدرسہ مصباح القرآن، ملیر کراچی
۸۹۴.	مولانا سعید اللہ، مدرسہ دارالعلوم عثمان غنی، ایسٹ کراچی	۹۳۶.	مولانا اقبال اللہ، مدرسہ عثمانیہ معین آباد، ملیر کراچی
۸۹۵.	مولانا گل رحمان، مدرسہ حفصہ للبنات، لانڈھی کراچی	۹۳۷.	مولانا زرین شاہ، مدرسہ اسلامیہ بلال کالونی، ملیر کراچی
۸۹۶.	مولانا عبد الشکور، جامعہ الحبیب، ایسٹ کراچی	۹۳۸.	مولانا عبید اللہ خان، مدرسہ عزیزیہ، بن قاسم ٹاؤن کراچی
۸۹۷.	مولانا عنایت الرحمٰن، جامعتہ الحبیب، ایسٹ کراچی	۹۳۹.	مولانا رفیق اللہ خان، مدرسہ دارالقرآن، ملیر کراچی
۸۹۸.	مولانا بخت منیر خان، مدرسہ العلوم، ویسٹ کراچی	۹۴۰.	مولانا مفتی رحیم اللہ صدیقی، مدرسہ رحیمیہ صدیقیہ، ملیر کراچی
۸۹۹.	مفتی محمد عاطف، مدرسہ مدینہ، ایسٹ کراچی	۹۴۱.	مفتی عبد الرحیم شاہ، مدرسہ خلفائے راشدین، ملیر کراچی
۹۰۰.	مولانا محمد اسلم، مدرسہ تعلیم القرآن، کورنگی کراچی	۹۴۲.	مفتی غلام اللہ خان، مدرسہ خلفائے راشدین، کراچی
۹۰۱.	مولانا سلمان احمد، مدرسہ سیدہ اشرف العلوم، کورنگی کراچی	۹۴۳.	مولانا حضرت ولی ہزاروی، مدرسہ انوار العلوم، ملیر کراچی
۹۰۲.	مولانا زاہد اللہ، جامعہ اسلامیہ، ساؤتھ کراچی	۹۴۴.	مفتی عطاء اللہ نقشبندی، مدرسہ فرقانیہ، ملیر کراچی
۹۰۳.	مفتی محمد وسیم، مدرسہ ابی ناصر فلک، ساؤتھ کراچی	۹۴۵.	مولانا سہیل شاہ، مدرسہ حنفیہ رضویہ، ملیر کراچی
۹۰۴.	مولانا شیر محمد، مدرسہ محمودیہ، ایسٹ کراچی	۹۴۶.	مولانا عبد الباقی، مدرسہ چراغ العلوم، ملیر کراچی
۹۰۵.	مولانا مصباح اللہ، جامعہ للبنات، ساؤتھ کراچی	۹۴۷.	مولانا امیر معاویہ، مدرسہ معہد الفقیر، لانڈھی کراچی
۹۰۶.	مولانا عبد القادر، مدرسہ رحمانیہ، ساؤتھ کراچی	۹۴۸.	مولانا غلام قادری، مدرسہ فاروقیہ، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی
۹۰۷.	مولانا منظور حسین، مدرسہ عظمت القرآن، ایسٹ کراچی	۹۴۹.	مفتی محمد قاسم فاروقی، مدرسہ جامعہ علی و معاویہ، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی
۹۰۸.	مولانا مفتی محمد اسلم، مدرسہ زینت القرآن، ساؤتھ کراچی	۹۵۰.	مفتی محمد عمران ہزاروی، مدرسہ عائشہ للبنات، ملیر کراچی
۹۰۹.	مولانا عبد الرؤف خان، مدرسہ دارارقم، ساؤتھ کراچی	۹۵۱.	مفتی محمد اسحاق بھاپوری، مسجد اقصیٰ مدرسہ اسلامیہ، ملیر کراچی
۹۱۰.	مولانا محمد اعجاز، مدرسہ خیر المنزل، ساؤتھ کراچی	۹۵۲.	مفتی عنایت اللہ، مدرسہ دارالعلوم، ایسٹ کراچی
۹۱۱.	مولانا خلیل احمد، ادارہ دارالقرآن، سینٹرل کراچی	۹۵۳.	مولانا محمد عرفان، مدرسہ اسلامیہ، نیو کراچی کراچی
۹۱۲.	مولانا حبیب اللہ، مدرسہ جامعہ الفرقان، بلدیہ ٹاؤن کراچی	۹۵۴.	مولانا محمد مصطفیٰ، جامعہ علوم القرآن، ساؤتھ کراچی
۹۱۳.	مولانا سعید الحق، مہد الوزر اسلامی حلیمہ سعدیہ للبنات، ویسٹ کراچی	۹۵۵.	مولانا عبید الرحمٰن، مدرسہ جنت الاسلامیہ، ساؤتھ کراچی
۹۱۴.	مولانا موسیٰ، مدرسہ شاہ محمودیہ، ویسٹ کراچی	۹۵۶.	مفتی خلیل الرحمٰن، جامع بیت اللہ، سینٹرل کراچی
۹۱۵.	مولانا محمد ظفر، مدرسہ تعلیم القرآن، سینٹرل کراچی	۹۵۷.	مفتی محمد اسلم عثمانی، جامع روضتہ اسلامیہ، گزاری کراچی
۹۱۶.	مولانا بہادر علی، مدرسہ دارالعلوم جامع، ایسٹ کراچی	۹۵۸.	مفتی شیخ معراج الدین، جامع زبیریہ، ایسٹ کراچی
۹۱۷.	مولانا مصباح الدین، مدرسہ تعلیم القرآن، ساؤتھ کراچی	۹۵۹.	مولانا منیر احمد، مدرسہ تجوید القرآن اسلامیہ، ساؤتھ کراچی
۹۱۸.	مولانا نصر اللہ، مدرسہ دارالعلوم کریمہ، بن قاسم ٹاؤن کراچی	۹۶۰.	مولانا غلام اللہ، مدرسہ فاروقیہ، ویسٹ کراچی
۹۱۹.	مولانا سعد عالم، مدرسہ علوم الشریعہ، کورنگی کراچی	۹۶۱.	مولانا پیرزادہ سائیں، مدرسہ تعلیم القرآن للبنین، ایسٹ کراچی
۹۲۰.	مولانا امان اللہ، مدرسہ ام کلثوم، ساؤتھ کراچی	۹۶۲.	مولانا حافظ عبد الرزاق، مدرسہ ابو بکر صدیق، ساؤتھ کراچی
۹۲۱.	مولانا عبد الباسط، مدرسہ اسلامیہ للبنات، ساؤتھ کراچی	۹۶۳.	مولانا عبد الرحمٰن، مدرسہ تعلیم المصطفیٰ، کورنگی کراچی
۹۲۲.	مولانا عبد الحق ہارون، مدرسہ العربیہ، ایسٹ کراچی	۹۶۴.	مولانا محمد فرید، تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی
۹۲۳.	مفتی محمد نعیم، مدرسہ العربیہ الاسلامیہ، ایسٹ کراچی	۹۶۵.	مولانا اللہ دتہ فاروقی، مدرسہ تحفیظ القرآن، بن قاسم ٹاؤن کراچی
۹۲۴.	خبیب اللہ، مدرسہ فاطمتہ الزہرہ، ایسٹ کراچی	۹۶۶.	مولانا شعیب، جامعہ عثمانیہ احیاء العلوم، بلدیہ ٹاؤن کراچی
۹۲۵.	محمد سراج اللہ، جامعہ دارالقرآن، ویسٹ کراچی	۹۶۷.	مولانا اختر، جامعہ ندوۃ العلم، سعید آباد کراچی
۹۲۶.	حافظ غلام مصطفیٰ، مدرسہ اقراء حفظ القرآن، ایف بی ایریا کراچی	۹۶۸.	مولانا زبیر، جامعہ دارالعلوم صفہ، سعید آباد کراچی
۹۲۷.	مولانا خالد حسین، مدرسہ عبد اللہ بن عباس، ایسٹ کراچی	۹۶۹.	مولانا سمیع اللہ، جامعہ فاروقیہ، حب ریوڑ روڈ کراچی
۹۲۸.	مولانا رؤف موسانی، مدرسہ تعلیم القرآن، ایسٹ کراچی	۹۷۰.	مفتی اقبال اللہ، جامعہ ابوہریرہ، اتحاد ٹاؤن کراچی
۹۲۹.	مولانا محمد سعید، مدرسہ سعیدہ، ویسٹ کراچی	۹۷۱.	مولانا عادل، جامعہ حذیفہ العلوم، اتحاد ٹاؤن کراچی
۹۳۰.	سید عبد اللہ شاہ، مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد، سینٹرل کراچی	۹۷۲.	مولانا اسماعیل، جامعہ معارف اسلامیہ، بلدیہ کراچی

۹۷۳.	مولانا صدیق، جامعہ عمر فاروق اعظم، بلدیہ کراچی	۱۰۱۵.	مفتی فاروق مخزنی، مدرسہ ترتیل القرآن، پٹیل باڑہ کراچی
۹۷۴.	مولانا رفیع اللہ، جامعہ عبداللہ بن عمر، سعید آباد کراچی	۱۰۱۶.	مفتی صفتین ظفر، دارالعلوم نعمان بن ثابت، اورنگی کراچی
۹۷۵.	مولانا محمد اقبال، مدرسہ بلال، سعید آباد کراچی	۱۰۱۷.	مولانا ابرار، جامع صدیقیہ پی ای بی ایریا، لیاقت آباد کراچی
۹۷۶.	مولانا عبدالرحمٰن، مدرسہ عربیہ تحفیظ القرآن، بلدیہ ٹاؤن کراچی	۱۰۱۸.	مولانا عادل، جامعہ الھبہ، لیاقت آباد کراچی
۹۷۷.	مولانا عادل، جامعہ عمر مکہ مسجد، سعید آباد کراچی	۱۰۱۹.	مولانا حماد اللہ، مدرسہ تحفیظ القرآن، ناظم آباد کراچی
۹۷۸.	مولانا ثاقب، جامع حنفیہ، اورنگی کراچی	۱۰۲۰.	مولانا اسامہ، دارالعلوم زکریا، فیڈرل ایریا کراچی
۹۷۹.	مولانا فاروق، جامعہ منہاج الشرفیہ، اورنگی کراچی	۱۰۲۱.	مولانا مفتاح اللہ، مدرسہ تعلیم القرآن، سہراب گوٹھ کراچی
۹۸۰.	مولانا ہدایت اللہ، مخزن العلوم، بنارس کالونی کراچی	۱۰۲۲.	مولانا خلیل الرحمٰن، دارالعلوم رحمانیہ، بفرزون کراچی
۹۸۱.	مولانا سمیع اللہ، مدرسہ طاہری، مسجد میٹرول بل کراچی	۱۰۲۳.	مولانا واحد، مدرسہ مدینۃ العلم، نظم آباد کراچی
۹۸۲.	مولانا سلطان کاغان، جامعہ بنوریہ، سائٹ کراچی	۱۰۲۴.	مولانا قاسم، مدرسہ امداد العلوم، ناظم آباد کراچی
۹۸۳.	مولانا ایاز، مدرسہ خلفائے راشدین، گولیمار کراچی	۱۰۲۵.	مولانا عدنان، مدرسہ انوار القرآن نارتھ، ناظم آباد کراچی
۹۸۴.	مولانا محمد عامر، جامعہ مدنی مسجد، سعید آباد کراچی	۱۰۲۶.	مولانا عافیت، جامعہ مدینہ، گل برگ کراچی
۹۸۵.	مولانا محمد آصف، مدرسہ عارفیہ تعلیم القرآن، بلدیہ ٹاؤن کراچی	۱۰۲۷.	مولانا شاہد، مدرسہ یاسین القرآن، کراچی
۹۸۶.	مولانا قاسم، دارالعلوم عثمانیہ، شیر شاہ کراچی	۱۰۲۸.	مولانا شاہد، مدرسہ یاسین القرآن، کراچی
۹۸۷.	مولانا نوید الرحمٰن، مدرسہ بنارس، اورنگی کراچی	۱۰۲۹.	قاری عثمان، جامعہ عثمانیہ، پٹھوں کالونی کراچی
۹۸۸.	مولانا عبدالحفیظ، مفتاح العلوم بنارس، اورنگی کراچی	۱۰۳۰.	مولانا عبیدالرحمٰن، جامعہ فاروق اعظم سخی حسن، کراچی
۹۸۹.	مولانا شہزاد احمد، جامعہ اشرف العلوم بیت المکرم، اورنگی کراچی	۱۰۳۱.	مولانا عقیل زادہ، مدرسہ بطا، سخی حسن کراچی
۹۹۰.	مولانا اسلم، جامع مسجد صدیق اکبر، سعید آباد کراچی	۱۰۳۲.	مولانا محمد عمر، جامعہ تعلیم القرآن، نیو کراچی
۹۹۱.	مولانا فیض الرحمٰن، جامعہ انوار العلوم، مہران ٹاؤن کراچی	۱۰۳۳.	مولانا عبدالواحد، دارالعلوم الاسلامیہ، نیو کراچی
۹۹۲.	مولانا نصیر الدین، مدرسہ خلفائے راشدین، شریف آباد کراچی	۱۰۳۴.	مولانا عبدالوحید، جامعہ صدیقیہ، نادرن بائی پاس کراچی
۹۹۳.	مولانا عبدالماجد، جامعہ اشرف العلوم، کورنگی کراچی	۱۰۳۵.	مولانا محمد طارق، جامعہ مدینہ، نیو کراچی
۹۹۴.	مولانا عتیق اللہ، جامعہ رحمانیہ، بلال کالونی کراچی	۱۰۳۶.	مولانا عبدالقادر، جامعہ مدینہ، نیو کراچی
۹۹۵.	مولانا شیر اللہ، جامعہ صدیقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی	۱۰۳۷.	قاری مبین، جامع انوار العلوم، گل برگ کراچی
۹۹۶.	مولانا صر، جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی	۱۰۳۸.	مفتی عبداللہ، جامعہ نعمانیہ تعلیم القرآن، نیو کراچی
۹۹۷.	مولانا توصیف، جامعہ حمادیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی	۱۰۳۹.	مولانا یوسف، مدرسہ منیر العلوم الاسلامیہ، نارتھ ناظم آباد کراچی
۹۹۸.	مولانا حمزہ، جامعہ ترات اسلام، شاہ فیصل کالونی کراچی	۱۰۴۰.	مولانا احمد گل چترالی، جامعہ امام ابو یوسف، سہراب گوٹھ کراچی
۹۹۹.	مولانا شیر احمد، جامعہ عثمان بن عفان، کورنگی کراچی	۱۰۴۱.	مولانا عزیز احمد، مدرسہ تحفیظ القرآن کوڑ، نارتھ ناظم آباد کراچی
۱۰۰۰.	مولانا عبداللہ، جامعہ اشرفیہ، برنی کالونی کراچی	۱۰۴۲.	مولانا ارشد محمود، جامع احتامیہ، جیکب لائن کراچی
۱۰۰۱.	مولانا نور احمد، دارالعلوم انصاریہ، لانڈھی کراچی	۱۰۴۳.	مولانا آصف، جامع اسلامیہ، درویشہ کراچی
۱۰۰۲.	مولانا امین، جامعہ عربیہ اسلامیہ، ملیر کراچی	۱۰۴۴.	مولانا عرفان، جامع اسلامیہ طیبہ، شکار پور کالونی، کراچی
۱۰۰۳.	مولانا شہزاد، مدرسہ باب الرحمت، گلشن حدید کراچی	۱۰۴۵.	مولانا یوسف، جامع معہد الخلیل الاسلامی، بہادر آباد کراچی
۱۰۰۴.	مولانا شفیق الرحمٰن، مدرسہ انوار العلوم، ملیر کراچی	۱۰۴۶.	مولانا مہتاب، جامعہ عثمانیہ، بہادر آباد کراچی
۱۰۰۵.	مولانا معاذ، مدرسہ تحفیظ القرآن، شاہ فیصل کالونی کراچی	۱۰۴۷.	مولانا اشفاق، جامع یوسفیہ اشرفیہ، بہادر آباد، کراچی
۱۰۰۶.	مولانا یوسف، مدرسہ خلفائے راشدین، کورنگی کراچی	۱۰۴۸.	مولانا اویس، مدرسہ اویس قرنی، جیل روڈ، کراچی
۱۰۰۷.	مولانا عثمان، جامعۃ الثقافۃ السلامیہ، ملیر کراچی	۱۰۴۹.	مولانا اجمل، مدرسہ فرقانیہ، جیل روڈ، کراچی
۱۰۰۸.	مولانا معاذ، مدرسہ حضرت موسیٰ اشعری، گلشن رومی کراچی	۱۰۵۰.	مولانا عبدالباری، مدرسہ تحفیظ القرآن، کشمیری روڈ، کراچی
۱۰۰۹.	غنی فاروق، جامعہ احتامیہ، جیکب لائن کراچی	۱۰۵۱.	مولانا اصغر، مدرسہ معہد الارشاد الاسلامی، صدر، کراچی
۱۰۱۰.	مفتی امتیاز احمد، جامعہ اسلامیہ طیبہ، شکار پور کراچی	۱۰۵۲.	مولانا آفتاب، جامعہ احتامیہ، جیکب لائن کراچی
۱۰۱۱.	مفتی الیاس، مریم مسجد، دھوراجی کالونی کراچی	۱۰۵۳.	مولانا قاسم، مدرسہ تحفیظ القرآن الفتحیہ، گارڈن کراچی
۱۰۱۲.	مفتی ایاز، مدرسہ خلفائے راشدین، گولیمار کراچی	۱۰۵۴.	مولانا عرفان، مدرسہ تعلیم القرآن، لائنز ایریا کراچی
۱۰۱۳.	مفتی سید نور، دارالعلوم انصاریہ، لانڈھی کراچی	۱۰۵۵.	مولانا الطاف قاری، جامعہ اسلامیہ حنفیہ، جیکب لائن کراچی
۱۰۱۴.	مفتی آصف مظہر العلوم، گھڑہ مارکیٹ، کراچی	۱۰۵۶.	مولانا حفظ الرحمٰن، مکتب تعلیم القرآن، گرومندر کراچی

۱۰۵۷.	مولانا الیاس، مدرسہ مریم مسجد، دھوراجی کالونی کراچی	۱۰۹۹.	مولانا سعید احمد، جامعہ سعیدیہ زمزمہ، ڈیفنس کراچی
۱۰۵۸.	مولانا احمد گل، مدرسہ عثمان بن عفان، محمد علی سوسائٹی کراچی	۱۱۰۰.	مولانا عبدالقیوم، جامعہ نعمانیہ، منظور کالونی کراچی
۱۰۵۹.	مولانا فیض الرحمٰن، جامع امام ابو حنیفہ، مکہ مسجد کراچی،	۱۱۰۱.	قاری اللہ داد، مدرسہ فاروق اعظم، محمود آباد کراچی
۱۰۶۰.	مولانا خالد، دارالعلوم، PIB کالونی کراچی	۱۱۰۲.	مولانا سعید احمد، جامعہ سعیدیہ، محمود آباد کراچی
۱۰۶۱.	مولانا ثاقب، جامعہ اسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی	۱۱۰۳.	مولانا سجاد، مدرسہ الجنۃ الفردوس، بلوچی کالونی کراچی
۱۰۶۲.	مولانا عدنان مرزا، مدرسہ تعلیم القرآن، اکبر مسجد سوسائٹی کراچی	۱۱۰۴.	مولانا عرفان اللہ، مدرسہ تحفیظ القرآن، کالاپل کراچی،
۱۰۶۳.	مولانا وسیم قادری، مدرسہ فیضان رضاء، جیکب لائن کراچی	۱۱۰۵.	مولانا فہد، مدرسہ خلفائے راشدین، کراچی
۱۰۶۴.	مولانا شفیع اللہ، جامعہ دارالخیر، گلستان جوہر کراچی،	۱۱۰۶.	مولانا محمد اشتیاق، جامعہ محمودیہ، لیاری کراچی
۱۰۶۵.	قاری امداداللہ، مدرسہ معاذ بن جبل، گلشن اقبال کراچی	۱۱۰۷.	مولانا محمد فہیم، جامعہ کریمیہ، بی مارکیٹ کراچی
۱۰۶۶.	مفتی نعمان قادری، مدرسہ غوثیہ، طارق روڈ کراچی	۱۱۰۸.	مولانا نثار احمد، جامعہ بیت العلم، ڈیفنس کراچی
۱۰۶۷.	مولانا فضل، گلشن اقبال کراچی، مدرسہ شفیق الاسلام	۱۱۰۹.	مولانا جعفر میانی، جامع مرکز فہیم الدین، ڈیفنس کراچی
۱۰۶۸.	مولانا فاروق قادری، دارالعلوم غوثیہ، بہادر آباد کراچی	۱۱۱۰.	مولانا عبدالقادر، مدرسہ حسان بن ثابت، محمود آباد کراچی
۱۰۶۹.	مولانا زیب، مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ، طارق روڈ کراچی	۱۱۱۱.	مولانا صفتین ظفر، دارالعلوم نعمان بن ثابت، اورنگی کراچی
۱۰۷۰.	مولانا بلال، ابرار لعلوم، گلشن اقبال کراچی	۱۱۱۲.	مولانا ندیم، جامعہ اسلامیہ خیر العلوم، اورنگی ٹاؤن کراچی
۱۰۷۱.	مولانا فاروق، جامع عربیہ اسلامیہ، اسکاؤٹ کالونی کراچی	۱۱۱۳.	مولانا ابوہریرہ، انوار القرآن صدیقیہ، بلدیہ کراچی
۱۰۷۲.	مولانا نذیر احمد، جامعہ اشرف المدارس، پہلوان گوٹھ کراچی	۱۱۱۴.	مولانا عاقل، جامع اشاعت القرآن، بلدیہ کراچی
۱۰۷۳.	مولانا یامین، جامع ابی بکر، گلشن اقبال کراچی	۱۱۱۵.	مولانا ہدایت اللہ، منزل گاہ، جامعہ حمادیہ، سکھر
۱۰۷۴.	مولانا آصف قاسمی، مدرسہ ابن عباس، گلستان کالونی کراچی	۱۱۱۶.	مولانا سیف اللہ انڈھر، مدرسہ اللہ ولی مسجد، سکھر
۱۰۷۵.	مولانا محمود اللہ، جامعہ احتشامیہ، جیکب لائن کراچی	۱۱۱۷.	مولانا محمد لقمان، مدرسہ خلفائے راشدین، قریشی گوٹھ سکھر
۱۰۷۶.	مولانا شکیل، مدرسہ تعلیم القرآن، معمور مسجد کراچی	۱۱۱۸.	مولانا صفی اللہ، دارالعلوم محمدیہ، بچل شاہ میانی سکھر
۱۰۷۷.	مولانا عبیدالرحمٰن، مدرسہ تحفیظ القرآن، القتیبہ گارڈن کراچی	۱۱۱۹.	مولانا غلام محمد، جامع اشرفیہ، سکھر
۱۰۷۸.	مولانا اشفاق، مدرسہ تعلیم القرآن، جیکب لائن کراچی	۱۱۲۰.	مفتی ابوبکر، دارالعلوم، سکھر
۱۰۷۹.	مولانا طیب، جامعہ انوار الصحابہ، گلشن اقبال کراچی	۱۱۲۱.	مولانا اللہ داد، مدرسہ عربیہ دارالقرآن کریمیہ، سکھر
۱۰۸۰.	علامہ رضا نقوی، جامعہ سبطین کاظمی، گلشن اقبال کراچی	۱۱۲۲.	مولانا نور حسین قادری، جامعہ رضویہ، پرانا سکھر
۱۰۸۱.	مولانا ذوالفقار، مدرسہ ابراہیم الاسلامیہ، گلزار ہجری کراچی	۱۱۲۳.	مولانا دھنی بخش، جامعہ قادریہ، بچل شاہ سکھر
۱۰۸۲.	مولانا غیاث، جامع بیت المقدس، گلزار ھجری کراچی	۱۱۲۴.	قاری ظفر جتوئی، جامعہ فیضان رضاء، قریشی گوٹھ سکھر
۱۰۸۳.	مولانا عبدالکریم، تعلیم الاسلام مدینہ، گلشن اقبال کراچی	۱۱۲۵.	مولانا سعید، جامعہ مفتاح العلوم، لطیف آباد حیدر آباد
۱۰۸۴.	قاری آصف، جامعہ اسلامیہ طیب، شکارپور کالونی کراچی	۱۱۲۶.	مولانا ضیاء الرحمن، جامعہ مظاہر العلوم، حیدر آباد
۱۰۸۵.	مولانا شاکر، مدرسہ عربیہ دارالقرآن، لسبیلہ کراچی	۱۱۲۷.	مولانا آصف بلال، جامعہ خلفائے راشدین، ندین اسٹاپ حیدر آباد
۱۰۸۶.	مولانا عبدالرحمٰن، مدرسہ بلال، پٹیل پاڑہ کراچی	۱۱۲۸.	مولانا سعید، جامع قوت الاسلام، حیدر آباد
۱۰۸۷.	مولانا فاروق، مدرسہ تحفیظ القرآن حبیبہ، لائنز ایریا کراچی	۱۱۲۹.	مولانا ارشد، جامع اللہ والی مسجد، قاسم آباد حیدر آباد
۱۰۸۸.	مولانا صادق، جامعہ عثمانیہ، لیاری کراچی	۱۱۳۰.	مولانا عبدالستار چشتی، مدرسہ فیضان اولیا، حیدر آباد
۱۰۸۹.	مولانا عنایت اللہ، جامعہ اسلامیہ، بہادر کالونی کراچی	۱۱۳۱.	مولانا نور الٰہی قادری، مدرسہ فیضان فاروق اعظم، حیدرآباد
۱۰۹۰.	مولانا آصف، مدرسہ نورانی مسجد، صرافہ بازار کراچی	۱۱۳۲.	مولانا سہیل قادری، مدرسہ انوار العلوم قادریہ، حیدر آباد
۱۰۹۱.	مولانا محمد عاقب، مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ مارکیٹ کراچی	۱۱۳۳.	مولانا عبدالقیوم، مدرسہ انوار الھدیٰ، رتوڈیرو
۱۰۹۲.	مولانا منظور احمد، مدرسہ ضیاء الاسلام، بی مارکیٹ کراچی	۱۱۳۴.	مولانا عبدالغفار، مدرسہ ابوبکر صدیق، لاڑکانہ
۱۰۹۳.	مولانا خلیل الرحمٰن، دارالعلوم رحمانیہ، بی مارکیٹ کراچی	۱۱۳۵.	مولانا ابوبکر سومرو، جامعہ الفرقان، لاڑکانہ
۱۰۹۴.	مولانا اعظم، دارالعلوم چاکیواڑہ، کراچی،	۱۱۳۶.	مولانا ناصر، جامعہ اشاعت القرآن، لاڑکانہ
۱۰۹۵.	مولانا مفتاح اللہ، دارالعلوم عثمانیہ، سلطان آباد کراچی	۱۱۳۷.	مولانا خالد احمد قادری، مدرسہ حنفیہ قادریہ، لاڑکانہ
۱۰۹۶.	قاری وسیم، دارالعلوم، ناناکواڑہ کراچی	۱۱۳۸.	مولانا محمد حسین، مدرسہ انوار العلوم قادریہ، گڑھی خدابخش، لاڑکانہ
۱۰۹۷.	مولانا عبدالصمد، دارالسلام، برنس روڈ کراچی	۱۱۳۹.	مولانا غلام قادر، جامع انوار العلوم قادریہ، گڑھی خدابخش لاڑکانہ
۱۰۹۸.	مولانا عبدالستار، جامعہ اسلامیہ، کلفٹن کراچی	۱۱۴۰.	مولانا شعبان احمد، جامعہ انوار العلوم، میرپور ماتھلو، گھوٹکی

۱۱۴۱.	مولانا شعیب چاچڑ، بحر العلوم ڈھرکی، میرپور ماتھیلوں گھوٹکی	۱۱۸۳.	مولانا فیض محمد، اسلام آباد
۱۱۴۲.	مولانا عدنان، دار القرآن، اوباڑو گھوٹکی	۱۱۸۴.	مولانا عبداللہ، اسلام آباد
۱۱۴۳.	مولانا اسد اللہ، مدرسہ مدینۃ العلم، سرحد، گھوٹکی	۱۱۸۵.	مفتی فیض الرحمن، اسلام آباد
۱۱۴۴.	مولانا افضل مہڑ، دار العلوم قادریہ، قادر پور گھوٹکی	۱۱۸۶.	مفتی فیض الدین، حق چاریار، راولپنڈی
۱۱۴۵.	مولانا حسین، دار العلوم نوشہرو فیروز، نوشہرو	۱۱۸۷.	مولانا طاہر ایوب، اسلام آباد
۱۱۴۶.	مولانا محمد آزاد، جامعہ انوار القرآن، پھل نوشہرو	۱۱۸۸.	مولانا صلاح الدین، اسلام آباد
۱۱۴۷.	مولانا غلام اکبر، جامعہ ترتیل القرآن، ٹھارو شاہ نوشہرو	۱۱۸۹.	مولانا عبد الجبار، اسلام آباد
۱۱۴۸.	مولانا غلام حسین، جامع رضویہ کنڈیارو، نوشہرہ	۱۱۹۰.	علامہ قاری ایوب، راولپنڈی
۱۱۴۹.	مولانا فیض اللہ، جامعہ قادریہ، مورو نوشہرہ	۱۱۹۱.	مولانا نور الدین شمس، اسلام آباد
۱۱۵۰.	مولانا اسامہ، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، گل برگ کراچی	۱۱۹۲.	مولانا شہوزین، ناظم تعلیمات جامعہ خالد بن ولید، اسلام آباد
۱۱۵۱.	مولانا اظہر، مدرسہ رحمت عالم، نارتھ ناظم آباد کراچی	۱۱۹۳.	مولانا شہوزین، مدرسہ خالد بن ولید شمس کالونی، اسلام آباد
۱۱۵۲.	مولانا عبد الرحمٰن، جامعہ محمودیہ مدینہ، بفرزون کراچی	۱۱۹۴.	مولانا قاری سلیم، راولپنڈی
۱۱۵۳.	قاری شبیر احمد عثمانی، نائب امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ پاکستان، چنیوٹ	۱۱۹۵.	مولانا قاری بشیر، اسلام آباد
۱۱۵۴.	پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس، فیصل آباد	۱۱۹۶.	مولانا صفدر، سیکٹر فور ڈھوک، راولپنڈی
۱۱۵۵.	ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، لاہور	۱۱۹۷.	مولانا فداء محمد، خطیب امام مسجد
۱۱۵۶.	مولانا عبد اللہ ہزاروی، ایبٹ آباد	۱۱۹۸.	مفتی زین خطیب امام مسجد، کھنہ پل، اسلام آباد
۱۱۵۷.	مفتی محمد بشارت، مانسہرہ	۱۱۹۹.	مفتی عبد الغفار، خطیب جامع مسجد، اسلام آباد
۱۱۵۸.	ڈاکٹر افتخار نقوی، مسلک اہل تشیع، فیصل آباد	۱۲۰۰.	مولانا محمد اشفاق، مرکزی جامع مسجد لاری اڈہ، اٹک
۱۱۵۹.	امتیاز علی قریشی حامدی، حیدر آباد	۱۲۰۱.	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، لاہور
۱۱۶۰.	حافظ علی اصغر، حیدر آباد	۱۲۰۲.	ڈاکٹر محمد فیروز الدین شاہ کھگہ، سرگودھا
۱۱۶۱.	مولوی حاکم علی، حیدر آباد	۱۲۰۳.	ڈاکٹر غلام حسین بابر، راولپنڈی
۱۱۶۲.	مولوی فتح محمد، سھتو حیدر آباد	۱۲۰۴.	ڈاکٹر محمد نواز، اسلام آباد
۱۱۶۳.	رب نواز مری، حیدر آباد	۱۲۰۵.	پروفیسر طارق اعجاز، اسلام آباد
۱۱۶۴.	حافظ غلام مرتضیٰ، حیدر آباد	۱۲۰۶.	ڈاکٹر علی اکبر الازہری، لاہور
۱۱۶۵.	مولوی عبد الجبار، خطیب جامع مسجد، حیدر آباد	۱۲۰۷.	ڈاکٹر ظہور اللہ الازہری، لاہور
۱۱۶۶.	فقیر شاہد حسین طاہری، میاں مسجد، حیدر آباد	۱۲۰۸.	ڈاکٹر نعیم انور نعمانی، لاہور
۱۱۶۷.	حافظ تصور، علی مسجد، حیدر آباد	۱۲۰۹.	ڈاکٹر صدیق علی چشتی، اسلام آباد
۱۱۶۸.	حافظ انور علی طاہری، مسجد، حیدر آباد	۱۲۱۰.	ڈاکٹر حافظ محمد طفیل، اسلام آباد
۱۱۶۹.	محمد حنیف لغاری، سانگھڑ	۱۲۱۱.	ڈاکٹر حافظ محمد صدیق، اسلام آباد
۱۱۷۰.	پیر سید ریاض حسین شاہ، راولپنڈی	۱۲۱۲.	ڈاکٹر مبشر حسین، اسلام آباد
۱۱۷۱.	مولانا عبد الرحمٰن جامی، امام مسجد جامشورہ	۱۲۱۳.	ڈاکٹر شفاعت علی بغدادی الازہری، لاہور
۱۱۷۲.	حافظ منصور سکھیرا، لاڑکانہ	۱۲۱۴.	ڈاکٹر ممتاز الحسن باروی، لاہور
۱۱۷۳.	مولانا منظور قادری	۱۲۱۵.	ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، لاہور
۱۱۷۴.	پیر خالد سلطان، بلوچستان	۱۲۱۶.	ڈاکٹر محمد شاہد حبیب، کراچی
۱۱۷۵.	پیر محبوب شاہ، سوات	۱۲۱۷.	ڈاکٹر حافظ سکندر حیات سنگراس، فیصل آباد
۱۱۷۶.	مولانا پیر فضل قدیر شاہ، سوات	۱۲۱۸.	ڈاکٹر فیض اللہ بغدادی، لاہور
۱۱۷۷.	مفتی کریم خان، لاہور	۱۲۱۹.	مولانا محمد عبد الشکور، پشاور
۱۱۷۸.	مفتی حبیب قادری، لاہور	۱۲۲۰.	مولانا ظہیر احمد الاسنادی، کراچی
۱۱۷۹.	پیر سید منور حسین شاہ، سیالکوٹ	۱۲۲۱.	ڈاکٹر اصغر علی خان، آزاد کشمیر
۱۱۸۰.	ڈاکٹر ابو الخیر زبیر، حیدر آباد	۱۲۲۲.	ڈاکٹر محمد اسماعیل شاہ، گجرات
۱۱۸۱.	مولانا وزیر القادری، بلوچستان	۱۲۲۳.	علامہ علی اکبر علوی، وادی سون سکیسر
۱۱۸۲.	قاری مفتی محمد یوسف رحمانی، غوری ٹاؤن مسجد، اسلام آباد	۱۲۲۴.	پروفیسر خورشید احمد سعیدی، اسلام آباد

۱۲۲۵.	ڈاکٹر تنویر احمد، اسلام آباد	۱۲۶۷.	حافظ عمرو قاص، سواں، اسلام آباد
۱۲۲۶.	ڈاکٹر حافظ محمد سجاد، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۲۶۸.	مولانا شبیر طارق، سواں، اسلام آباد
۱۲۲۷.	ڈاکٹر عبدالحمید خان عباسی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۲۶۹.	مولانا عنائیت الرحمن شاہ، گولڑہ موڑ، اسلام آباد
۱۲۲۸.	ڈاکٹر محی الدین ہاشمی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۲۷۰.	مولانا وقار احمد، جامع مسجد عثمان غنی، اسلام آباد
۱۲۲۹.	ڈاکٹر معین الدین ہاشمی، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد	۱۲۷۱.	مولانا محمد سلیم معاویہ، شاہ اللہ دتہ، اسلام آباد
۱۲۳۰.	قاری عبدالواحید مکی، خادم حرم شریف	۱۲۷۲.	مولانا عبدالصبور، شاہ اللہ دتہ، اسلام آباد
۱۲۳۱.	مولانا شہاب الدین، محمدی مسجد، راولپنڈی	۱۲۷۳.	مولانا نزاکت معاویہ، شاہ اللہ دتہ، اسلام آباد
۱۲۳۲.	ڈاکٹر خالد محمود، پشاور	۱۲۷۴.	قاری برکت اللہ، شاہ اللہ دتہ، اسلام آباد
۱۲۳۳.	ندیم احمد بنگش، علماء خادم، پشاور	۱۲۷۵.	حافظ حاجی عرفان، جامع مسجد صدیق اکبر، شاہ اللہ دتہ، اسلام آباد
۱۲۳۴.	مولانا یاسر، ایبٹ آباد	۱۲۷۶.	مولانا عبدالقدوس، جامع مسجد ہری پور
۱۲۳۵.	مولانا طارق نسیم، بانڈی ڈھونڈہ، ایبٹ آباد	۱۲۷۷.	جامعہ مدرسہ باب رحمت، ملیر کراچی
۱۲۳۶.	مولانا ساجد محمود، ٹھنڈا میرا، ایبٹ آباد	۱۲۷۸.	قاری محمد نعمان، شاہ مدرسہ معاذ بن جبل، سکھر
۱۲۳۷.	قاری محمد ریحان، کوٹگرام، بٹگرام	۱۲۷۹.	مولانا سبحان محمود، حیدر آباد، دارالعلوم
۱۲۳۸.	مولانا فضل اللہ، امام جامع مسجد الائی بٹگرام	۱۲۸۰.	مولانا نعمان قادری، دارالعلوم، حیدر آباد
۱۲۳۹.	مولانا محمد انور، امام مسجد، بٹگرام	۱۲۸۱.	مولانا سید انوارالحسن، دارالعلوم ایری گیشن کالونی، گھوٹکی
۱۲۴۰.	قاری طلحہ، مسجد زینب، ایبٹ آباد	۱۲۸۲.	مولانا عبدالباری، جامعہ دارالعلوم، پڈعیدن
۱۲۴۱.	قاری محمد عثمان، مدرسہ ابوہریرہ، ایبٹ آباد	۱۲۸۳.	قاری مہراللہ، مدرسہ تجویدالقرآن سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۲.	مولانا محمد عمران، امام مسجد	۱۲۸۴.	مفتی عبدالباقی، مدرسہ مفتاح العلوم، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۳.	مولانا زاہد خان، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۸۵.	مولانا حسین احمد، مدرسہ مطیع العلوم، سروری روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۴.	قاری عاشق حسین، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۸۶.	قاری نورالدین، مدرسہ امداد، سریاب روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۵.	قاری محمد رضوان، طوبیٰ مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۸۷.	شیخ الحدیث مولانا نظر محمد حقانی، مدرسہ بحرالعلوم، کسٹم روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۶.	مولانا عطاء الرحمن، مسجد خلفاء راشدین، ایبٹ آباد	۱۲۸۸.	مفتی عبدالستار شاہ، جامعہ رحیمیہ نیلا گنبد، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۷.	قاری شوکت عثمان، مسجد عمر، ایبٹ آباد	۱۲۸۹.	مولانا محمود، مدرسہ عربیہ دارالعلوم، پشتون آباد، کوئٹہ
۱۲۴۸.	قاری محمد قاسم، امام مسجد، بٹگرام	۱۲۹۰.	مولانا محمد اسد، مدرسہ اشرفیہ، سبزل روڈ، کوئٹہ
۱۲۴۹.	مولانا محمد اسلم، جامع مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۱.	حافظ نظر محمد حقانی، مدرسہ جامعہ حقانیہ، عبدالولی چوک، کوئٹہ
۱۲۵۰.	قاری نصراللہ خان، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۲.	مولانا عبدالحلیم، جامعہ اشرفیہ، حاجی غیوری روڈ، کوئٹہ
۱۲۵۱.	مولانا سرفراز، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۳.	مولانا شیخ الحدیث عبدالولی، جامعہ سراج العلوم، سرکی روڈ رحمت کالونی، کوئٹہ
۱۲۵۲.	مولانا عبدالباری، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۴.	مولانا محمد ہاشم خشکی، جامعہ ہاشمیہ انارکلی، کوئٹہ
۱۲۵۳.	مولانا عبدالحفیظ، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۵.	مولانا عبدالواسع، مدرسہ دارالعلوم بلوچستان، مسلم باغ، کوئٹہ
۱۲۵۴.	مولانا ثاقب، ایبٹ آباد	۱۲۹۶.	مولانا محمد علی، جامعہ سلفیہ ایئر پورٹ روڈ، کوئٹہ
۱۲۵۵.	مولانا محمد صدیق، امام مسجد ہری پور	۱۲۹۷.	مولانا عبدالظاہر شاہ، مدرسہ حقانیہ مسلم اتحاد کالونی، کوئٹہ
۱۲۵۶.	مولانا عنایت اللہ، امام مسجد، ہری پور	۱۲۹۸.	مولانا عبدالقہار، مدرسہ جامعہ صدیقیہ، پشتون آباد، کوئٹہ
۱۲۵۷.	مولانا منظور، امام مسجد، ایبٹ آباد	۱۲۹۹.	مولانا سفی اللہ، مدرسہ جامعہ ابوبکر، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۵۸.	قاری محمد جمشید، مدرسہ انوار مصطفیٰ، میرپور برڑو	۱۳۰۰.	شیخ عبدالواحد، مدرسہ نذرالعلوم، شادرہ، کوئٹہ
۱۲۵۹.	قاری محمد شہزاد، مدرسہ انوارِ مصطفیٰ، میرپور برڑو	۱۳۰۱.	شیخ الحدیث مولانا عبدالصمد، مدرسہ ابوہریرہ، چک زئی روڈ پشتون باغ، کوئٹہ
۱۲۶۰.	مہتمم محمد امین، مسجد امام، ٹھل	۱۳۰۲.	مفتی عبدالرزاق، مدرسہ تحفیظ القرآن محمدیہ، پشتون باغ، کوئٹہ
۱۲۶۱.	فقیر محمد شریف حسینی، مہتمم جامع مسجد، کشمور	۱۳۰۳.	مفتی ابوہریرہ آغا، جامعہ تعلیم القرآن پشتون آباد، کوئٹہ
۱۲۶۲.	قاری غلام نبی ہاشمی، ترامڑی، اسلام آباد	۱۳۰۴.	مولانا حافظ مطیع اللہ، مدرسہ دارالعلوم، زرغون آباد، کوئٹہ
۱۲۶۳.	قاری محمد عظیم، جامع مسجد فاروق اعظم، اسلام آباد	۱۳۰۵.	مولانا عبداللہ جان، مدرسہ جامعہ اشرفیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۶۴.	پروفیسر شہباز، ملوٹ، اسلام آباد	۱۳۰۶.	مولانا رحمت اللہ، مدرسہ جامعہ عائشہ صدیقیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۶۵.	مولانا فاروق احمد قادری، ملوٹ، اسلام آباد	۱۳۰۷.	شیخ الحدیث مولانا عبدالحنان، مدرسہ حقانیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ
۱۲۶۶.	محمد شکیل معاویہ، برما، اسلام آباد	۱۳۰۸.	مولانا عبدالماجد، مدرسہ انوارالعلوم، پشتون باغ، کوئٹہ

۱۳۰۹.	شیخ الحدیث مولانا نورالحق، مدرسہ جامع مفتاح العلوم، کوئٹہ	۱۳۵۱.	مولانا عبدالباقی، مدرسہ جامع رحمانیہ، کچلاک، بلوچستان
۱۳۱۰.	حافظ عبدالودود، مدرسہ انوارالقرآن، سرکی، کوئٹہ	۱۳۵۲.	حافظ محمد حسن، مدرسہ تجوید القرآن، خضدار، بلوچستان
۱۳۱۱.	مولانا عبدالحمید آغا، مدرسہ جامع انوار شرعیہ، پشتون آباد، کوئٹہ	۱۳۵۳.	مولانا حفیظ اللہ، مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ، فیصل کالونی، قلات
۱۳۱۲.	مولانا عبدالقدوس، مدرسہ جامعہ عبداللہ بن عباس، کوئٹہ	۱۳۵۴.	مفتی شفیع، مدرسہ جامعہ فاروقیہ، قلات
۱۳۱۳.	مولانا محمد امان اللہ، مدرسہ جامعہ ابوزر غفاری رضی، کوئٹہ	۱۳۵۵.	پروفیسر رانا منور خان، سابق ڈائریکٹر کالجز، فیصل آباد
۱۳۱۴.	مولانا محمد دین، مدرسہ جامعہ عمر سرکی روڈ، کوئٹہ	۱۳۵۶.	مفتی شاہد جمیل، جامعۃ الحسنین، فیصل آباد
۱۳۱۵.	حافظ محمد نعیم، مدرسہ جامعہ لقمان پشتون آباد، کوئٹہ	۱۳۵۷.	مفتی عارف جمیل، جامعۃ الحسنین، فیصل آباد s
۱۳۱۶.	مولانا محمد سعید، مدرسہ جامعہ حضرت بلال حبشی، کوئٹہ	۱۳۵۸.	علامہ سید علی کرار نقوی، جنرل سیکریٹری اتحاد بین المسلمین کونسل پاکستان، کراچی
۱۳۱۷.	مولانا حفیظ الرحمٰن، مدرسہ جامع حنفیہ، کوئٹہ	۱۳۵۹.	حافظ محمد عبدالرحمٰن سلفی، امیر جماعت غرباء اہل حدیث، کراچی
۱۳۱۸.	حضرت مولانا عبدالقادر قادری، مدرسہ جامعہ رضویہ قادریہ، کوئٹہ	۱۳۶۰.	علامہ عبدالخالق فریدی، ناظم شعبہ غرباء جمعیت علماء اہل حدیث، کراچی
۱۳۱۹.	حافظ ابوبکر، جامعہ سلفیہ، پشتون آباد، کوئٹہ	۱۳۶۱.	علامہ ڈاکٹر عامر عبداللہ محمدی، چیئرمین اتحاد بین المسلمین کونسل، کراچی
۱۳۲۰.	مولانا حافظ ابوحذیفہ، مدرسہ خالد بن ولید اہلحدیث، کوئٹہ	۱۳۶۲.	سید مظہر شاہ، مہتمم جامعہ الانور گلشن اقبال، کراچی
۱۳۲۱.	مولانا محمد سلیمان، مدرسہ انوارالصحابہ، کوئٹہ	۱۳۶۳.	علامہ روشن دین الرشیدی، ڈائریکٹر دارالتحقیق والاسناد، کراچی
۱۳۲۲.	مولانا ذاکر الرحمٰن، مدرسہ معاویہ پشتون آباد، کوئٹہ	۱۳۶۴.	مفتی محمد زبیر، نائب مہتمم جامعہ الصفہ، کراچی
۱۳۲۳.	مولانا تیمور، جامع مفتاح العلوم، پشین، بلوچستان	۱۳۶۵.	محمد حلیم خان غوری، رہنما جمعیت علماء پاکستان، کراچی
۱۳۲۴.	مولانا محمد اسد، مدرسہ جامعہ عزیزیہ، پشین، بلوچستان	۱۳۶۶.	محمد مستقیم نورانی، ناظم اعلیٰ جمعیت علماء، کراچی
۱۳۲۵.	مولانا رحمت الدین، مدرسہ دارالعلوم انوارالقرآن، پشین، بلوچستان	۱۳۶۷.	حافظ احمد علی، ڈپٹی جنرل جمعیت علماء اسلام، کراچی
۱۳۲۶.	مولانا سید آغا، بلوچستان، مدرسہ حقانیہ، پشین	۱۳۶۸.	مفتی محمد عابد، جمعیت علماء اسلام، کراچی
۱۳۲۷.	مولانا عبدالباقی، مدرسہ جامعہ فاروقیہ، پشین، بلوچستان	۱۳۶۹.	مفتی محمد غوث، مہتمم دارالعلوم محمدیہ صدر جے یو پی، کراچی
۱۳۲۸.	مولانا عبدالواحد، مدرسہ جامع صدیقیہ، پشین، بلوچستان	۱۳۷۰.	مفتی محمد عدنان کلیانوں، چیئرمین سنی علما کونسل، کراچی
۱۳۲۹.	مولانا ذاکر الرحمٰن، مدرسہ سراج العلوم، پشین، بلوچستان	۱۳۷۱.	مفتی محمد جان نعیمی مجددی، مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر، کراچی
۱۳۳۰.	مولانا محمد یوسف، مدرسہ جامع العلوم اسلامیہ علامہ عبدالغنی، چمن	۱۳۷۲.	علامہ سید نذیر عباس نقوی، صدر شیعہ علماء کونسل سندھ، کراچی
۱۳۳۱.	قاری نورالدین، مدرسہ امدادیہ، چمن	۱۳۷۳.	علامہ سید فرقان حیدر عابدی، ذاکرین امامیہ، کراچی
۱۳۳۲.	حاجی علی آغا، مدرسہ ضیاء العلوم، چمن	۱۳۷۴.	علامہ محمد صادق جعفری، مجلس وحدت المسلمین، کراچی
۱۳۳۳.	حافظ عزیز اللہ، جامعہ عربیہ تعلیم القرآن مال روڈ، چمن	۱۳۷۵.	محمد ریحان امجد، مہتمم دارالعلوم، کراچی
۱۳۳۴.	مولوی رحمت اللہ، جامعہ محمودیہ اسلامیہ بوغرار روڈ، چمن	۱۳۷۶.	ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی، مہتمم جامعہ اشرفیہ، سکھر، سندھ
۱۳۳۵.	مولوی نور محمد، مدرسہ جامعہ تجوید القرآن، چمن	۱۳۷۷.	مولانا محمد اکرم سعیدی، جنرل سیکریٹری جماعت اہل سنت، سندھ
۱۳۳۶.	مولانا سیف الرحمٰن، مدرسہ تعلیم القرآن، چمن	۱۳۷۸.	مولانا فضل محمد غنی یوسف زئی، استاد حدیث جامعہ علوم اسلامیہ، کراچی
۱۳۳۷.	مولانا قاسم خان اخونزادہ، جامعہ شمس العلوم، جامع مسجد ژوب، چمن	۱۳۷۹.	مفتی محمد یوسف قصوری، امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث، سندھ
۱۳۳۸.	مولوی عبدالرحمٰن، جامع ناصر العلوم ژوب، لورالائی	۱۳۸۰.	مولانا سیف اللہ، نعمانی مسجد، بلال کالونی، مسلم آباد کالونی
۱۳۳۹.	مولانا آغا محمد، جامع دارالعلوم اسلامیہ کوئٹہ روڈ، لورالائی	۱۳۸۱.	مولانا خادم النبی، منورہ مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۰.	مولوی عبداللہ جان، جامع مخزن العلوم، کوئٹہ روڈ، لورالائی	۱۳۸۲.	مولانا سمیع اللہ، نورانی مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۱.	مولانا محمد اشرف، مدرسہ جامع امدادیہ، لورالائی	۱۳۸۳.	مولانا عبدالغفار، اقصیٰ مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۲.	مولانا شاجہان، مدرسہ جامع عربیہ گوادر، بلوچستان	۱۳۸۴.	مولانا خادم الانبیاء، فاروقی مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۳.	حافظ عبدالباقی، مدرسہ عربیہ سراج العلوم، کشتی بازار تربت، بلوچستان	۱۳۸۵.	مولانا خلیل الرحمٰن، اللہ مالک مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۴.	مولانا عبدالحمید انقلابی، مدرسہ مفتاح العلوم گوادر، بلوچستان	۱۳۸۶.	مولانا صالح کریم، بلال مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۵.	مولانا عبدالحفیظ مینگل، مدرسہ اشرف المدارس، تربت، بلوچستان	۱۳۸۷.	مولانا نذر سید، مدینہ مسجد، ریڑھی روڈ، مسلم آباد
۱۳۴۶.	حافظ محمد حسن، مدرسہ تجوید القرآن، خضدار، بلوچستان	۱۳۸۸.	مولانا انور شیر، مکی مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۷.	مولانا محمد ضیاء قادری، مدرسہ ضیاء العلوم، تربت، بلوچستان	۱۳۸۹.	مولانا یوسف، حمزہ مسجد، مسلم آباد کالونی
۱۳۴۸.	مولانا محمد ابراہیم بروہی، مدرسہ محمدیہ تربت، بلوچستان	۱۳۹۰.	مولانا مجید گل، رحمانیہ مسجد، توحید آباد، لانڈھی
۱۳۴۹.	مولوی حمید اللہ، مدرسہ اصحاب صفہ کچلاک، بلوچستان	۱۳۹۱.	مولانا یار محمد، مدینہ مسجد، داؤد چالی، لانڈھی
۱۳۵۰.	قاری عبداللہ جان، مدرسہ جامعہ فیضیہ دارالعلوم، کچلاک، بلوچستان	۱۳۹۲.	مولانا اقبال، اللہ والی مسجد، داؤد فردوس چالی، لانڈھی

۱۳۹۳.	مولانا طیب، فی سبیل اللہ مسجد، فردوس چالی، لانڈھی، کراچی	۱۴۳۵.	مولانا عادل، مسجد و مدرسہ خاتم النبیین، پتھر روڈ، کراچی
۱۳۹۴.	مفتی عبدالباری، حقانی مسجد، داؤد چالی، کراچی	۱۴۳۶.	سعید الرحمان، ایم سی ۴۹۵، جامعہ الراشدات، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۳۹۵.	مولانا طارق نعمانی، امیر حمزہ مسجد، داؤد چورنگی، کراچی	۱۴۳۷.	مولانا شمعون سعید، مدرسہ عربیہ تحفیظ القرآن، راجہ منزل، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۳۹۶.	مولانا فیض الرحمٰن، مسلم مسجد، مسلم آباد کالونی، کراچی	۱۴۳۸.	مولانا محمد حفیظ عباسی، مسجد و مدرسہ زکریا، پتھر روڈ، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۳۹۷.	مولانا فضل وہاب، محمدی مسجد، مسلم آباد کالونی، کراچی	۱۴۳۹.	مولانا ذیشان، مسجد و مدرسہ حرا، گولڈ ٹاؤن، کراچی
۱۳۹۸.	مولانا طارق مسعود، ابوہریرہ مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۴۴۰.	مولانا اعظم، مدنی مسجد و مدرسہ، گولڈن ٹاؤن، کراچی
۱۳۹۹.	مولانا حق نواز، عقبیٰ مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۴۴۱.	مولانا فاروق خلیل، مسجد و مدرسہ باب شمسی، گولڈن ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۰.	مولانا شمس الحق، گلشن صحابہ، مسلم آباد کالونی، کراچی	۱۴۴۲.	مولانا حنیف شاہ، مسجد مقبول مدرسہ تعلیم القرآن، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۱.	مولانا شیر احمد عثمانی، نور مصطفیٰ مسجد، بلال کالونی، کراچی	۱۴۴۳.	مولانا ابن الحسن عباسی، جامعہ تراث الاسلام، شاہ فیصل نمبر ۳، کراچی
۱۴۰۲.	مولانا ساجد اللہ، مدینہ مسجد، لیبر کالونی F-11، لانڈھی، کراچی	۱۴۴۴.	مولانا اختر شاہ، مسجد و مدرسہ فیض الغفور، سلیم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی
۱۴۰۳.	مولانا اختر حسین، دربار حبیب مسجد، لیبر کالونی، F-11، کراچی	۱۴۴۵.	مولانا عزیز الرحمن دانش، اقرا ام القریٰ، گولڈن ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۴.	مولانا شمس الابرار، مفتاح العلوم، شیرپاؤ کالونی، کراچی	۱۴۴۶.	مولانا صدیق، اقرا روضۃ الاطفال گولڈن ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۵.	مولانا سید الرحمٰن شاہ، جامع مسجد قبا، بنگالی پاڑہ، لانڈھی، کراچی	۱۴۴۷.	مولانا ظاہر شاہ، مدرسہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۶.	مولانا شیر غازی، شاہی مسجد شیرپاؤ کالونی، سیکٹر ڈی، کراچی	۱۴۴۸.	مفتی حسان، مدرسہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۷.	مولانا عبدالغفار، رحمانیہ مسجد، کشمیر محلہ، لانڈھی، کراچی	۱۴۴۹.	مولانا صہیب عباسی، مسجد و مدرسہ عائشہ صدیقہ، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۰۸.	مولانا خالد، حقانی مسجد، بلال کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۰.	اویس معصومی، مسجد و مدرسہ العمر پتھر روڈ، کراچی
۱۴۰۹.	مفتی حزب الرحمٰن، صدیق اکبر لیبر کالونی، سیکٹر F-12، کراچی	۱۴۵۱.	مولانا عبداللطیف، مسجد و مدرسہ خضرا، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۱۰.	مولانا اکرام اللہ، عثمان بن عفان مسجد، شیرپاؤ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۲.	مولانا غلام حیدر، مسجد و مدرسہ مولیٰ، گرین ٹاؤن، کراچی
۱۴۱۱.	مولانا عرفان اللہ، عمر مسجد، شیرپاؤ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۳.	مولانا میر علوی، تحفیظ القرآن، سلیم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی
۱۴۱۲.	مولانا حضور حسین شاہ، فاروق اعظم مسجد، لیبر کالونی، F-12، کراچی	۱۴۵۴.	مولانا رضوان، اقرا یقین القرآن، سلیم ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی
۱۴۱۳.	مولانا ظفر اقبال، اللہ والی مسجد، شیرپاؤ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۵.	مفتی صدیق ہزاروی، جامعہ صدیقیہ، نصیر آباد، پیری، کراچی
۱۴۱۴.	مولانا عبدالمتین، علی المرتضیٰ مسجد، شیرپاؤ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۶.	مفتی محمد احسان، جامعہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ، گلشن حدید، کراچی
۱۴۱۵.	مولانا عزیز الرحمٰن صدیقی، نورانی مسجد، الکرم روڈ، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۷.	مفتی عبداللہ، مدرسہ دارالقرآن، یوسف عارفانی، گوٹھ، کراچی
۱۴۱۶.	مولانا سمیع الحق، سبحان اللہ مسجد، کپڑا گل محمد نگر، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۸.	مولانا شعیب، مدرسہ اشاعت القرآن، شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۴۱۷.	مولانا عارف محمود، حنفیہ مسجد، تھانہ قائد آباد، لانڈھی، کراچی	۱۴۵۹.	مولانا دلدار، مدرسہ شمس الہدیٰ، کریمہ شاہ، لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۴۱۸.	مولانا اقبال اللہ، جامعہ عثمانیہ، معین آباد، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۰.	مولانا عمر دین، جامعہ انوار العلوم، شفیع جاموٹ، گوٹھ، کراچی
۱۴۱۹.	مولانا محمد زرین، جامعہ اسلامیہ، مسلم آباد کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۱.	مفتی اللہ یار، جامعہ بدر العلوم، شافی جمور، گوٹھ، کراچی
۱۴۲۰.	مولانا شوکت علی، مسجد غفوریہ الکرم ملز، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۲.	مفتی ثاقب نعیمی، جامعہ عائشہ الصدیقہ، عبداللہ، گوٹھ، کراچی
۱۴۲۱.	مولانا اظہر، صدیقیہ مسجد، مسلم آباد، ریڑھی روڈ، کراچی	۱۴۶۳.	مولانا فیض اللہ، جامعہ سیدنا علی المرتضیٰ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۴۲۲.	مولانا عبدالوحید نورانی، بلال مسجد، بلال کالونی نمبر ۲، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۴.	مولانا عمر گل، مدرسہ خلفاء راشدین، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۴۲۳.	مولانا طاہر شاہ، عثمانیہ مسجد، بلال کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۵.	مفتی عمران، جامعہ عثمان بن عفان، گلشن حدید، کراچی
۱۴۲۴.	مولانا حضور بخش، بسم اللہ مسجد، شیرپاؤ کالونی، کراچی	۱۴۶۶.	مفتی حبیب الرحمٰن، مدرسہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ، لیبر اسکوائر، کراچی
۱۴۲۵.	مولانا مجیب الرحمٰن، بسم اللہ مسجد، بلال کالونی، کراچی	۱۴۶۷.	مولانا یار محمد، مدرسہ رحیمیہ چشتیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۴۲۶.	مولانا فیاض، چاؤل گودام مسجد، لانڈھی، کراچی	۱۴۶۸.	مفتی سلیم الدین، مدرسہ نظام الاولیاء، نصیر آباد، کراچی
۱۴۲۷.	مولانا رحمت اللہ، عمر فاروق مسجد، مسلم آباد کالونی، کراچی	۱۴۶۹.	مفتی رحمت اللہ، مدرسہ رحمانیہ، شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۴۲۸.	مولانا منصور، زکریا مسجد، ۸۹ لانڈھی، کراچی، کراچی	۱۴۷۰.	مفتی زین العابدین، مدرسہ برکت اللہ، شفیع محمد، گوٹھ، کراچی
۱۴۲۹.	مولانا فضل قادر، مدینہ مسجد، توحید آباد، کراچی	۱۴۷۱.	مفتی دلاور حسین، جامعہ تاجدار مدینہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۴۳۰.	مولانا طاہر، مدرسہ صورت القرآن نزد حنفیہ مسجد، چھوٹا گیٹ، کراچی	۱۴۷۲.	مفتی نعیم، مدرسہ اصحاب الصفہ، ظفر ٹاؤن، کراچی
۱۴۳۱.	مولانا عرفان اللہ فاروقی، مدرسہ تعلیم القرآن مکہ مسجد، گرین ٹاؤن، کراچی	۱۴۷۳.	مولانا عبدالمنان، مدرسہ سیدنا فاروق اعظم، ظفر ٹاؤن، کراچی
۱۴۳۲.	مولانا صداقت، مدرسہ فاطمۃ الزہرا للبنات، گرین ٹاؤن، کراچی	۱۴۷۴.	مولانا عبدالشکور، مدرسہ شیخین کریمین، قذافی ٹاؤن، کراچی
۱۴۳۳.	مولانا سرفراز، مدرسہ آمنہ الفردوس للبنات، آصف آباد، کراچی	۱۴۷۵.	مفتی عبدالحمید، جامعہ انوار العلوم نورانیہ، قذافی ٹاؤن، کراچی
۱۴۳۴.	مولانا فضل ربی، مسجد و مدرسہ رحمانیہ، آصف آباد	۱۴۷۶.	مفتی عبدالمجید، مدرسہ قاسم العلوم قدوسیہ، قاسم ٹاؤن، کراچی

۱۴۷۷.	مفتی شمس الدین، جامعہ شمسیہ اویسہ، ظفر ٹاؤن، کراچی	۱۵۱۹.	مولانا عبدالوارث، انوار العلوم، شاد باغ، ملیر، کراچی
۱۴۷۸.	مفتی منیب، دارالعلوم نعیمیہ، مدینہ لیبر اسکوائر، کراچی	۱۵۲۰.	مولانا عبدالرحمٰن، انوار العلوم، شاد باغ، ملیر، کراچی
۱۴۷۹.	مفتی عتیق الرحمٰن، جامعہ سراج العلوم سراجیہ، قائد آباد، کراچی	۱۵۲۱.	مولانا سلیم اللہ، جنت مسجد باغ رفیع، ملیر، کراچی
۱۴۸۰.	مولانا مفتی فواد، جامع مسجد صغریٰ، ملیر، کراچی	۱۵۲۲.	قاری اقرار، جنت مسجد باغ رفیع، ملیر، کراچی
۱۴۸۱.	قاری علی، جامع مسجد صغریٰ، ملیر، کراچی	۱۵۲۳.	مولانا عبیداللہ شاہد، جامع مسجد منیب، ملیر، کراچی
۱۴۸۲.	مولانا عبدالعلی، مسجد ملیر سٹی اسٹیشن، کراچی	۱۵۲۴.	مولانا محمود، جامع مسجد عباس، گلستان، ملیر، کراچی
۱۴۸۳.	مفتی افضل، جامع مسجد باب الجنت انوار ابراہیم، ملیر، کراچی	۱۵۲۵.	مولانا منظور یوسف، جامع مسجد دار السلام، ملت ٹاؤن،
۱۴۸۴.	مولانا مراد، جامع مسجد رحمت اللعالمین، ملیر، کراچی	۱۵۲۶.	مولانا سردار، جامع مسجد طیبہ، ملیر، کراچی
۱۴۸۵.	حضرت مولانا عبداللہ، جامع مسجد باب الرحمت، انوار ابراہیم، کراچی	۱۵۲۷.	مولانا بلال، جامع مسجد فاروق اعظم، ملیر، کراچی
۱۴۸۶.	مولانا عطاءاللہ واحدی، علی مرتضیٰ مسجد باغ، ملیر، کراچی	۱۵۲۸.	قاری علی اکبر، جامع مسجد فاروق اعظم، ملیر، کراچی
۱۴۸۷.	قاری عبدالباقی، جامعہ مجیدیہ، ملیر، کراچی	۱۵۲۹.	قاری نور محمد، جامع مسجد فاروق اعظم، ملیر، کراچی
۱۴۸۸.	سید ندیم حسین، جامعہ مجیدیہ، ملیر، کراچی	۱۵۳۰.	مولانا سمیع الحق، مدرسہ صدیقیہ فیض القرآن، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۴۸۹.	مولانا حافظ ابو بکر، جامع مسجد عزیز شفیع، رفیع بنگلوز، ملیر، کراچی	۱۵۳۱.	قاری سخی خان، مدرسہ جامعہ عائشہ للبنات، سبزی منڈی، کراچی
۱۴۹۰.	مفتی عبداللطیف، جامع مسجد رحمت اللعالمین، رفیع بنگلوز، ملیر، کراچی	۱۵۳۲.	محمد رمضان، مدرسہ القرآن یوسفیا، گلشن اقبال کراچی
۱۴۹۱.	مولانا عبدالرافع، جامع مسجد رحمت اللعالمین، ملیر، کراچی	۱۵۳۳.	قاری جان محمد عابد غوری، مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن، پرانی سبزی منڈی، کراچی
۱۴۹۲.	قاری رمضان، جامع مسجد رحمت اللعالمین، ملیر، کراچی	۱۵۳۴.	مولانا سید ذکی احمد، جامعۃ الامام بخاری، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۴۹۳.	قاری عبدالرحمٰن، فاروق مسجد، ملیر، کراچی	۱۵۳۵.	مولانا عبدالقادر، مدرسہ معصومیہ خدیجیہ، سپر ہائی وے، کراچی
۱۴۹۴.	مولانا یوسف، جامع مسجد قوسین، ملیر، کراچی	۱۵۳۶.	مولانا عمران الدین، مدرسہ جامعہ صدیقہ للبنات قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۴۹۵.	مولانا امان اللہ، جامع مسجد محمد، ملیر، کراچی	۱۵۳۷.	قاری لیاقت علی، مدرسہ خلیل العلوم، ائیر پورٹ، کراچی
۱۴۹۶.	مولانا سلمان واحدی، جامع مسجد جمیلہ، ملیر، کراچی	۱۵۳۸.	مولانا محمد عالم، جامعہ سراج العلوم، حب ریور روڈ، کراچی
۱۴۹۷.	مولانا عثمان خلیل، جامع مسجد زکریا، کراچی	۱۵۳۹.	قاری محمد طیب، مدرسہ نور القرآن، لانڈھی، کراچی
۱۴۹۸.	مولانا جمیل، ادارۃ الفرقان، ملیر، کراچی	۱۵۴۰.	قاری ثمر خان، مدرسہ نور القرآن، لانڈھی، کراچی
۱۴۹۹.	مفتی صدیق، ادارۃ الفرقان، ملیر، کراچی	۱۵۴۱.	مولانا غلام حیدر، جامعہ روضۃ الصالحات للبنات، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۵۰۰.	مولانا علی، ادارۃ الفرقان، ملیر، کراچی	۱۵۴۲.	قاری شیخ محمد عبدالقیوم، مدرسہ حمادیہ محمودیہ، ملیر ہالٹ، کراچی
۱۵۰۱.	قاری حسنین، جامع مسجد، زکریا، ملیر، کراچی	۱۵۴۳.	مولانا عبدالکریم، اقراء اسلامیہ، تجوید القرآن، لانڈھی، کراچی
۱۵۰۲.	مفتی زبیر، جامع مسجد معاذ ٹاؤن، کراچی	۱۵۴۴.	قاری محمد حنیف، مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن، لانڈھی، کراچی
۱۵۰۳.	قاری عبداللہ، جامع مسجد معاذ ٹاؤن، کراچی	۱۵۴۵.	محمد رحمان، جامعہ سعدیہ للبنات، منگھو پیر روڈ، کراچی
۱۵۰۴.	مولانا حنظلہ، ادارۃ الفرقان، ملیر، کراچی	۱۵۴۶.	قاری شاہجہان، اقراء روضۃ الفرقان، لیاری، کراچی
۱۵۰۵.	قاری بشیر، جامع مسجد باب الفضل، جامعہ ملیہ، ملیر، کراچی	۱۵۴۷.	مولانا محمد بلال، جامعہ حنفیہ تعلیم القرآن، گلشن معمار، کراچی
۱۵۰۶.	پروفیسر حسینی، خطیب جامع مسجد باب الفضل جامعہ ملیہ، ملیر، کراچی	۱۵۴۸.	محمد صابر، مدرسہ جامعہ مدینۃ العلوم، ابراہیم حیدری، کراچی
۱۵۰۷.	قاری یاسین، جامع مسجد رحمانیہ، ملیر، کراچی	۱۵۴۹.	محمد اسحاق، جامعہ قرآنیہ، بفر زون، کراچی
۱۵۰۸.	مولانا سلمان، جامع مسجد رحمانیہ، ملیر، کراچی	۱۵۵۰.	قاری محمد اظہر، مدرسہ حفصہ للبنات، سرجانی ٹاؤن، کراچی
۱۵۰۹.	قاری رفیق، جامع مسجد، رحمانیہ، ملیر، کراچی	۱۵۵۱.	مولانا محمد حنیف، مدرسہ تعلیم الاسلام، بلال کالونی، کراچی
۱۵۱۰.	مفتی بلال، جامع مسجد عائشہ، کراچی	۱۵۵۲.	قاری شاہنواز، مدرسہ احسن العلوم، نارتھ کراچی
۱۵۱۱.	قاری سیف اللہ، جامع مسجد عائشہ، کراچی	۱۵۵۳.	مولانا سید ضیاء الدین، مدرسہ ضیاء العلوم، بلاول ٹاؤن، کراچی
۱۵۱۲.	قاری علی، جامع مسجد عائشہ، سوداگران، ملیر، کراچی	۱۵۵۴.	مفتی طاہر شاہ، مدرسہ دعوۃ الحق، اولڈ مظفر آباد کالونی، کراچی
۱۵۱۳.	مولانا یاسر نور، جامع مسجد صدیقی، ملیر، کراچی	۱۵۵۵.	مولانا فیض الایمان، جامعہ فیض القرآن، مظفر آباد کالونی، کراچی
۱۵۱۴.	مولانا معاذ نور، مدرسہ حضرت ابو موسیٰ، ملیر، کراچی	۱۵۵۶.	حضرت مولانا شمس الوھاب، مدرسہ معاویہ ابن ابی سفیان، اولڈ مظفر آباد، کراچی
۱۵۱۵.	قاری حماد اللہ، مدرسہ حضرت ابو موسیٰ، ملیر، کراچی	۱۵۵۷.	مولانا عبدالبصیر صاحب، مدرسہ شاعت القرآن، مظر آباد، کراچی
۱۵۱۶.	قاری عمیر، صدیقی مسجد، ملیر، کراچی	۱۵۵۸.	مولانا عبدالقدوس، مدرسہ نعمانیہ، لیاری، کراچی
۱۵۱۷.	قاری عتیق الرحمٰن، مسجد عزیز شفیع، ملیر، کراچی	۱۵۵۹.	مولانا عبدالباری، ناظم اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ، لیاری، کراچی
۱۵۱۸.	مفتی صباح الدین، انوار العلوم، شاد باغ، ملیر، کراچی	۱۵۶۰.	مولانا شبیر احمد عثمانی، مدرسہ امدادیہ تعلیم القرآن، لیاری، کراچی

۱۵۶۱.	مولانا عبد الرحمٰن، جامعہ شکوریہ تعلیم القرآن، ماڑی پور روڈ، کراچی	۱۶۰۳.	مفتی جمیل، جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۲.	مولانا حسین احمد، جامعہ مدینہ، لیاری، کراچی	۱۶۰۴.	مولانا ارشاد، جامعہ امام ابو حنیفہ، مکہ مسجد، کراچی
۱۵۶۳.	مولانا قاری عبد المنان، مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ سائٹ ایریا، کراچی	۱۶۰۵.	مولانا سمیع الرحمٰن، جامعہ اسلامیہ مار نیر بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۴.	مفتی حبیب الرحمٰن، اسلامیہ محمدیہ تعلیم القرآن، صدر، کراچی	۱۶۰۶.	مولانا امجد، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی
۱۵۶۵.	مفتی تاج الدین، مدرسہ محمد بن قاسم، لیاری، کراچی	۱۶۰۷.	مفتی حبیب الرحمٰن، جامعہ عمر بن خطاب، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۶.	مفتی عبد اللہ ہزاروی، مدرسہ اشرف العلوم، کورنگی، کراچی	۱۶۰۸.	مفتی ابو بکر، جامعہ دار العلوم چشتیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۷.	مولانا عبد الغفار، جامع مسجد شاہی و مدرسہ اسلامیہ، لانڈھی، کراچی	۱۶۰۹.	حضرت مولانا دیدار، جامعہ سراج العلوم مدنیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۸.	مفتی بخت زادہ، مدرسہ بیان القرآن و جامع مسجد اقصیٰ، مظفر آباد، کراچی	۱۶۱۰.	مولانا محمد احسان، جامعہ امام محمد رحمۃ اللہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۶۹.	مولانا طارق، جامع مسجد گلزار حبیب و مدرسہ عثمانیہ، بلاول ٹاؤن، کراچی	۱۶۱۱.	مفتی عبد الحمید، جامعہ صدیقیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۰.	مولانا عبد الستار، جامع مسجد بلال و مدرسہ فاروق اعظم، بلاول ٹاؤن	۱۶۱۲.	مفتی عتیق الرحمٰن، جامعہ حمادیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۱.	مولانا نور محمد، مدرسہ و مسجد امیر حمزہ، نیو مظفر آباد	۱۶۱۳.	مولانا امتیاز، جامعہ عثمان بن عفان، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۲.	مفتی شیرین شاہ، مدرسہ جامعہ ابو ہریرہ، ریڑھی روڈ، مظفر آباد	۱۶۱۴.	مولانا شیر گل، جامعہ ابو بکر صدیق، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۳.	مولانا ریاض، جامع مسجد و مدرسہ المصطفےٰ، نیو مظفر آباد	۱۶۱۵.	مفتی رحیم شاہ، مدرسہ بحر العلوم الاسلامیہ بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۴.	مولانا عبد الرحمٰن مدرسہ یوسفیہ، نیو مظفر آباد	۱۶۱۶.	مولانا ضیاء الرحمٰن، جامعہ علی المر تضیٰم بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۵.	مولانا تاج الحق، مسجد و مدرسہ محمدی، ریڑھی روڈ، کراچی	۱۶۱۷.	مولانا طیب ہزاروی، جامعہ نعیمیہ درویشیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۶.	مفتی عبد القیوم صاحب، مدرسہ جامعہ طاہریہ، بختاور گوٹھ، کراچی	۱۶۱۸.	حضرت مولانا انیق، مدرسہ مدینۃ العلوم، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۷.	مولانا مختار، جامع مسجد و مدرسہ ابو بکر صدیق، بختاور گوٹھ، لانڈھی	۱۶۱۹.	مفتی توصیف الرحمٰن، مدرسہ حیدر کرار، شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۵۷۸.	مفتی مقصود احمد، جامع مسجد احسان نور، ۱۹-بی، شاہ لطیف ٹاؤن	۱۶۲۰.	مولانا علیم الرحمٰن، جامعہ مدرسہ امیر معاویہ، یوسف عارفانی گوٹھ، کراچی
۱۵۷۹.	مفتی مظہر الدین، جامع مسجد مدینہ، شاہ لطیف بن قاسم، کراچی	۱۶۲۱.	مفتی حلیم الرحمٰن، جامعہ حسنین کریمین، عبد اللہ گوٹھ، کراچی
۱۵۸۰.	مولانا احسان، جامع مسجد مازنیہ، بن قاسم، کراچی	۱۶۲۲.	مفتی دلدار، مدرسہ امام مالک، نصیر آباد، کراچی
۱۵۸۱.	مولانا محمد قاسم فاروقی، جامعہ عبد اللہ بن عثمان بن قاسم، کراچی	۱۶۲۳.	مولانا عبد المجید، جامعہ قادسیہ قاسم العلوم، لاشاری گوٹھ، کراچی
۱۵۸۲.	مولانا محمد وسیم احمد، جامعہ مسجد عثمان، شاہ لطیف، کراچی	۱۶۲۴.	مولانا شاہ نواز، جامعہ شمس العلوم مدینہ، شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۵۸۳.	مولانا عمران، جامع مسجد الحرمین، بن قاسم، کراچی	۱۶۲۵.	مفتی احمد الرحمٰن، مدرسہ دار لفیوض، گلشن حدید، کراچی
۱۵۸۴.	مولانا سیف اللہ، مدرسہ عمر بن خطاب، بن قاسم، کراچی	۱۶۲۶.	مفتی شاہد، مدرسہ نعمانیہ، گلشن حدید، کراچی
۱۵۸۵.	مولانا الیاس بنگش، جامع مسجد زکریا، بن قاسم، کراچی	۱۶۲۷.	مفتی رحیم گل، مدرسہ عائشہ صدیقیہ، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۵۸۶.	مولانا بدر الزمان عابد، جامع مسجد اماں خدیجۃ الکبریٰ، کراچی	۱۶۲۸.	مولانا کفایت اللہ مخلص، جامعہ اشرفیہ، G-۳۶، لانڈھی، کراچی
۱۵۸۷.	مولانا شمس الرحمان، جامع مسجد و مدرسہ بدر العلوم قاسمیہ، کراچی	۱۶۲۹.	مولانا نور احمد، جامعہ انصاریہ، G-۳۶، لانڈھی، کراچی
۱۵۸۸.	مولانا اللہ بخش، جامعہ مدرسہ حیدریہ غفوریہ، کراچی	۱۶۳۰.	مولانا شیخ الاسلام، دار العلوم رحمانیہ، G-۳۶، لانڈھی، کراچی
۱۵۸۹.	مولانا عابد الرحمٰن، جامع قاسمیہ بن قاسم ٹاؤن، ملیر، کراچی	۱۶۳۱.	مولانا لقمان حکیم، مدرسہ سلمان فارسہ، G-۳۶، لانڈھی، کراچی
۱۵۹۰.	مولانا زکریا، مدرسہ اسلامیہ حیدریہ، بن قاسم، کراچی	۱۶۳۲.	مولانا عظیم الدین مختار، مدرسہ دینیہ تعلیم القرآن، دار العلوم بستی، کورنگی، کراچی
۱۵۹۱.	شیخ الحدیث عبد الکریم، مدرسہ اشاعت القرآن بن قاسم، کراچی	۱۶۳۳.	مولانا عزیز الحق انجم، مدرسہ قرآنیہ محمد آباد کالونی، لانڈھی، کراچی
۱۵۹۲.	مفتی عبد الماجد، مدرسہ برکات مدینہ بھینس کالونی، کراچی	۱۶۳۴.	مولانا محمد سعید، المعہد الاسلامی، G-۳۶، لانڈھی، کراچی
۱۵۹۳.	مولانا عادل، مدرسہ جامعہ احمدیہ نوریہ، یوسف گوٹھ، کراچی	۱۶۳۵.	مولانا حسنین معاویہ، مدرسہ معاویہ بن ابی سفیان، معین آباد، لانڈھی، کراچی
۱۵۹۴.	مفتی طارق مسعود، جامعہ علی المرتضیٰ، نصیر آباد، بن قاسم، کراچی	۱۶۳۶.	مولانا حسیب اللہ اشرف، معہد القرآن والعلوم الاسلامیہ، G-۳۶، شریف کالونی، کراچی
۱۵۹۵.	مفتی عبد الروٴف، جامعہ علویہ یوسفیہ D-۳۰، بن قاسم، کراچی	۱۶۳۷.	مولانا سعید امین سعدی، مدرسہ زینت القرآن، جمعہ بلوچ گوٹھ، کراچی
۱۵۹۶.	مفتی اشفاق چشتی، مدرسہ رحیمیہ للبنات، یوسف گوٹھ، کراچی	۱۶۳۸.	مولانا مختار احمد، دار العلوم، امیر حمزہ گلشن معمار، کراچی
۱۵۹۷.	مفتی عنایت الرحمان، مدرسہ نجم المدارس F-۳۰، بن قاسم	۱۶۳۹.	مولانا سید حسین فاروقی، جامعہ سکینہ للبنات، ابراہیم حیدری، کراچی
۱۵۹۸.	مولانا راشد، مدرسہ ارشاد الاسلام، پیپری، کراچی	۱۶۴۰.	مولانا نور المبین، مدرسہ عبد اللہ بن مسعود، محمود آباد، کراچی
۱۵۹۹.	مولانا حبیب الرحمان، مدرسہ حبیبیہ، لاشاری گوٹھ، کراچی	۱۶۴۱.	مولانا محمد یونس، جامعہ فرقانیہ، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۶۰۰.	مولانا حیدر، جامعہ اشاعت القرآن، D-۲۰، بن قاسم، کراچی	۱۶۴۲.	مولانا عزیز الحق خالد، مدرسہ اصحاب بدر، کورنگی، کراچی
۱۶۰۱.	مولانا احسان، مدرسہ ابی بن کعب C-۲۰، کراچی	۱۶۴۳.	مولانا محمد عمر سعید، مدرسہ محمودیہ، زمان ٹاؤن، کورنگی، کراچی
۱۶۰۲.	مولانا سمیع اللہ، جامعہ عطاء العلوم، بن قاسم، شاہ لطیف، کراچی	۱۶۴۴.	مولانا محمد ابراہیم فضل، مدرسہ ابو ایوب انصاری، علی گوٹھ، کراچی

۱۶۴۵.	مولانا محمد سلیم سکندر، جامعہ حیدریہ، سوکوارٹر، کورنگی، کراچی	۱۶۸۷.	قاری علی خان، مدرسہ جامعہ اسلامیہ بن عفان، مانسرہ کالونی، کراچی
۱۶۴۶.	مولانا نور کوثر صدیقی، مدرسہ عائشہ للبنات، بنگالی کیمپ، کراچی	۱۶۸۸.	قاری فضل غفار، جامعہ تحفیظ القرآن، مجاہد کالونی ڈالمیا، کراچی
۱۶۴۷.	مولانا محمد الیاس نعیم، مدرسہ فاروقیہ، G-۳۶، شریف کالونی، کراچی	۱۶۸۹.	علامہ فضل غفار، اقراء حدیقتہ الاطفال، مجاہد کالونی فیز II، ڈالمیا، کراچی
۱۶۴۸.	مولانا غلام سرور، مدرسہ الھیہ فیضیہ، سوکوارٹر، کوارٹر، کراچی	۱۶۹۰.	مولانا ثناء الرحمٰن، مدرسہ مفتاح العلوم، نارتھ ناظم آباد، کراچی
۱۶۴۹.	مولانا محمد ابراہیم صدیقی، جامعہ اشرف العلوم، غوث پاک روڈ کورنگی، کراچی	۱۶۹۱.	عنایت اللہ، مدرسہ عبداللہ ابن عباس، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن، کراچی
۱۶۵۰.	مولانا محمد ہاشم، جامعہ عمر بن عبدالعزیز، جمعہ گوٹھ، کورنگی، کراچی	۱۶۹۲.	قاری نوابزادہ، مدرسہ عبداللہ بن عباس، الٰہی کالونی سائٹ، کراچی
۱۶۵۱.	مولانا سلطان الاسلام، معہد الارشاد، موسیٰ کالونی، کراچی	۱۶۹۳.	قاری محمد سیف اللہ، مدرسہ سعود، بن قاسم ٹاؤن، کراچی
۱۶۵۲.	مولانا جعفر احمد، جامعہ ہندہ للبنات، G-۳۶، لانڈھی، کراچی	۱۶۹۴.	حافظ اختر نواز، مدرسہ زینت القرآن، پی آئی بی کالونی، کراچی
۱۶۵۳.	مولانا طاہر، سہیل مسجد، شیرپاؤ کالونی، کراچی	۱۶۹۵.	قاری محمد امین، مدرسہ حفصہ للبنات والبنین، گلشن اقبال ٹاؤن، ملیر، کراچی
۱۶۵۴.	مولانا آفتاب احمد، غوثیہ مسجد، کشمیری محلہ، لانڈھی، کراچی	۱۶۹۶.	مولانا عبدالرحیم، مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن، مدینہ کالونی، کھوکھراپار، کراچی
۱۶۵۵.	مولانا عطاء الرحمٰن، بلال مسجد ۸۹، لانڈھی، کراچی	۱۶۹۷.	مولانا محمد فاروق، مدرسہ عربیہ تحفیظ القرآن، رحمان گوٹھ، ہاکس بے، کراچی
۱۶۵۶.	مولانا سرور، خالد بن ولید، مانسہرہ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۶۹۸.	قاری محمد عمر ناصر، مدرسہ اصحاب صفہ، منگھوپیر روڈ، کراچی
۱۶۵۷.	مولانا افتخار شاہ، مکہ مسجد، مانسہرہ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۶۹۹.	مولانا شبیر احمد جوکھیو، مدرسہ اویس کرنی، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۶۵۸.	مولانا انوار، بسم اللہ مسجد، مانسہرہ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۷۰۰.	قاری جمیل احمد، مدرسہ رحمانیہ تعلیم القرآن، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۶۵۹.	مولانا شاکر اللہ، مسجد نور، مانسہرہ کالونی، لانڈھی، کراچی	۱۷۰۱.	مولانا نعمت اللہ، جامعہ سعدیہ کراچی للبنان وللبنات، کوئٹہ ٹاؤن، کراچی
۱۶۶۰.	مولانا جلال، قبیہ مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۲.	قاری محمد وجیہ الدین، جامعہ انوار محمد جامعہ مسجد طلحہ، کراچی
۱۶۶۱.	مولانا غلام محمد عاصم، مسجد اقصیٰ، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۳.	علامہ جمیل خان، نور الافق A-۵۴، گلزار ہجری، کراچی
۱۶۶۲.	مولانا سلیمان، سیبہ مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۰۴.	قاری حیات اللہ، مدرسہ اقراء ضیاء القرآن، شاہ لطیف ٹاؤن، کراچی
۱۶۶۳.	مولانا عبدالرحیم، مدینہ مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۵.	قاری گل زمان معاویہ، جامعہ اشاعت الاسلام، جامعہ مسجد سرجانی ٹاؤن، کراچی
۱۶۶۴.	مولانا عبدالمفتی، غوثیہ مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۶.	قاری غلام عباس، مدرسہ حنفیہ للبنات، سیکٹر C/۷، نارتھ کراچی
۱۶۶۵.	مولانا شمس الحق، مدینہ مسجد گند دوالی، مانسرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۷.	مولانا عتیق اللہ بیگ، مدرسہ شادار ارقام پلاٹ نمبر ۷۷-R-۴، کراچی
۱۶۶۶.	مولانا عزیز اللہ، بیت المکرم مسجد، مانسہرہ کالونی، کراچی	۱۷۰۸.	مولانا سبحان اللہ، مدرسہ عاصمہ للبنات، فقیر مسجد، گارڈن ویسٹ، کراچی
۱۶۶۷.	مولانا اویس، نمرہ مسجد فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۰۹.	مولانا سبحان اللہ، مدرسہ مظہر العلوم جامعۃ الصالح، منگھوپیر روڈ، کراچی
۱۶۶۸.	مولانا طارق محمود مجددی، غوثیہ مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۰.	مولانا خیر الرحیم، مدرسہ، عثمان بن عفان، کیماڑی ٹاؤن، کراچی
۱۶۶۹.	مفتی ریاست علی، سنہری مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۱.	مولانا عبدالقدوس، جامعہ نعمانیہ، غریب شاہ لین، لیاری، کراچی
۱۶۷۰.	مولانا ضیاء الحق، مسجد ابوبکر صدیق، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۲.	مولانا محمد اعجاز، یٰسین القرآن للبنات بلاک ۱۹ام، گلشن اقبال، کراچی
۱۶۷۱.	مولانا صادق شاہ، قادریہ مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۳.	مولانا محمد طیب، مدرسہ مفتاح القرآن، مہران ٹاؤن، کورنگی، کراچی
۱۶۷۲.	مفتی صادق، سبحانی مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۴.	مولانا ثاقب الدین خان، جامعۃ الزیتون، اتحاد ٹاؤن، بلدیہ، کراچی
۱۶۷۳.	خطیب عبدالرحمٰن، مرکزی جامع مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۵.	مولانا سعید الرحمان، مدرسہ خلفائے راشدین، بابر موڑ، نارتھ کراچی
۱۶۷۴.	مولانا محمد امین، جامع مسجد اخلاص، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۶.	مولانا محمد اسلام، مدرسہ جامعہ مسجد سبوانی، چھباگلی، جوڑیا بازار، کراچی
۱۶۷۵.	مولانا سعید احمد، مدینہ مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۷.	قاری محمد یٰسین، دارالعلوم عربیہ رضائے مصطفیٰ، کورنگی نمبر ڈھائی، کراچی
۱۶۷۶.	مولانا محمد آصف، نورانی مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۸.	علامہ حسن محمد عظیمی، اقراء روضۃ الاطفال عظیمی، لاسی گوٹھ، گڈاپ، کراچی
۱۶۷۷.	مولانا نور شاہ، عمر بن خطاب مسجد، فیوچر کالونی، کراچی	۱۷۱۹.	مولانا شاہ نواز، مدرسہ عثمان بن زیاد للبنات گل محمد لین چاکیواڑہ، لیاری، کراچی
۱۶۷۸.	قاری محمد امیر الدین زاہد، جامعہ امیر المدارس، احسن آباد، کراچی	۱۷۲۰.	قاری محمد عارف، اقراء روضۃ الاطفال، گلشن معمار، کراچی
۱۶۷۹.	قاری محمد اعظم، مدرسہ سعدیہ للبنات، شفیق کالونی، فیڈرل بی ایریا، کراچی	۱۷۲۱.	مولانا محمد طیب، مدرسہ محمد نعمان بن ثبت، کورنگی، کراچی
۱۶۸۰.	مولانا شیخ محسن علی مدرسہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق لسبیلہ چوک، محمدی کالونی کراچی	۱۷۲۲.	مولانا اکبر شاہ، مدرسہ شاہ تعلیم القرآن، سلطان آباد سوسائٹی، منگھوپیر، کراچی
۱۶۸۱.	قاری عبدالغفار، مدرسہ اقراء دار القرآن، بلال کالونی، کراچی	۱۷۲۳.	مولانا عبدالغفار، مدرسہ فیض القرآن حقانیہ، اسٹیڈیم روڈ دلمیہ، کراچی
۱۶۸۲.	قاری محمد اقبال، مدرسہ زینت القرآن، پی این ٹی کالونی گذری، کراچی	۱۷۲۴.	قاری نعمان عالم، مدرسہ نعمان السلام، گلشن اقبال، کراچی
۱۶۸۳.	مولانا اصغر خان، جامعہ ربانی العلوم، للبنات، قیوم آباد، کراچی	۱۷۲۵.	قاری عبدالرحمن، اقرا مدینۃ الاطفال، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۶۸۴.	قاری نصیر محمد، اقراء مدنیات اطفال اعظم ٹاؤن، سہراب گوٹھ، کراچی	۱۷۲۶.	مولانا سجاد حسن، اقراء درار قم، بلال بیکری ناظم آباد، کراچی
۱۶۸۵.	حافظ غلام یٰسین، مدرسہ جامعۃ القرآن بن عفان، سکندر آباد، گلزار ہجری، کراچی	۱۷۲۷.	قاری محمد اسماعیل، مدرسہ تعلیم القرآن خلفائے راشدین، ناظم آباد، کراچی
۱۶۸۶.	قاری محبوب احمد، ادارۂ عثمانیہ تعلیم القرآن، گلزار ہجری، ملیر، کراچی	۱۷۲۸.	مولانا محمد طیب صدیقی، مدرسہ تحفیظ القرآن حمیدی، ڈالمیا، کراچی

۱۷۲۹.	مولانا گل روز خان.....، مدرسہ انوار القرآن، بلدیہ ٹاؤن، کراچی	۱۷۷۱.	قاری محمد ادریس، مدرسہ دار القرآن، منگھو پیر روڈ، کراچی
۱۷۳۰.	قاری فیض الرحمن، مدرسہ اصلاح الاطفال، لیاری، کراچی	۱۷۷۲.	مولانا مسعود الحق، مدرسہ تاج القرآن، ایف بی ایریا، کراچی
۱۷۳۱.	مولانا سعید اللہ، مدرسہ اقرا تعلیم القرآن، سہراب گوٹھ، کراچی	۱۷۷۳.	قاری آدم شیر، مدرسہ سعد بن ابی وقاص، کورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۷۳۲.	قاری حفیظ الرحمٰن، مدرسہ امام اعظم ابو حنیفہ، سہراب گوٹھ، کراچی	۱۷۷۴.	مولانا محمد اسحاق فاروقی، مدرسہ انوار القرآن، کورنگی، کراچی
۱۷۳۳.	قاری محمد یوسف، مدرسہ تعلیم القرآن للبنات وللبنین، اورنگی ٹاؤن، کراچی	۱۷۷۵.	مولانا عبد الرؤف عابد، مدرسہ عربیہ اسلامیہ اصاحتہ القرآن، کراچی
۱۷۳۴.	قاری عبد المالک، مدرسہ تعلیم القرآن غوثیہ عمر مسجد، لیاری ایکسپریس، کراچی	۱۷۷۶.	قاری رفیع اللہ صدیقی، جامعہ صدیقہ حزب اللہ، سائٹ ٹاؤن، کراچی
۱۷۳۵.	مولانا شفیع عالم، مدرسہ عربیہ رشیدیہ، گورنگی نمبرا، کراچی	۱۷۷۷.	قاری حزب اللہ، مدرسہ عائشہ صدیقہ، حب ریور روڈ، کراچی
۱۷۳۶.	مولانا محمد عیسیٰ، مدرسہ امام بخاری، الآصف اسکوائر، کراچی	۱۷۷۸.	مولانا عبید الرحمٰن، مدرسہ تعلیم القرآن رحمانیہ، حیدری، کراچی
۱۷۳۷.	قاری زاہد حسین، مدرسہ دار العلوم یوسفی، کورنگی، کراچی	۱۷۷۹.	قاری سید ظفر اللہ، مدرسہ عربیہ معروف العلوم، ناظم آباد، کراچی
۱۷۳۸.	مولانا محمود الحسن، مدرسہ خدیجہ الکبریٰ للبنات، ایف بی ایریا، کراچی	۱۷۸۰.	قاری احسن الرشید، مدرسہ اباء بن قعاب، کالاپل، کراچی
۱۷۳۹.	مولانا عبد الحمید بدری، جامعہ رحمتہ للعالمین، ملیر، کراچی	۱۷۸۱.	مولانا محمد نصیر، مدرسہ عربیہ تجویز القرآن، گارڈن ویسٹ، کراچی
۱۷۴۰.	قاری محمد سلیمان آفریدی، جامعہ عمر فاروق، اتحاد ٹاؤن، کراچی	۱۷۸۲.	قاری خالد عمر، مدرسہ روضۃ العلم، اجمیر نگر، کراچی
۱۷۴۱.	مولانا عبد الصمد، مدرسہ عربیہ تدریس القرآن، گڈاپ ٹاؤن، کراچی	۱۷۸۳.	مولانا محمد قوال، مدرسہ اقراء روضۃ الاحفصہ، ملیر، کراچی
۱۷۴۲.	مولانا محمد صدیقی، مدرسہ مدینہ للبنات، لانڈھی، کراچی	۱۷۸۴.	قاری محمد اسحاق، مدرسہ جامعہ رشیدیہ، کورنگی، کراچی
۱۷۴۳.	قاری عبید اللہ، مدرسہ نصرت السلام، موسیٰ کالونی، کراچی	۱۷۸۵.	قاری محمد سعد اللہ، اقراء روضۃ الاعلم، نارتھ، کراچی
۱۷۴۴.	قاری محمد وسیم، مدرسہ علی المرتضیٰ، اورنگی ٹاؤن، کراچی	۱۷۸۶.	مولانا محمد یوسف، جامعہ عثمانیہ، ضیاء الحق، گلشن اقبال، کراچی
۱۷۴۵.	قاری محمد صادق، مدرسہ عثمانیہ، فیض القرآن، کورنگی، کراچی	۱۷۸۷.	قاری راز محمد، جامعہ دار العلوم العربیہ، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۷۴۶.	قاری محمد عاشق، مدرسہ انوار القرآن، اجمیر نگری، نارتھ، کراچی	۱۷۸۸.	مولانا سعد اللہ، جامعہ مدینہ للبنات، نارتھ کراچی
۱۷۴۷.	قاری محمد نعیم، مدرسہ محمدی مظہر الاسدی خدیجہ الکبری، تیسر ٹاؤن	۱۷۸۹.	محمد عطاء الرحمٰن، جامعہ انوار السلام، نیشنل ہائی وے، کراچی
۱۷۴۸.	قاری دوست محمد، مدرسہ دار القرآن فتحیہ، سعید آباد بلدیہ ٹاؤن، کراچی	۱۷۹۰.	مولانا وزیر احمد، مدرسہ تعلیم القرآن، لیاری کراچی
۱۷۴۹.	مولانا عطاء اللہ قاسمی، مدرسہ شاہ صدیق اکبر نعمانی، اعظم ٹاؤن، کراچی	۱۷۹۱.	قاری عبد المالک، مدرسہ محمدیہ، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۷۵۰.	مولانا امان اللہ، مدرسہ حضرت عمر بن خطاب، کشمیر کالونی، کراچی	۱۷۹۲.	مولانا محمد جاوید، مدرسہ خادم العلوم، گلزار ہجری، کراچی
۱۷۵۱.	قاری ذوالفقار احمد، مدرسہ اقراء روضۃ القرآن، تیسر ٹاؤن، کراچی	۱۷۹۳.	مولانا سید رئیس احمد، جامعہ سعودہ للبنات، اسکیم ۳۳، کراچی
۱۷۵۲.	قاری رحمت اللہ رئیس، مدرسہ تعلیم القرآن، بغدادی، لیاری، کراچی	۱۷۹۴.	قاری اسد اللہ، الجامعہ الاسلام دار العلوم، صرافہ بازار، کراچی
۱۷۵۳.	مولانا محمد اسماعیل، مدرسہ گلشن، حضرت علی پٹھان کالونی، وائرلیس گیٹ، کراچی	۱۷۹۵.	قاری ارشد علی، مدرسہ تعلیم القرآن، کورنگی کراچی
۱۷۵۴.	مولانا مجیب الرحمٰن، مدرسہ رقیہ للبنات، نیو رشید آباد، کراچی	۱۷۹۶.	قاضی عبد الحئی، مدرسہ زینت القرآن اسٹیل میل، کراچی
۱۷۵۵.	قاری احمد ممتاز، جامعہ خلفائے راشدین ہاکس بے روڈ، ماڑی پور، کراچی	۱۷۹۷.	مولانا عزیز الرحمٰن، مدرسہ انوار القرآن، شیریں جناح کالونی، کراچی
۱۷۵۶.	علامہ ندیم رفعت، مدرسہ خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ، کراچی	۱۷۹۸.	مولانا شمس الدین، دینیہ تعلیم القرآن، کورنگی، کراچی
۱۷۵۷.	قاری غلام محمد، مدرسہ دار القرآن، مہران ٹاؤن، کورنگی، کراچی	۱۷۹۹.	قاری فیض اللہ، جامعہ فیض الاسلام، سپر ہائی وے، کراچی
۱۷۵۸.	مولانا محمد یوسف، مدرسہ سعد بن معاذ، گڈاپ ٹاؤن ملیر، کراچی	۱۸۰۰.	مولانا حبیب الرحمٰن، جامعہ حفیظ اللبنات، نارتھ کراچی
۱۷۵۹.	قاری عبد الغفار، اقراء مدرسہ اسلام، گڈاپ ٹاؤن ملیر، کراچی	۱۸۰۱.	قاری محمود احمد، مدرسہ جامعہ عبد اللہ بن عباس، گڈاپ ٹاؤن، کراچی
۱۷۶۰.	قاری محمد گلزار، جامعہ فاروقیہ، تحفیظ القرآن، بڑا بورڈ، کراچی	۱۸۰۲.	مولانا ظہیر احمد، اقراء اصلاح الاطفال، سلطان آباد، کراچی
۱۷۶۱.	علامہ خالد محمود، مدرسہ عثمانیہ، میٹروول تھرڈ اسکیم ۳۳، کراچی	۱۸۰۳.	مولانا محمد ابراہیم، دار العلوم اسلامیہ، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۷۶۲.	قاری مجید اللہ، مدرسہ علی المرتضیٰ، فرنٹیئر کالونی، اورنگی ٹاؤن، کراچی	۱۸۰۴.	قاری فیض الرحمٰن، مدرسہ فیض الغفور، نارتھ ناظم آباد، کراچی
۱۷۶۳.	قاری جبران، مدرسہ فاروق اعظم، گل محمد لین، لیاری، کراچی	۱۸۰۵.	قاری محمد اصغر، مدرسہ صدیقہ، اورنگی ٹاؤن، کراچی
۱۷۶۴.	قاری محمود، مدرسہ قاسم العلوم نیو حاجی کیمپ، سلطان آباد، کراچی	۱۸۰۶.	مولانا عتیق الرحمٰن، مدرسہ سید الشہداء حمزہ، شانتی نگر ڈالمیا، کراچی
۱۷۶۵.	علامہ عبد الوکیل، مدرسہ عثمانیہ، پیر بخش گوٹھ گڈاپ ٹاؤن، کراچی	۱۸۰۷.	قاری امیر محمد، مدرسہ ام کلثوم، بلدیہ ٹاؤن، کراچی
۱۷۶۶.	شاہد کوثر، جامعہ المدینہ الغوثیہ، مشرف کالونی ہاکس بے، کراچی	۱۸۰۸.	قاری عبد الحمید، جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم، سپر ہائی وے، کراچی
۱۷۶۷.	قاری عبد الستار، مدرسہ عربیہ القرآن، منگھو پیر روڈ گڈاپ، کراچی	۱۸۰۹.	مولانا وقاص احمد، مدرسہ احسن القرآن، لانڈھی، کراچی
۱۷۶۸.	قاری محمد احسان، مدرسہ تعلیم القرآن عبد اللہ بن مسعود، لیاری، کراچی	۱۸۱۰.	قاری محمد حنیف، مدرسہ تجوید القرآن، کورنگی، کراچی
۱۷۶۹.	حافظ محمد، مدرسہ سعد بن ابی وقاص، نیشنل ہائی وے، کراچی	۱۸۱۱.	مولانا فضل علی، مدرسہ شیخ زکریا جامع مسجد، گارڈن بائی پاس روڈ، کراچی
۱۷۷۰.	قاری محمد ولی الرحمٰن، مدرسہ تعلیم القرآن، گلشن اقبال، کراچی	۱۸۱۲.	مولانا عبد الرحمٰن، مدرسہ حفصہ للبنات، سرجانی ٹاؤن، کراچی

۱۸۱۳.	حافظ مقبول احمد، محلہ عالی عید گاہ، چنیوٹ	۱۸۲۲.	ڈاکٹر قاری عبد الرشید، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۴.	عثمان علی شیخ، ریسرچ سکالر، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد	۱۸۲۳.	ملک اللہ بخش کلیار، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۵.	ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۴.	علامہ ابو حکیم اکبری، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۶.	مولانا علی محمد ابو تراب، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۵.	خورشید احمد ندیم، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۷.	امداد اللہ، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۶.	مولانا حافظ فضل الرحیم، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۸.	جسٹس (ر) منظور حسین، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۷.	پیر روح الحسنین معین، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۱۹.	جسٹس (ر) محمد رضا خان، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۸.	ڈاکٹر محمد راغب حسین، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۲۰.	عبد اللہ، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد	۱۸۲۹.	پروفیسر ڈاکٹر صاحبزادہ ساجد الرحمٰن، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد
۱۸۲۱.	علامہ سید افتخار حسین نقوی، ممبر اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد		

پیغامِ پاکستان کا خلاصہ

۱- دستور پاکستان ۱۹۷۳ء اسلامی اور جمہوری ہے اور یہ پاکستان کی تمام اکائیوں کے درمیان ایسا عمرانی معاہدہ ہے جس کو تمام مکاتب فکر کے علماء و مشائخ کی حمایت حاصل ہے، اس لیے اسلامی جمہوریۂ پاکستان کے دستور کے تقاضوں کے مطابق پاکستان میں کوئی قانون قرآن وسنت کے منافی نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی اس دستور کی موجودگی میں کسی فرد یا گروہ کو ریاستِ پاکستان اور اس کے اداروں کے خلاف کسی قسم کی مسلح جدوجہد کا کوئی حق حاصل ہے۔

۲- نفاذ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف مسلح محاذ آرائی نیز لسانی، علاقائی، مذہبی، مسلکی اختلافات اور قومیت کے نام پر تخریب وفساد اور دہشت گردی کی تمام صورتیں احکام شریعت کے خلاف ہیں اور پاکستان کے دستور وقانون سے بغاوت اور طاقت کے زور پر اپنے نظریات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی روش شریعت کے احکام کی مخالفت اور فساد فی الارض ہے۔ اس کے علاوہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور وقانون کی رو سے ایک قومی اور ملی جرم بھی ہے۔ دفاع پاکستان اور استحکام پاکستان کے لیے ایسی تمام تخریبی کارروائیوں کا خاتمہ ضروری ہے، اس لیے ان کے تدارک کے لیے بھرپور انتظامی، تعلیمی، فکری اور دفاعی اقدامات کیے جائیں گے۔

۳- دستور پاکستان کے تقاضوں کے مطابق پاکستانی معاشرے کی ایسی تشکیل جدید ضروری ہے جس کے ذریعے سے معاشرے میں منافرت، تنگ نظری، عدم برداشت اور بہتان تراشی جیسے بڑھتے ہوئے رجحانات کا خاتمہ کیا جا سکے اور ایسا معاشرہ قائم ہو جس میں برداشت ورواداری، باہمی احترام اور عدل وانصاف پر مبنی حقوق و فرائض کا نظام قائم ہو۔

ادارہ تحقیقاتِ اسلامی

بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد